بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ

اے مسلمانو مت ہو جانا مانند اُن لوگوں کے کہ جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو - اور سیدھی (سچی) بات کہو

کتاب نایاب

قولِ سدید

جس کا تاریخی نام

قرآن مبین

۴۵۳

محیط البو المعانی

۱۲۷۹

خاتم النبیین

۱۱۹۴

جس میں ڈھائی سو احادیث اور چھ سو آیات سے ختم نبوت پر سیر کن بحث کی گئی ہے جس کو منیجر رسالہ دستکاری نے

دستکاری پریس چاندنی چوک دہلی میں چھاپکر شائع کیا

صرف ۵ ماہ مشق حمید برقی پریس دہلی میں چھپا

مُعنوَن

یہ کتاب جو میں نے مسلسل تین سال کی محنت شاقہ
سے لکھی ہے اس کو کسی نواب یا راجہ کے نام پر
ڈیڈیکیشن کرنیکے بجائے میرا دل چاہتا ہے کہ کسی دردمند
اہل دل کے نام پر منسوب کروں اس لئے اپنے احباب
میں سب سے پُرجوش اور غیرتمند محب محترم مکرم

ملک التجار عالیجناب سیٹھ عبدالله الہ دین صاحب

رئیس اعظم سکندرآباد (دکن)

کے نام نامی اسم گرامی پر معنون کرتا ہوں ؎

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

نیاز کیش

مؤلف

دشمنانِ انبیاء کی عادت

تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب کسی مجمع عام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرمایا کرتے تو ابولہب (خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا جس کا اصلی نام عبدالعزیٰ تھا) محمد صلعم کے ہر بیان کے بعد کہا کرتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے محمد صلعم جس جگہ وعظ کو تشریف لیجاتے اسی جگہ یہ بھی پہنچتا تھا اور مخالفت کرتا تھا اسی طرح ابوجہل بھی محمد صلعم کا چچا تھا اور محمد صلعم کی مخالفت کرنے میں تمام کفار مکہ سے سبقت لے گیا تھا مکہ شریف میں آنیوالوں سے کہا کرتا تھا کہ اس جگہ ایک شخص محمد ہے جو شاعر ساحر دیوانہ ہے اس کی باتیں مت سنو ورنہ کافر ہو جاؤ گے وغیرہ اسی طرح تمام انبیاء جھٹلائے گئے حضرت موسیٰ کو جھٹلانیوالوں کی اولاد آج حضرت موسیٰ کے جھٹلائے جانے کے قصے سنکر حیران ہو کر کہتی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کس قسم کے دماغ کے لوگ تھے باوجود ید بیضا اور عصائے موسیٰ دیکھنے کے حضرت موسیٰ کو جھٹلاتے تھے اسی طرح حضرت عیسیٰ کی مخالفت کرنے والی قوم کی اولاد آج اپنے آباؤ اجداد کے حالات سنکر انگشت بدندان نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد کس قدر ظالم تھے جو حضرت عیسیٰ کے معجزات دیکھ کر بھی انپر ایمان نہیں لائے اور انکو پھانسی دیدی اسی طرح محمد صلعم کے حالات پڑھ کر امت محمدی کہتی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کس قسم کے بد باطن تھے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر حضرت ابوبکر صدیق کی طرح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سنکر حضرت خواجہ اویس قرنی کی طرح ایمان نہیں لائے اور ان کی مخالفت کی میں کہتا ہوں اے مسلمانو تم ان گذشتہ انبیاء کے زمانہ میں ہوتے تو تم بھی ایسی ہی مخالفت کرتے تم یہ خیال مت کرو کہ تم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام سنکر فوراً ایمان لے آئے ہو بلکہ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تمہارے زمانہ میں حضرت موسیٰ عیسیٰ اور محمد صلعم ہوتے تو تم بھی ایسی ہی مخالفت کرتے تم انبیاء کے حالات سنکر جس طرح محو حیرت ہو جاتے ہو اسی طرح میں تم لوگوں کے حالات سنکر تعجب کرتا ہوں کیونکہ تم میں بھی اکثر ایسی طبیعتیں ہیں جو تمام منکرین انبیاء کی طرح یہ ان کو میرا پیغام ناگوار گزرے گا جس کو یہ پیغام ناگوار گزرے وہ سمجھ لے کہ مجھ میں ابوجہل کا اثر ہے اور وہ توبہ کرے کیونکہ تمہارے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہدی اور مسیح کو قادیان میں بھیجا مگر تم نے اس کا نام سنکر اسی طرح مذاق اڑایا

اور اعتراض کیا کہ وقالوا لولا نزل ھذا القرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم پ ۲۵

۹۶ - ترجمہ - اور کہا انہوں نے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ایک ایسے مرد پر جو ان دو بستیوں میں بڑا ہو - یعنی مکہ جیسے چھوٹے سے گاؤں میں کیوں محمد صلعم نازل ہوئے اسی طرح آج حضرت مرزا صاحب قادیانی پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیوں اتنی چھوٹی سی بستی قادیان میں کیوں مسیح و مہدی آیا عام مسلمانوں نے ابوجہل و ابولہب و دیگر کفار کی طرح یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ مرزا صاحب بھی جھوٹے ہیں ابوجہل اور ابولہب تو خاص مکہ کے رہنے والے تھے اور محمد صلعم ان کے ہاتھوں میں پرورش پائے تھے تو جب ان کی رائے محمد صلعم کے متعلق غلط ہو سکتی ہے تو تمہاری رائے مرزا صاحب کے متعلق کس طرح صحیح ہو سکتی ہے خدا کے لئے غور کرو۔

پس میرے بھائی مسلمانو میں چیلنج کرتا ہوں کہ تمہارے بھی تمام وہی اعتراض ہیں جو دیگر انبیاء پر منکرین اور مشرکین نے کئے تھے لہذا خدا کے لئے تم اپنی حالت پر غور کرو کہ تمام انبیاء کی نسبت وہ کونسی نئی بات ہے جو حضرت مرزا صاحب میں تم پاتے ہو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر تمام دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں تو کوئی ایسی نئی بات اور نیا اعتراض حضرت مرزا صاحب پر نہیں پیش کر سکتے جو آپ سے پہلے انبیاء پر نہ کیا گیا ہو تو اب تم ہی خدا کے لئے غور کرو کہ تم میں اور تمام انبیاء کے منکرین اور مخالفین جو تم سے پہلے گزرے ہیں کیا فرق ہے سورۃ یٰسین میں اللہ فرماتا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

اے حسرت ہے ان بندوں پر کہ کوئی رسول ایسا نہیں آیا کہ جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو میں پھر خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کے جاہ و جلال کی قسم کھا کر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح موسیٰ کے آنے کی خبر ان کی قوم نے گذشتہ کتابوں میں پڑھی ہوئی تھی اور وہ اس کے منتظر تھے مگر جب وہ آئے تو انہوں نے کہا کہ جس موسیٰ نبی کی خبر ہماری کتابوں میں موجود ہے وہ یہ نہیں - مگر ان بدبختوں کو آج چار ہزار سال میں بھی کوئی سچا موسیٰ نہ ملا - اسی طرح حضرت عیسیٰ کی تمام کتابوں میں خبر موجود تھی مگر جب حضرت عیسیٰ تشریف لائے تو انہوں نے ان کا انکار کر دیا اور کہا کہ یہ وہ عیسیٰ نہیں جس کی ہماری کتابوں میں خبر ہے - مگر آج دو ہزار سال ہو گئے کہ انہیں بھی کوئی دوسرا عیسیٰ ان کی حسب منشا نہ ملا اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو اس زمانہ کے لوگ بیتابی سے ان کے منتظر تھے مگر جب آپ نے دعویٰ کیا تو انہوں نے ان کی تکذیب کر دی اور آج چودہ سو سال میں وہ کوئی دوسرا سچا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ پیدا کر سکے - اسی طرح تمام اقوام امام مہدی اور عیسیٰ کی منتظر تھیں مگر جب وہ تشریف لائے

تو انہوں نے عادت قدیم کے مطابق ان کا بھی انکار کر دیا پس اے میری قوم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور اب پھر تیسری مرتبہ تیرے لئے قسم کھاتا ہوں کہ مجھے اس حی القیوم خدا کی قسم ہے کہ جو ہمیشہ سے زندہ اور قایم ہے اور رہے گا اگر دنیا نے نیز ہر شخص کو اس کے حضور سر کر جانا ہے کہ جو آنے والا آنا تھا وہ آگیا اور جس کے انتظار میں تمام دنیا بیٹھی تھی وہ تشریف لے آیا اور اب اور کوئی مسیح اور مہدی سوائے اس کے نہیں آئے گا جس کے کان ہوں وہ سن لے اور جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھ لے اور جس کی آنکھوں اور کانوں اور دل پر پردہ ہے وہ توبہ اور استغفار کرے انشراح صدر کے واسطے دعا کرے۔

اگر اب بھی تم اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں تو میں تمہیں ایک اور طریقہ بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس طرح تم عیسائی موسائی آریہ سناتنی مذہب کی کتابیں پڑھتے ہو اسی طرح تم احمدی لٹریچر کا بھی مطالعہ کرو کتابوں کا مطالعہ کرنے میں کیا حرج ہے ممکن ہے جس طرح دیگر انبیاء کے مخالفین غور نہیں کرتے تھے اور اندھا دھند ان کی مخالفت کرتے تھے شاید تم بھی ویسے ہی نکلو اس لئے مطالعہ کتب کرو اور مخالفت سے پہلے اچھی طرح اس چیز کی ماہیت اور اصلیت تو معلوم کرو سنی سنائی بات پر لڑنا جھگڑنا اور مخالفت کرنا عقلمندی اور ایمانداری نہیں پس تم احمدی کتب کو دیکھو اور دیکھنے سے پہلے خدا کے حضور سجدہ میں گر کر اور گڑگڑا کر دعائیں کرو۔ اور ہمیشہ دعا کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تمہیں صحیح راستہ بتا دے گا۔ جھوٹ اور سچ میں فرق ظاہر کر دے گا اس کا وعدہ ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ترجمہ ہمارے راستہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو صحیح راستہ بتا دیا کرتے ہیں پس تمہارا فرض ہے کہ تم احمدی کتب کا مطالعہ کرو مگر تعصب کی عینک اتار کر اور خوف خدا کو مدنظر رکھ کر تحقیق حق اور رضا جوئی کے متلاشی ہو کر تقویٰ اور انصاف اور ضمیر کو سامنے رکھکر مطالعہ کرو جب کے گھر میں شادی بیاہ ہوتا ہے وہ تمام اپنے خویش واقارب کو اس میں شریک کرتا ہے جو ناراض ہوتے ہیں ان کو راضی کرتا ہے اور خوشی کے موقعہ پر سب کو دعوت میں اپنے گھر بلاتا ہے اسی طرح میرے گھر میں شادی ہے میں نے اس مہدی اور مسیح کو پالیا جس کے واسطے ہمارے تمہارے باپ دادا منتظر چلے آتے تھے اس لئے میں اس خوشی میں تم سب کو شرکت کی دعوت کرتا ہوں کہ آؤ اور تم بھی اس چشمہ سے اپنی روحانی پیاس بجھاؤ اور اپنے تن مردہ میں از سر نو اسلام کی روح پھونکو

آج تمہاری ٹھکرائی اور پامال شدہ قوم نہیں تباہ و برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے اور زندگی اب اس مسیح کے ہی ذریعہ دوبارہ ہو سکتی ہے جس طرح یمن میں بیٹھے ہوئے حضرت خواجہ اویس قرنی نے محمد صلعم کی صداقت کو پالیا اور مکہ والے اس سے محروم رہ گئے اسی طرح اس مسیح موعود کی آواز برسات سمندر پار انگلینڈ امریکہ جرمنی روس بخارا افریقہ مصر دمشق وغیرہ میں لاکھوں سعید روحوں نے اس آواز پر لبیک کہا اور اس کے حلقہ بگوش ہوئے - مگر تم اس روشنی سے محروم ہو - تمہاری دیوار کے برابر ایک عظیم الشان خزانہ زر و جواہر سے لبریز نکلا ہے مگر تم اس کو کنکر پتھر سمجھ رہے ہو تمہارے گھر کے برابر وہ چشمہ آبحیات جاری ہوا ہے جس کے ایک جام نے یورپ کے سیکڑوں برس کے مردہ دہریوں کو زندہ کر دیا مگر تم روحانی پیاس سے لب دریا جاں بلب بیٹھے ہو اور تمہارے گھر کے پاس وہ خدا کا رسول آیا ہے جس کے واسطے تم انتظار میں بیٹھے ہو - ۲۴ گھنٹے جہاں دنیاں کے کام میں لگاتے ہو صرف ایک گھنٹہ اس کام میں خرچ کرو ہر جگہ احمدی موجود ہیں ان کے پاس جا کر احمدی کتب کا مفت مطالعہ کر سکتے ہو۔

اگر تم کسی ایسی جگہ رہتے ہو کہ جہاں تمکو آسانی سے احمدی نہیں مل سکتا یا بہت سی کتابوں کا مطالعہ نہیں کر سکتے تو صرف کتاب محقق منگوالو جو جیبی سائز کی مجلد کتاب ہے جو آپ کی جیب میں آسانی سے آسکتی ہے اس میں تمام اختلافی مسائل موجود ہیں مثلاً یاجوج ماجوج دجال دابتہ الارض حضرت مرزا صاحب قادیانی کے مفصل حالات اور ان کی خدمات مسئلہ وفات مسیح مسئلہ ختم نبوت مسئلہ امام مہدی ۷۳ مسلمانوں کے فرقے امام مہدی کے زمانہ کی نشانیاں وقت اور مقام حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے کا غرضیکہ احمدیوں میں اور آپ کے درمیان جس قدر اختلافی مسائل ہیں ہر ایک پر مفصل بحث ہے اس کی قیمت عہ ہے محصول ڈاک ۶/ ہے ہم سے منگوا کر مطالعہ فرمائیے اور بعد مطالعہ واپس کر کے اپنی قیمت واپس منگوا لیجئے بلا عذر واپس کر دی جائے گی ۔

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

آہ امام مہدی تمہارے سامنے آئے اور تم اس کی پرواہ بھی نہ کرو اور حضرت مسیح موعود آئیں اور تم ان کی بیعت نہ کرو بلکہ ان سے بیزاری کا اظہار کرو۔ مومن وہ ہوتا ہے جو

مان لیگے کا فروہ ہوتا ہے جو انکار کرے پس تم اول المومنین بنو اول انکا فرین نہ بنو تم خدا کے لئے اس کو مان لو اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا عذاب اس کی گردن پر رہا اور تم انکار نہ کر کے اپنا نام منکر رکھوانے سے بچ گئے اگر تمہارے خیال کے مطابق کوئی آسمان سے آجائے تو اس کو بھی مان لینا ورنہ تمہارے افسر بدلتے رہتے ہیں جسطرح تم انکا انکار نہیں کرتے اسی طرح ہر اس شخص کو جو یہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اس کو مان لو البتہ اگر تم کو الہام اور وحی کے ذریعہ اس کے باطل ہونے پر اطلاع دیدی ہے تو بیشک اس کا انکار کردو اگر خدا نے تمہیں الہام نہیں کیا تو تم کس طرح اس کا انکار کرتے ہو اسی طرح تمام انبیاء کا انکار کرنے والے کافر ابوجہل فرعون نمرود شداد بنے اور دوامی جہنم انہوں نے خرید لیا۔

خلاصہ کلام

ایک یہودی سے آپ دریافت کیجئے کہ اگر زید یہودی ہوجائے تو کیا وہ ترقی کرتے کرتے حضرت موسیٰ کے مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے؟ تو وہ صاف انکار کردے گا کہ ہرگز نہیں جس سے ثابت ہوا کہ یہودی مغضوب ہیں تمام مفسرین ان کو مغضوب مانتے ہیں قرآن شریف نے ان کو بھی مغضوب فرمایا ہے اور اب وہ نبیوں کا انکار کرتے کرتے یہودی (ہدایتہ یافتہ) نہ رہے اسی طرح ایک عیسائی سے دریافت کیجئے کہ اگر زید عیسائی ہوجائے تو کیا زید کو نبوت کا مرتبہ مل سکتا ہے تو وہ بھی کانوں پر ہاتھ رکھے گا کہ نبوت تو نہیں ملسکتی معلوم ہوا کہ وہ بھی نصاریٰ (جنکی مدعی خدا تک) نہیں رہے بلکہ ضالین ہوگئے۔ ہندو سے دریافت کیجئے کہ اگر زید شدھ ہوجائے تو نبوت کے مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ بھی انکار کرتا ہے اسی طرح مسلمانوں سے دریافت کیجئے کہ اگر زید اگر مسلمان ہوجائے تو کیا وہ نبی ہوسکتا ہے تو اس کے ہاں سے بھی جواب نفی میں ملتا ہے۔ اب آپ بتلایئے کہ کوئی اسلام کیوں قبول کرے گا ایک محنتی جفاکش تعلیم یافتہ انسان کسی ایسے محکمہ میں ملازم ہونیکی کوشش کرے گا جہاں کہ ترقی کا راستہ کھلا ہو مثلاً پٹواری اس کے بعد گرداور قانون گو پھر نائب تحصیلدار پھر تحصیلدار پھر ڈپٹی کلکٹر پھر کلکٹر، جج حتیٰ کہ وزارت تک ترقی کے دلدادہ کے واسطے راستہ کھلا ہوا ہے مگر جس محکمہ میں ترقی کا راستہ

سند درد ہو وہ وہاں کوئی اس محکمہ میں نہ جائیگا جس کالج کا چارٹر گورنمنٹ نے
چھین لیا اس میں کوئی لڑکا داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس میں داخل ہوکر ایم اے
کی سند نہیں مل سکتی پس دوستو سنو جس قوم سے نبوت چھین لی گئی ہو وہی
تو مغضوب کہلاتی ہے کیا تمہیں یاد نہیں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کہ نماز بغیر سورۃ فاتحہ کے نہیں ہوسکتی معلوم ہوا کہ نماز
کا سب سے بڑا جز سورۃ فاتحہ ہے اب غور کیجئے کہ سورۃ فاتحہ میں وہ کونسی چیز ہے
کونسا لفظ ہے جو اس قدر ضروری اور اہم ہے کیا پہلی آیت خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا
ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ حمدؔ تو رکوع سجدہ قومہ میں بھی موجود ہے مثلاً سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد ۔ سبحان ربی العظیم ۔ سبحان ربی الاعلیٰ ۔ وغیرہ پھر دوسرا حصہ
دعا اور تیسرا حصہ پناہ کا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کہ ہمیں ہدایت
کے راستہ پر چلاتا رہ کہ انعام پانیوالوں کے راستہ پر اور انعام پانیوالوں کی تشریح
بھی خدا نے خود بتا دی کہ نبی صدیق بھی شہید صالح ہیں جنہوں نے انعام پایا ۔ انعام
پانیوالوں کے مقام پر پہنچنے کی دعا ملنگے بغیر نماز نہیں ہوتی اور انعام پانیوالے گروہ
یہ چار ہیں جو بیان ہوئے اس کے علاوہ کوئی نہیں ایک کوتاہ فہم اور ضدی شاید
یہ کہدے کہ الحمد پڑھنی تو ضرور لازمی قرار دی ہے مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ ہم اس
دعا کو ضرور قبول بھی کریں گے؟ یہ اعتراض تمام ناواقفیت پر مبنی ہے بیشک اللہ
تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے چنانچہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم
فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم
وعدہ کیا ہے اللہ نے ان کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں گے ان کو
آدم اور داؤد کی طرح خلیفہ بناتا رہوں گا جسطرح آدم اور داؤد کو تم سے پہلے
خلیفہ بنا چکا ہوں الحمد کا تیسرا حصہ پناہ ہے
کہ الٰہی ہمیں مغضوب اور ضالین ہونے سے بچانا ۔ معلوم ہوا کہ یہ امت مغضوب
یہود ہو جانے کے خطرہ میں ہے ہاں ضرور ہے دیکھو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
صاف فرمارہے ہیں کہ لیاتین علی امتی ما اتی بنی اسرائیل حذو النعل
بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من
یصنع ذلک ۔ بنی اسرائیل کہ میری امت پر بھی وہی زمانہ آجائے گا جو کہ بنی اسرائیل پر آیا

تھا بلکہ یہاں تک کہ اگر یہود میں سے کسی نے علانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو
میری امت میں بھی کوئی ایسا کرے گا ترمذی نے اس کو روایت کیا اس قسم کی
متعدد احادیث اس کتاب میں ہم درج کر چکے ہیں تو معلوم ہوا یہ تھا سب سے بڑا
خطرہ جس سے ترساں اور لرزاں رہنے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے مگر ہم مسلمان اس نعمت سے ڈرنے کے بجائے اور نعمت کو لعنت سے بدل کر
خوش ہوتے ہیں اگر ایک مسلمان صرف نماز پر غور کرے تو اس کی ہدایت کے واسطے
وہ بھی کافی ہے مثلاً درود شریف کے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللّٰہ وملائکتہ
یصلون علی النبی یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محمد صلعم پر درود بھیجتے ہیں اور اے مومنو
تم بھی درود بھیجو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جو درود مقرر فرمائی
ہے وہ یہ ہے کہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی
ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت
علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید
کہ الٰہی محمد صلعم پر ایسی سلامتی فرما جیسی کہ تو نے ابراہیم اور اس کی اولاد پر
بھیجی اور مولا کریم محمد صلعم پر ایسی برکت (بڑھوتی اور افزونی فرما) جیسی کہ تو نے
ابراہیم اور اس کی اولاد پر فرمائی کوئی متعصب سے متعصب مولوی یہ کہہ سکتا
ہے کہ حضرت رسول کریم ابراہیم کی سی سلامتی کیوں مانگتے ہیں؟ کیا حضرت ابراہیم
کی اولاد میں نبوت سلامت نہیں رہی؟ ضرور سلامت رہی اور آپ ابوالانبیاء کا
خطاب پانے والے اسی واسطے ہیں کیا سلامتی منقطع کر دینے کا نام کسی لغت میں
آپ نے دیکھا ہے اسی طرح وہ کون سی برکت بڑھوتی اور افزونی ہے جو ابراہیم کو
ملی؟ کیا سلسلہ نبوت حضرت ابراہیم کے بعد اور آپ کی اولاد پر بند ہوگیا کیا بند
کر دینے کا نام برکت کسی جگہ لکھا دیکھا ہے؟ خدا کے لئے بتا دو تو کہ وہ کون سی سلامتی
اور برکت ہے جو محمد صلعم نے ابراہیم جیسی مانگی ہے کیا وہ زر وجواہر تجارت نوکری
زمینداری تھی؟ جو ابراہیم اور ان کی اولاد کو ملی اور محمد صلعم کو وہ اس قدر مرغوب
خاطر ہوئی کہ تمام امت کو ہر نماز میں مانگنے کی ہدایت فرمائی تمہیں نہیں معلوم تو
میں بتاؤں قرآن شریف میں آیا ہے

واذکروا نعمت اللہ اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً پ ۶ ع ۷

یادکرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو کہ اس نے بنائے تم میں نبی اور بادشاہ اور تم کو وہ کچھ دیا جو تمام دنیا میں کسی کو نہیں ملا۔ دیکھا ناظرین یہ ہے وہ نعمت جس کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ الٰہی مجھے نبوت اور بادشاہت کی نعمت عطا فرما جیسی کہ تو نے ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو عطا فرمائی اب بھی اگر تمہارے نزدیک نبوت لعنت ہے تو بیشک اس سے بھاگو اور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین اور درود پڑھنی بند کرو۔ ابتداء میں خلاصہ میں نے اس لئے لکھدیا کہ وہ لوگ جو اس مسئلہ کو اہم اور ضروری نہیں سمجھتے وہ اس کو اہم اور ضروری سمجھ کر اس کتاب کو تمام و کمال غور و تعمق سے مطالعہ فرمانیکی کوشش کریں اس تمام کتاب میں مخالف موافق احادیث اور قرآن شریف کی آیات درج کر کے اس پر سیر کن بحث کی ہے اس کتاب کو مطالعہ فرماکر انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس مسئلہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر سکیں گے۔

افسوس کہ ایک ایم اے کے حلقہ شاگردی میں داخل ہو کر تو زید ایم اے ہو سکتا ہے اور ایک حکیم کے سامنے زانوے شاگردی تہ کرکے حکیم ہو سکتا ہے ایک آسمان پر اڑنے والے کا شاگرد ہو کر خود بھی اڑ سکتا ہے اور دوسروں کو اڑا سکتا ہے ایک لوہار کا شاگرد ہو کر فولاد کو پانی کی طرح بہانیوالا بن سکتا مگر آہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں اگر کوئی اپنے آپ کو فنا بھی کردے تو وہ نبی بھی نہیں ہو سکتا کیا ایسی حالت میں آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم کامل اور جوامع الکلم اور وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین اور متمم اخلاق اور مدینۃ العلم اور افضل الرسل کس طرح کہہ سکتے ہیں ہر ایک نبی کی پیروی کرکے تو انسان نبی ہو سکتا تھا اور تمام انبیاء سے بڑے رسول کی فرمانبرداری اور اطاعت کرکے نبوت نہ مل سکے اس میں محمد صلعم کی ہتک ہے یا عزت کچھ تو غور کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرض حال

الحمد للہ الذی قال فاما یاتینکم منی ھدی فمن اتبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والصلوٰۃ والسلام علیٰ اکرام الخلق محمدن الذی قال لایزال ھذا الذین قائما حتی تقوم الساعۃ اویکون علیھم اثنا عشر خلیفتہ وعلیٰ اصحابہ وخلفائہ اجمعین

ناظرین مذکورہ بالا عبارت لکھکر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب منصب امامت کو شروع کیا اس لئے نہ صرف بتر کا بلکہ دلیل کے طور پر میں نے بھی اسی عبارت سے اپنی کتاب کو شروع کیا ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک فاما یاتینکم منی ھدیٰ کے وہی معنی ہیں جو میں نے اس کتاب میں درج کئے ہیں مذکورہ بالا تمام عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے فرمایا کہ پس آویگی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پس جو کوئی پیروی کرے میری ہدایت کی پس نہیں ڈر انپر اور نہ غم اور رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو بزرگترین خلق پر کہ نام پاک ان کا محمد ہے جنکا ارشاد ہے ہمیشہ یہ دین قائم رہیگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ اور ہوویںگے انپر بارہ خلیفہ اور محمد صلعم کی آل اور اصحاب اور خلفاء پر رحمت نازل ہو۔

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک آیت مذکور کے یہ معنی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد برابر خدا کی طرف سے رسول امام اور ہدایت آتے رہینگے اور اس کی تائید میں حدیث شریف لکھکر مزید تشریح کردی۔

دوستوں کو چاہئے کہ کتاب منصب امامت ضرور منگوا کر پڑھیں کیونکہ اس کے پڑھنے سے بہت سے مسائل طے ہو جائینگے کیونکہ مولانا رحمتہ علیہ نے اس مسئلہ کو ایک حد تک واضح کردیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔

غیر احمدی اخبارات میں میں نے ایک اشتہار دیکھا جس کا عنوان "مرزائیت کا خاتمہ" تھا اس میں لکھا تھا کہ مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم دار التبلیغ و الاشاعت نے قرآن کی ایکسو آیت سے محمد صلعم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے اور دوسرے حصہ میں دو سو دس احادیث سے

اس اشتہار کو پڑھ کر میں نے ہر دو حصہ منگوائے اور بفضلہ تعالیٰ ہر حدیث اور ہر آیت کو اس کتاب میں سے نقل کر کے اس پر سیر کن بحث کر دی ہے چونکہ میرا نام شفیع احمد اور مولانا کا نام محمد شفیع ہے اس لئے اس نام کی مناسبت سے ضروری سمجھا کہ اس کتاب کا جواب میں ہی لکھوں۔ ناظرین یہ کتاب میں نے تین سال کی مسلسل محنت سے لکھی ہے اس لئے میں ناظرین کرام سے دعاء مغفرت کا طالب ہوں کہ جو اصحاب اس کتاب سے جتنی مرتبہ فائدہ اٹھائیں ہر مرتبہ مجھ سیاہ کار کے واسطے لوجہ اللّٰہ دعا فرماویں اگرچہ یہ تکلیف مالایطاق ہے مگر حدیث میں آیا ہے کہ جو مومن کسی کے واسطے دعا کرتا ہے تو فرشتے دعا کرنیوالے کیلئے دعا کرتے ہیں لہٰذا آپ میرے لئے دعا کرینگے تو اس کے عوض میں ملائکۃ المقربین آپ کے واسطے دعا کرینگے اے مولا کریم میں نے اس کتاب کو باوجود بے علم ہونیکے جس قدر محنت سے لکھا ہے تجھ پر خوب روشن ہے پس تو اس کتاب کو ہدایت کے طالبوں کے واسطے مستقل ہدایت کا ذریعہ بنا اور میرے تمام گناہوں کو محض اپنی رحمت اور شان کریمی سے بخش دے اور میری اولاد کو دین کا سچا خادم بنا۔ آمین ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین و اجعلنا للمتقین اماما۔ ربنا توفنا مسلماً و الحقنا بالصّلحین آمین ثم آمین

دس ہزار روپیہ انعام

جھوٹے اور سچے نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور ان کے واسطے اللّٰہ تعالیٰ نے یہ معیار مقرر کر دیا ہے کہ جھوٹا نبی ہمیشہ قتل کر دیا جائیگا اور سچے نبی کو تمام دنیا بھی ملکر قتل نہ کر سکے گی اس بات کو ثابت کرنے کے واسطے ہم نے کتاب کذابوں کا انجام لکھکر یہ دکھایا ہے کہ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ساٹھ جھوٹے نبی پیدا ہوئے اور وہ سب قتل کر دیے گئے تاریخ سے ان کے حالات دکھا کر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کر کے دکھایا ہے کہ تم کسی ایک جھوٹے نبی کی مثال پیش کر دو کہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور وہ قتل ہونے سے بچ گیا ہو۔ غور کرو کہ ہم تو ۶۰ گواہ (مدعی) ثبوت میں پیش کرتے ہیں اگر تم سچے ہو تو تم ایک ہی ایسے انسان کو پیش کر دو کہ جو جھوٹا ہو اور قتل سے بچا ہو یا سچا ہو اور قتل ہوا ہو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو کتنا بڑا دعویٰ ہے اگر غلط ہے تو توڑ دو اور انعام حاصل کرو قیمت کتاب عمر المشتہر منیجر اخبار اولٰئک انہ یا چاندنی چوک دہلی

دیباچہ

میرٹھ میں میری سسرال ہے مگر رہنے والا دہلی کا ہوں اور تمام کاروبار دہلی میں ہونیکی وجہ سے بہت کم دہلی سے باہر حاضر ہوا کرتا ہوں۔ بیگم معہ بچوں کے میرٹھ گئی ہوئی تھیں اس لئے روزانہ آٹھ بجے شبکو بمبئی میل میں بیٹھکر دہلی سے میرٹھ چلا جاتا رات بھر میرٹھ رہ کر صبح کو بمبئی میل سے پھر چلا آتا پچھلے دنوں چونکہ شدھی اور سنگٹھن کا ہر جگہ زور تھا اور آریہ صاحبان ہر جگہ جلسے کررہے تھے چنانچہ میرٹھ میں آریوں نے بڑے زور کا جلسہ کیا اور مسلمانوں کا چیلنج دیا میرٹھ میں متعدد عربی مدارس میں مولویوں نے آریوں کا چیلنج علیحدہ منظور کیا اور جمیعتہ العلماء کی شاخ نے علیحدہ ان کا چیلنج منظور کیا مگر ادھر آریوں کی طرف سے مناظر پنڈت دھرم بھکشو جیسا منہ پھٹ اور بیباک مناظر تھا اس لئے مولویوں کو پہلے ہی روز بڑی شکست ہوئی دوسرے روز شبکو جمیعتہ علماء کے مناظرہ کا دن تھا اور جمیعتہ والے دیکھ چکے تھے کہ یہی برتاؤ ہمارے ساتھ ہوگا اس لئے وہ لوگ وہاں سے چل کر جمیعتہ علماء کے صدر دفتر دہلی میں پہنچے کہ ہمیں مناظر دیجئے مگر چونکہ "جمیعتہ علماء" صرف مسلمانوں کو کافر بنانا جانتے تھے اور کافروں کو مسلمان بنانا ان سے نہیں آتا اس لئے انہوں نے مناظر دینے سے کانوں پر ہاتھ رکھا تب وہ بیچارے مجبوراً میرے پاس آگئے میں نے اپنے اسسٹنٹ ماسٹر محمد حسین صاحب آسان اور مولوی عمر الدین صاحب احمدی کو بھیج دیا جنہوں نے میرٹھ پہنچکر پنڈت دھرم بھکشو کی زباندرازی کا خاطر خواہ علاج کردیا تمام مسلمان میرٹھ والوں کو اس دن معلوم ہوگیا کہ اگر غیر مسلموں کے زہر کا تریاق کسی کے پاس ہے تو وہ صرف احمدی ہیں اس وقت سے اکثر مولوی مجھ سے واقف ہوچکے تھے اس زمانہ کا یہ واقعہ ہے کہ میں میرٹھ سے دہلی آنے لگا تو صبح کو بمبئی میل میں میلہ نوچندی کی وجہ سے بہت بھیڑ تھی اور مجھے جگہ نہ ملی مجبوراً گھر واپس چلا گیا اس کے بعد ساڑھے دس بجے کی گاڑی پر پہنچا تو اس میں بھی جگہ نہ ملی مجبوراً سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لیکر ہاپوڑ کی گاڑی میں بیٹھ گیا جس میں آٹھ آدمی بیٹھے تھے منجملہ ان کے دو مولوی صاحب بھی تھے اور راستہ میں ختم نبوت پر بحث شروع ہوکر تو تو میں میں تک نوبت پہنچکر وہ بحث ختم ہوئی اتنے میں ہاپوڑ کا اسٹیشن آگیا اور اتفاق کی بات کہ ہم نو کے نو آدمی دہلی ہی جانے والے تھے اس لئے سب ایک ہی جگہ ٹھیرے رہے

ایک دہریہ اور ختم نبوت

ہاپوڑ کے اسٹیشن پر چونکہ گاڑی کے آنےمیں پورے تین گھنٹے تھے اور وقت گزارنیکے واسطے تمام اصحاب ویٹنگ روم میں ٹھہرے ہوئے تھے اسی سلسلہ میں ایک دہریہ صاحب جو امیر آدمی تھے فرمانے لگے کہ مولوی صاحب اگر آپ برا نہ مانیں تو میں ایک بات دریافت کروں مولوی صاحب نے کہا ہاں ضرور آپ شوق سے فرمایئے دہریہ صاحب نے کہا کہ میں مذہبی آدمی نہیں ہوں نہ میں وید کا قایل ہوں اور نہ قرآن وانجیل کا میں جو کچھ عرض کرونگا وہ محض عقلی بات ہوگی اس لئے آزادانہ گفتگو کروں گا مولوی صاحب دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے فرمانے لگے بیشک آپ عقلی گفتگو کریں اسلام عین عقل کے مطابق تعلیم دیتا ہے میں بھی عقل سے ہی جواب دونگا دہریہ صاحب آرام کرسی پر پہلے تو آرام سے لیٹے ہوئے تھے اب وہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے مگر شرط یہ ہے کہ جب تک میں بولوں آپ کان لگا کر سنتے چلے جائیں درمیان میں آپ بولنے کا حق نہیں رکھتے مولوی صاحب نے یہ شرط بھی منظور کرلی۔ تب دہریہ صاحب نے فرمایا کہ محمدؐ صاحب تک آپ مانتے ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے اور محمدؐ صاحب کے زمانہ تک انسان وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا کوئی پتھر کو پوجتا تھا کوئی دریا کو کوئی درخت کو اس زمانہ میں تو بارش کے قطروں کی طرح نبی آئے کسی نے پہاڑ میں سے اونٹنی نکال دی کسی نے مردوں کو زندہ کردیا کسی نے سونٹے کا سانپ بنادیا کسی نے چاند کے دو ٹکڑے کردیے کسی نے سونٹا مار کر دریا کو چیر دیا کسی نے مادر زاد اندھوں کو بینا کردیا کوئی آگ میں پڑکر زندہ نکل آیا کوئی مچھلی کے پیٹ میں تین دن زندہ رہا کسی نے بھونی ہوئی مچھلی زندہ کردی کسی نے گائے کے گوشت کا ٹکڑا مردہ پر مار کر زندہ کردیا کسی نے سونٹا مار کر پتھر میں سے بارہ چشمے نکال دیے کسی نے سوکھی ہوئی بکری سے اتنا دودھ نکالا کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا کسی نے خدا سے منہ در منہ بے حجاب کلام کیا کوئی ایک پل میں ساتوں آسمان کی سیر کر آیا کسی نے پرندوں کو پیدا کیا کسی نے جانوروں کو زندہ کیا۔ غرضیکہ کیا کیا بیان کروں کہ آپکے معجزنما خدا نے یکایک کیوں معجزانہ قدرت تمامی بند کرلی ایسی کیا ہم لوگوں سے خطا ہوگئی جو محمدؐ صاحب کے بعد ہم پر ایسی مار پڑی کہ وہ راستہ ہی بند ہوگیا اور اس دروازہ پر آہنی دیوار لگادی کیا وہ چھپا ہوا خدا انہی باتوں کو ظاہر کرکے تو اپنا ہونا ثابت کرسکتا تھا جب سے اس نے

اپنا چہرہ دکھانا بند کر دیا دنیادار خدا سے بھی انکار کر بیٹھے اور خدا کا وجود ایک وہم ہو گا" اور ہونا چاہے سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور ہے تک نہیں پہنچتا۔ غرضیکہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ انسان بالکل وحشی تھا ان واقعات کو آپکی کتابوں میں پڑھ کر اور سن کر انسان حیرت میں رہجاتا ہے کیونکہ ان غیر ترقی یافتہ لوگوں کو آپ کے نبیوں نے ایسے ایسے معجزہ دکھائے مگر کسی نے ان کو نہیں مانا بلکہ کسی کو پھانسی پر لٹکا دیا کسی کو آگ میں ڈالدیا کسی کو آرے سے چیر دیا کسی کو وطن سے نکال دیا اتنے بڑے بڑے معجزے دیکھکر یہ برتاؤ کچھ عقل میں بات نہیں آتی آج کل اسقدر ترقی کے زمانہ میں اگر کوئی ڈاکٹر امریکہ جرمنی کا رہنے والا کوئی ترکیب معلوم کرے کہ جس سے مردہ زندہ ہو سکے اور وہ دس پانچ مردوں کو زندہ کرنے کے بعد آپ کے عقیدہ کے مطابق ہوائی جہاز پر چڑھ کر مکہ کی چھت پر رات کو پہنچ جائے اور صبح کو وہ کہے میں آسمان سے آیا ہوں میرا نام ابن مریم ہے اور جس طرح میں پہلے مردوں کو زندہ کیا کرتا تھا اب بھی کرتا ہوں تمام دنیا بلا عذر اس کے آگے سر جھکا دیگی۔

غرضیکہ اس وقت جبکہ انسان ترقی کے آسمان پر پرواز کر رہا ہے اور آگ پانی ہوا مٹی بجلی پر حکمرانی کر رہا ہے اس زمانے میں ایسے معجزات کے سامنے سر جھکا دینے کے واسطے لوگ طیار ہیں تو بھلا اس وحشی زمانہ میں ایسے معجزات دیکھکر کسطرح انسان انکی مخالفت کر سکتا تھا واقعات یہ بتا رہے ہیں کہ اگر مٹی کے تیل کا موجد موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانے میں پیدا ہوتا اور کہتا کہ میری صداقت میں خدا نے یہ معجزہ دیا ہے کہ بجائے تیل کے تم اس کنوئیں کے پانی کو جلایا کرو تو تمام دنیا اس کو نبی مان لیتی اور وائرلیس ٹیلیگرافی کا موجد اگر اس زمانہ میں پیدا ہو کر دو چار ہزار میل کے فاصلہ سے گفتگو کرا دیتا تو اس کو نبی کے بجائے لوگ خدا مان لیتے چنانچہ واقعات گواہ ہیں کہ اس زمانے میں وہ لوگ اس قدر نادان تھے کہ پتھروں کو خدا مان رہے تھے اور اسود عنسی اور ابن صیاد مسلمہ کذاب اور سجاح اور عبداللہ بن مقنع کو فوراً لاکھوں نے مان لیا کیونکہ وہ لوگ ٹرک اور مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ حیرت انگیز باتیں لوگوں کو سناتے تھے خیر اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ صادقوں کی لوگ مخالفت کرتے ہیں اور کاذبوں کو فوراً کامیابی ہو جاتی ہے۔

یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد صاحب تک تو بارش کے قطروں کی طرح نبی ٹپک پڑے صاحب کے بعد خدا نے کیوں نبیوں کو بھیجنا اور اپنے بندوں سے بولنا اور معجزہ

بند کر لیا۔ مولوی صاحب بولے۔ کیا اب مجھے اجازت ہے کہ اس کا جواب عرض کروں
دہریہ صاحب جی ہاں آپ کو اس کا جواب دینا چاہئے۔ مولوی صاحب۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر دین کامل ہو گیا اور نعمت تمام ہو گئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی اب کسی
نبی کی ضرورت نہیں رہی۔

دہریہ آپنے تین لفظ فرمائے ہیں پہلا یہ کہ دین کامل ہو گیا دوسرا یہ کہ نعمت تمام ہو گئی
تیسرے یہ کہ نبوت ختم ہو گئی پہلے تو یہ بتائیے کہ دین نامکمل کب تھا جھوٹ بولنا کونسے
مذہب میں ثواب تھا زنا قتل چوری ڈاکہ غرضیکہ جو بری باتیں ہیں وہ محمد صاحب سے پہلے
کونسے مذہب میں ثواب سمجھی جاتی تھیں اور جو اچھی باتیں ہیں وہ کونسے مذہب میں بری سمجھی
جاتی تھیں جو دین کامل ہو گیا اور پہلے نامکمل تھا۔ دوسرے یہ کہ نعمت کس چیز کا نام ہے
جو اللہ کے پاس اب نہیں رہی اور تمام ہو گئی اور آئندہ دنیا کو اس نعمت سے محروم کر دیا
امت محمد یہ نے کیا خطا ایسی کری جو نعمت انپر تمام کر دی اور اب خدا میں وہ نعمت بنانیکی
طاقت کیوں زائل ہو گئی اور اب کسوجہ سے نئی نعمت نہیں بنا سکتا اور تیسری بات ختم نبوت
جو آپنے فرمائی ہے اس کے متعلق پہلے میں آپ سے یہ سوال کرونگا کہ نبی کس لئے دنیا میں
آیا کرتے ہیں؟ مولوی صاحب نبی اللہ کو منوانے اور لوگوں کو گناہ سے بچانیکے واسطے آتے
ہیں دہریہ بس بس میں سمجھ گیا تو کیا آپ مہربانی سے مجھے بتائینگے کہ محمد صاحب کے بعد گناہ
کرنا انسانوں نے چھوڑ دیا اور کیا تمام دنیا نے خدا کو مان لیا جس قدر فلسفی یورپ امریکہ
وغیرہ میں رہتے ہیں خدا کی ہستی کے قائل نہیں ایک میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں کہ خدا
کا قائل نہیں۔

مولوی صاحب نہیں نبوت تو ختم ہو گئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علما و بنی اسرائیل
کے نبیوں کے برابر ہوتے ہیں یعنی جو کچھ انبیا و بنی اسرائیل دنیا میں آکر کرتے تھے وہ کام حضرت
کی امت کے علما دیا کرتے ہیں۔ دہریہ نے کہا خوب میں سمجھ گیا۔ اچھا دیکھئے مجھے خدا کی
ہستی منوائیے پہلے یہ بتائیے کہ خدا کیا کرتا ہے؟ مولوی صاحب ہمکو مارتا ہے اور دہریہ بات
کاٹ کر بولا ٹھیرئیے میں آپ کے خدا کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مجھے دس منٹ کے اندر اندر
مار دے اگر کوئی خدا ہے تو اس کو آپ اسی طرح کہئے جسطرح محمد صاحب اور انبیاء بنی اسرائیل
ہمکرا نبیے منکروں پر عذاب نازل کیا کرتے تھے یہ دیکھئے میں نے گھڑی باہر نکال کر رکھدی
اور دس منٹ میں آپ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح معجزہ دکھائیے مولوی صاحب گھبرا کر

بولے کہ یہ معجزہ تو میں دکھا نہیں سکتا دہریہ بولا پھر میں آپکے اس دعویکو نہیں مان سکتا کہ محمد صاحب کی امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہوں گے بنی اسرائیل کے نبی تو مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے جو دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا مگر میں آپ کو اس قدر معمولی سی بات کہتا ہوں جسکو ہر شخص دکھا سکتا ہے چنانچہ یہ دیکھیے میرا پستول ہے اس کے ذریعہ میں ایک سیکنڈ میں اس کتے کو مار سکتا ہوں جو آپ کے سامنے بیٹھا ہے مگر آپ کا خدا دس منٹ میں بھی مجھے نہیں مار سکتا اگر مار سکتا ہے تو وہ آپ کا کہنا نہیں سنتا کیونکہ آپ بنی اسرائیل کے نبیوں کے غلاموں کے برابر بھی نہیں پس یہ معلوم ہوا کہ یا تو خدا میں طاقت نہیں رہی یا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے آنیکی خبر غلط ہے یا اگر آئے تو ان کی طرف جو معجزات منسوب ہیں وہ غلط ہیں ہم کہتے ہیں کہ کیا آدمی پیدا ہونے بند ہو گئے ؟ جو ان کے واسطے اب نبیوں کی ضرورت نہیں یا اب گناہ ہونے بند ہو گئے۔ زیادہ باتیں میں نہیں کرتا مختصر کرتا ہوں مجھے آپ عقلی دلائل سے یہ بتائیے کہ محمد صاحب تک انسانوں کو انبیاء کی کیوں ضرورت تھی اور اب کیوں ضرورت نہیں رہی۔

مولوی صاحب - یہ اعتراض کوئی نیا نہیں بابی[1] بہائی[2] آریہ[3] قادیانی[4] بھی یہی اعتراض کرتے ہیں

دہریہ - چلو پھر میرے ساتھ چار آدمی اور ہو گئے ! میرے سوال کو مزید تقویت پہنچ گئی کمزوری نہیں آئی۔

مولوی صاحب - یہ ہمارا پامال شدہ مسئلہ ہے پچاسوں مرتبہ ہم اس کا جواب شافی دے چکے ہیں۔

دہریہ - (جیب سے سو روپیہ نکال کر) اگر آپ تسلی بخش جواب دیں تو یہ سو روپیہ آپ کی نظر ہیں۔

مولوی صاحب - فیصلہ کون کرے گا ؟

دہریہ - یہ سات آدمی جو ہمارے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان میں سے چار آدمی کہدیں کہ جواب شافی ہے تو ان کا فیصلہ مجھے منظور ہے اور یہ لوگ ہیں بھی مسلمان سوائے ایک صاحب کے مگر یہ لوگ جنٹلمین ہیں انپر میں اعتماد۔ کہتا ہوں ان کے لباس ان کی صورت ان کا اخلاق ان کا طرز کلام بتا رہا ہے کہ جھوٹ بولنے کے واسطے طیار نہیں ہونگے۔

مولوی صاحب - بہت بہتر مجھے منظور ہے سنئے جواب عرض کرتا ہوں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے

برابر ہوں گے اس سے یہ معنی نہیں کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح معجزے بھی دکھا سکینگے
دہریہ۔ پھر ان علماء کو بنی اسرائیل کے انبیاء کی کونسی خوبی ملجائیگی جسکی وجہ سے وہ انکے
مانند ہوں گے ہم نے تو آج تک یہی سنا اور پڑھا ہے کہ انبیاء میں اور عوام میں یہ فرق
ہوتا ہے کہ نبی کو خدا براہ راست غیب کی خبریں دیتا ہے اور معجزات اس کے ساتھ ہوتے
ہیں تیسرے وہ معصوم ہوتا ہے باقی جس قدر باتیں اس میں ہوتی ہیں وہ عوام میں بھی
ہوتی ہیں مثلاً خدا کی توحید کا وعظ کرنا نیکی کی طرف توجہ دلانا وغیرہ عوام کی طرح وہ بھی کھاتا
پیتا ہے ہگتا ہے موتتا ہے چلتا ہے پھرتا ہے بیوی بچے اسکے بھی ہوتے ہیں دو آنکھ
دو ہاتھ دو کان ایک ناک دو پاؤں ایک منہہ غرضیکہ بالکل عام انسانوں میں اور اس
میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے معجزات کا تو آپ نے انکار کر دیا اب بتلائیے کیا آپ معصوم
ہیں یا اور کوئی ایسا مولوی آپ پیش کر سکتے ہیں جو انبیاء کی طرح معصوم ہو اور غیب کی
خبریں اسکو ملتی ہوں اور وہ تمام صحیح بھی ہوتی ہوں جواب دیجیے اور ابھی نقد سو روپیہ وصول کیجیے
مولوی صاحب۔ دیکھئے اگر کسی کو کہا جائے کہ یہ شیر کی طرح بہادر ہے تو کیا ضروری ہے
کہ اس کے دم بھی ہو۔

دہریہ۔ کم از کم وہ بہادر تو ہوتا ہے میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں (یہکر میری
طرف دیکھا اور میں نے کہا دانت اصلاً بر می سنکر شیر کے ناخن اور پنجے تلاش کروں گے
لگے ہاں اور مولانا کی طرف مخاطب ہو کر) اور آپ تو انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ایک بھی
خوبی علماء میں پیش نہیں کر سکتے۔

مولوی صاحب۔ انبیاء کی طرح علماء بھی لوگوں کو گمراہی سے راہ راست پر لاتے ہیں
دہریہ۔ کیا انبیاء بنی اسرائیل کے پیرو کسیکو گمراہی سے راہ راست پر نہیں لایا
کرتے تھے تاریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح کے زمانہ میں صرف
تیرہ آدمی ان پر ایمان لائے اس کے بعد جناب مسیح کو پھانسی مل گئی اور دنیا میں
آجتک جس قدر مسیحی مذہب پھیلا یہ تمام ان کے علماء کا ہی پھیلایا ہوا ہے اور
مسیحی علماء کا یہ کام اتنا عظیم الشان ہے کہ محمد صاحب کے علماء اس قدر عظیم الشان
کام اپنا نہیں پیش کر سکتے چنانچہ سات عظیم الشان سلطنتیں عیسائیوں کی ہیں سب
سے زیادہ مالدار سب سے زیادہ تعلیم مہذب ترقی کے آسمان پر پرواز کرنے والے

جناب مسیح کے ماننے والے ہیں اس سے ایک سیڑھی اور اوپر چڑھ جائیے یا تاریخ کا
ایک ورق اوّل کا اور کھول کر دیکھئے تو جناب بدھ ہمیں ملتے ہیں جنکے علماء نے اتنا کام
کیا کہ باوجود ڈھائی ہزار کا پرانا مذہب ہونیکے دنیا میں سب سے بڑی تعداد بدھ مذہب
کے پیرؤں کی ہمیں نظر آتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی انوکھی بات نہیں سب نبیوں کے
پیرو علماء اپنے نبی کے داعی ہوا کرتے ہیں میں ایسی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں جو امت
محمدیہ کے علماء میں خاص ہو جسکی وجہ سے وہ انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہو سکیں۔
مولوی صاحب۔ العلماء ورثة الانبیاء علماء انبیاء کے وارث ہوا کرتے ہیں اس لحاظ
سے اگر دیگر انبیاء کے علماء نے بھی انبیاء کی طرح تبلیغ کی تو کیا حرج ہے۔
دہریہ۔ حق برزبان جاری پھر امت محمدیہ کے علماء میں جب کوئی خصوصیت نہیں تو
نبیوں کا آنا اب بند کیوں کرتے ہیں معلوم ہوا کہ نبی آسکتے ہیں انبیاء کا آنا بند نہیں اور آپ
میرے ایک اعتراض کا بھی جواب دینے کی قابلیت نہیں رکھتے میں نے اتنا وقت بھی
آپ کے ساتھ ضائع کیا بس معلوم شد بافندگی معاف فرمائیے اب میں آپ سے
گفتگو کر کے اپنا تضیع اوقات نہیں کرنا چاہتا۔ ان دونوں صاحبوں کی تو اس جگہ گفتگو
ختم ہو گئی مگر ہمارے دل میں اس مسئلہ کی تحقیقات کی جستجو پیدا ہوئی تو حسب ذیل نتیجہ پر
ہم پہنچے اگر خالی الذہن ہو کر انسان اسپر غور کریگا تو ضرور اس مقام پر پہنچ جائیگا کہ محمد
صلعم کے بعد نبی آنے بند نہیں ہوئے۔ مؤلف۔

شطرنج کی مثال

واذا الصحف نشرت کے مطابق یہ علمی زمانہ ہے شطرنج کھیلنے والوں کو دیکھکر سبق
حاصل کیجئے کہ جب کوئی شخص شطرنج کی بازی کمزور ہوتی دیکھتا ہے تو فریق مخالف کو گالی
دیتا ہے نہ اس سے لڑ پڑتا ہے کیونکہ لڑنا اور گالی دینا اسکو جتوا نہیں سکتا بلکہ اسکا جواب
صرف مہرہ چلنا ہے ہم آجکل انگریزی اخبارات میں کثرت سے شطرنج کی اٹکی ہوئی بازیاں
کو حل کرانے کے واسطے اخبارات میں شائع کر کے ماہرین شطرنج سے مدد طلب کیا کرتے
ہیں بس اسی طرح میرے اور مخالفین کے درمیان قرآن و حدیث ہے اس لئے ہم کو
لڑنا اور گالیاں دینا نہیں چاہئے بلکہ یہ علمی بحث کا جواب علم سے ہی ہوتا ہے وہ جاہل

مطلق اور حیوان سے بدتر ہے جو علمی مناظروں میں گالیاں اور لڑائی شروع کر دیتا ہے

سنت جاہلان است کہ چوں جواب نہ آید غصہ بآید

مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم دار التصنیف و الاشاعت دیوبند نے جو کتاب ختم نبوۃ فی القرآن اور ختم نبوت فی الحدیث کتابیں تالیف کی ہیں ان کا جواب حسب ذیل ہے اور جسطرح مولوی صاحب نے حصہ اوّل میں قرآن کی ایکسو آیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے اسی طرح ہم نے اس کتاب میں اوّل مولوی صاحب کی پیش کردہ آیات کو معہ ترجمہ لکھکر اس کا جواب دیا ہے اور اس کے دوسرے حصہ میں دو سو دس احادیث کا جواب لکھا ہے امید ہے ناظرین کرام اس کو مطالعہ فرما کر میری محنت کی داد کے بجائے مجھے دعائے خیر سے یاد فرما کر ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین کے مستحق ہوں۔ مؤلف۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ آنیکی دلیل میں مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی پیش کردہ

پہلی آیت ۱ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما ترجمہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے بھی باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور ختم کر دینے والے ہیں تمام نبیوں کے۔

جواب - اس خیال کے مخالف اصحاب کے پاس اس عقیدہ کی تائید میں ایک پارہ یا ایک سورۃ یا ایک رکوع بلکہ ایک آیت بھی نہیں۔ تیرہ سو برس کے عرصہ میں جس قدر سرمایہ اس کے خلاف جمع کیا ہے وہ صرف ایک حرف ہے خاتم۔ اور کچھ نہیں جسکے معنے تمام لغات تمام محاورات اور تمام احادیث کے خلاف اپنے عقیدہ کے مطابق کھینچ تان کر کرتے ہیں اور وہ اس طرح کرتے ہیں کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین یعنی محمد مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور خدا ہر چیز کا عالم ہے

سلہ: تردیف میں جو گنتی لکھی ہے یعنی نمبر دئے گئے ہیں یہ مولوی محمد شفیع کی پیش کردہ آیت کے ہیں اور بند سو نمبر جو نمبر درج ہیں یہ خاکسار مؤلف کی پیش کردہ آیت یا حدیث کا نمبر ہے۔

ہمارے مخالفین اس آیت کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ "یہ آیت رسول کریم کے آخری نبی ہونے پر قطعی نص ہے تمام لغات عرب چھان ڈالو خاتم النبین کے معنی آخری نبی ہیں"

خاتم بالفتح	لفظ خاتم بالکسر	معانی	نام کتاب
"	"	نگینہ مہر جس پر نام وغیرہ کندہ کئے جاتے ہیں	لسان العرب تاج العروس صحاح جوہری تہذیب
"	"	انگشتری مثل خاتم الذہب یعنی سونے کی انگوٹھی	لسان العرب تاج العروس صحاح وغیرہ
"	"	آخر قوم بھی اکثر مستعمل ہے	قاموس تاج العروس منتہی الادب
.	بالکسر فقط	گھوڑے کے پاؤں میں جو تھوڑی سی سفیدی ہوتی ہے اس کو بھی خاتم کہتے ہیں۔	" " "
.	"	گھوڑے کے تھنوں کے پاس کا حلقہ بھی خاتم کہلاتا ہے	" " "
.	"	گدی کے نیچے جو گڑھا ہے اس کو بھی خاتم کہتے ہیں	" " "
.	"	بمعنی اسم فاعل کسی چیز کو ختم کرنے والا	" "
بالفتح فقط	.	مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے	لسان العرب وغیرہ

(منقول کتاب ختم نبوت مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی)

فاضل دیوبندی نے آٹھ معنی کئے ہیں اب ان آٹھ معانی کو اس آیت کے ساتھ لگا کر دیکھیں کہ کون سے معنی ٹھیک اس جگہ چسپاں ہو سکتے ہیں۔

(۱) محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے نگینہ ہیں جس پر نام وغیرہ کندہ ہوتا ہے۔

(۲) " " " " " " اور وہ نبیوں کی انگوٹھی ہیں۔

(۳) " " " " " " اور وہ نبیوں کی آخر قوم ہے

(۴) " " " " " اور وہ نبیوں کے گھوڑے کے پاؤں کی سفیدی ہیں۔

(۵) " " " " " اور وہ نبیوں کی گھوڑے کے تھنوں کے پاس کا حلقہ ہیں۔

(۶) " " " " " اور نبیوں کی گدی کے نیچے کا گڑھا ہیں

(۷) محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں

(۸) " " " " " " اور وہ نبیوں کی مہر کا نقش ہیں

ان آٹھ معانی میں ایک معنے آپ کی طرفداری کرتے ہیں یعنی نمبر سات اور نمبر تین تمہارا ساتھ اس لئے نہیں دے سکتے کہ لفظ محمدؐ واحد ہے نہ کہ جمع پس کثرت رائے آپ کے ساتھ نہیں اس لئے آپ کا استدلال غلط ثابت ہوگیا اور یہ آپ کی ڈینگ کہ "تمام لغات جہان ڈالو خاتم النبین کے معنی آخری ہیں" بالکل غلط ثابت ہوئی۔ مگر یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کی کسی لغت میں لفظ ختم مقام کا اح میں کہ خاتم کے معنی بند کرنیوالا یا روکنے والا درج نہیں۔ یہ نمبر سات بھی تمہارا ساتھ اس لئے دیتے ہیں کہ تمام لغاتوں کے مؤلف تمہارے ہم عقیدہ لوگ تھے اور انہوں نے یہ معنی دھینگا زوری سے کردئے ہیں ورنہ محاورات عرب میں کسی جگہ ختم کردینے کے معنی نہیں نہ محمدؐ صلعم سے پہلے کا کوئی محاورہ یا کسی عرب کا مقولہ یا کسی عرب شاعر کا کوئی شعر تمام عربی لٹریچر میں موجود نہیں نہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی عربی کتاب میں خاتم کا لفظ بند کرنے اور روکنے کے معنی میں استعمال ہوا۔ پس دوستو غور تو کرو کہ جب اہل عرب نے کبھی لفظ خاتم کو بند کرنے اور روکنے کے معنی میں استعمال نہیں کیا تو پھر کیا وجہ ہے جو اس لفظ کے معنی یہ کئے جائیں اگر ہمارے مخالف اس قول میں سچے ہیں تو کیوں کسی عرب کا مقولہ یا محاورہ پیش نہیں کرتے اگر خاتم کا لفظ محمدؐ صلعم کے واسطے مخصوص طور پر تراشا گیا ہے اور عرب کے محاورہ میں استعمال نہیں ہوتا تب بھی ہم صبر کرلیں مگر لطف یہ ہے کہ یہ لفظ تمام ادیب شاعر ناشر استعمال کرتے ہیں اور کبھی بند کرنے یا روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں کرتے اسی طرح قرآن میں یہ لفظ آٹھ جگہ استعمال ہوتا ہے مگر بند کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا محمدؐ صلعم خود اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں اور صحابہ استعمال کرتے ہیں مگر بند کرنے کے معنی میں استعمال نہیں کرتے جو ہم آگے پیش کرینگے ناظرین اسبات کو بھی ضرور نوٹ کرلیں۔ اب ہم تمہیں اس آیت کے معنی کرکے دکھائیں کہ اس آیت سے تمہارا گمراہ کن عقیدہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس آیت کے چار حصے ہیں اوّل ماکان محمد ابا احد من رجالکم دوم ولکن رسول اللہ سوم وخاتم النبین چہارم وکان اللہ بکل شیٔ علیما

ہر حصہ کے معنی کرنے سے پہلے ہم یہ بتادیں کہ یہ سورۃ احزاب کی آیت ہے جس میں ابتدا میں یہ بتایا ہے کہ حضرت رسول کریم کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ تو جب حضور کی

بیویوں کو اللہ تعالیٰ نے ماں قرار دیا تو حضرت رسول کریم مومنوں کے باپ ہوئے۔ مگر اس آیت میں جسمانی باپ ہونے سے انکار کر کے دوسرے حصہ میں لفظ "لکن" لا کر شبہ کا قلع قمع کر دیا کیونکہ لفظ "لکن" حرف استدراک ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوا کہ صرف جسمانی باپ ہونے سے انکار کیا گیا ہے کیونکہ ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔

ویسمّی کل من کان سببا فی ایجاد شئی او اصلاحہ او ظہورہ ابا۔ ولذلک سمّی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا المؤمنین قال اللہ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم وفی بعض القراءات وھو اب لھم

اور ہر وہ شخص باپ کہا جاتا ہے جسکو اسکی ایجاد یا اصلاح یا ظہور میں دخل ہو۔ اور اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو المومنین کہا جاتا ہے۔ دیکھو خداوند عالم فرماتا ہے۔ نبی مومنین پر انکی جانوں سے زیادہ حقدار ہیں اور انکی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور بعض قرات میں یہ بھی ہے کہ آپ مومنین کے باپ ہیں۔

بس اس جگہ یہ بتایا کہ جسمانی باپ تو تم مردوں میں سے کسی کے نہیں لیکن روحانی باپ ضرور ہیں۔

اس جگہ اس آیت کے شان نزول بتا دینے سے سعید روحوں کو خاص فائدہ ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ اس آیت کا شان نزول ہی بیان کر دیا جائے۔ جس کا اقرار ختم نبوت والے نے بھی کیا ہے۔

شان نزول۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو جو حضور کے غلام تھے اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا اور حضور نے حضرت زید کی شادی حضرت زینب سے کر دی تھی مگر حضرت زینب کی حضرت زید سے نہ نبھی تو حضور نے حضرت زینب کے ساتھ خود نکاح کر لیا اس پر کفار نے یہ شور مچایا کہ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس اعتراض کو توڑ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صلبی بیٹا نہیں اس لئے آپ کسی مرد کے باپ نہیں لیکن آپ رسول اللہ ہیں۔ اگر اس آیت کا شان نزول یہ ہوتا کہ مسیلمہ کذاب یا اسود عنسی یا ابن صیاد یا سجاح نے جو دعویٰ نبوت کیا تھا اس کی نبوت کی تردید میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو نازل کرتا تو ایسی حالت میں جبکہ اس آیت میں ایک لفظ بھی ایسا نہ ہوتا کہ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کافی سے زیادہ نبی بھیج

چکا ہے لہذا آئندہ نبیوں کے مبعوث نکرنیکا وعدہ کرتا ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اگر ایسا ہوتا تو پھر ہم مجبور ہو جاتے کہ اس کے یہ معنی کریں گو قرآن شریف کی ایک آیت بھی شان نزول کی محتاج نہیں مگر ہم مخالفین کو تقویت کے واسطے ایسا کہہ رہے ہیں۔

غرضیکہ جب یہ اعتراض محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ محمد صلعم کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں۔

لیکن کا استعمال اسی طریقہ پر ہماری اردو زبان میں بھی ہوتا ہے اور چونکہ اردو ست بیجھڑی زبان کا نام ہے اور لیکن کا لفظ عربی سے ہی اردو میں لیا گیا ہے اسلئے ہمارے ہاں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ یہ محاورہ ہے کہ زید بکر کے پاس آکر کہتا ہے کہ خالد نے دس روپیہ مانگے ہیں بکر کہتا ہے کہ میں نہیں دے سکتا زید اس بات کو سنکر واپس ہوتا ہے اور صحن طے کر کے دروازہ کے قریب پہنچتا ہے تو بکر کہتا ہے "لیکن"۔ زید لفظ لیکن کو سنکر فوراً واپس ہوگا اور وہ خیال کریگا یا تو دس کے بجائے پانچ روپیہ دینے لگا یا کہیگا کہ آج نہیں کل آکر لے جانا بالکل اسی طرح عربی میں لیکن استعمال ہوتا ہے پس اسی طرح اس آیت میں لیکن لاکر اس شبہ کا جواب دیدیا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ۔

یہ لفظ قرآن شریف میں حسب ذیل مقام میں آیا ہے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ سورۃ البقر رکوع اوّل پھر سورۃ انعام رکوع پانچ میں خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ پھر سورۃ جاثیہ رکوع تین ۳ میں ختم علی سمعہ وقلبہ پھر سورۃ شوریٰ فان یشاء اللہ علی قلبک پھر سورۃ تطفیف میں یسقون من رحیق مختوم پھر اسی سورۃ میں دوسری جگہ ختمہ مسک آیا ہے گویا کل آٹھ جگہ آیا ہے غرضیکہ ختم یختم۔ مختوم ماضی مضارع مفعول تین صیغوں میں استعمال ہوا ہے اس کا مصدر ختم ومامہر کردن ہے ایک جگہ بھی روکنے اور بند کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ہر جگہ مہر کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے خاتم کے معنی مہر کرنیکا آلا ہے جیسا کہ خود مولوی محمد شفیع نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۷ میں یہ عبارت خود ہی نقل کی ہے کہ (۱) خاتم بفتح التاء بمعنی الطابع بکسرھا بمعنی الطابع وفاعل الختم (تفسیر کشاف) یعنی خاتم کی تے پر اگر زبر ہو یا زیر دونوں وقت مہر چلانے والا آلہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ہم پھر کہتے ہیں خاتم یا ختم کبھی بند کرنے یا روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا ہے

چنانچہ اسیواسطے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ (۲) قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ یعنی خاتم النبین تو محمد صلعم کو کہو مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبین حضرت عائشہ کے نزدیک محمد صلعم کا معزز خطاب ہے نہ کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح حضرت مغیرہ ابن شعبہ صحابی کے سامنے کہا کہ رحمت کرے اللہ حضرت رسول کریم پر جو خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں حضرت مغیرہ نے یہ بات سنکر فرمایا کہ (۳) حسبک اللہ اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان هو خرج فقد کان قبلہ ومن بعدہ یعنی تمہارے لئے صرف خاتم الانبیاء کہدینا کافی ہے نبی بعدی کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ پیدا ہوں گے اس لئے وہ محمد صلعم سے پہلے ہوے اور بعد میں بھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ نہیں تھا کہ وہ آسمان پر گئے نہ یہ تھا کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے نہ یہ تھا کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح خاتم کے معنی احادیث میں اس کے علاوہ بھی دیکھیے البحر مثلاً محمد صلعم نے فرمایا کہ اے علی تم خاتم الاولیاء ہو جسطرح میں خاتم النبین ہوں اب ظاہر ہے کہ حضرت علی کے بعد لاکھوں انسان ولی ہوے اسی طرح محمد صلعم نے اپنے چچا کو فرمایا کہ تم خاتم المہاجرین ہو جس طرح میں خاتم النبین ہوں حالانکہ حضرت کے چچا کے بعد ہزاروں لاکھوں نے ہجرت کی اسی طرح محمد صلعم نے فرمایا کہ (۴) انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد یعنی میں جسطرح خاتم الانبیاء ہوں اسی طرح میری مسجد خاتم المساجد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ مسجد نبوی کے بعد لاکھوں کروڑوں مسجدیں بنیں اور وہ مسجد نبوی آخری نہ تھی اسی طرح محمد صلعم کے بعد حضرت عیسیٰ بھی ہیں جن سے معلوم ہوا کہ خاتم کے معنی کسی جگہ بھی بند کرنے یا روکنے کے نہیں پس امید ہے کہ آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ جن احادیث کا ہم اوپر ذکر کر گئے ہیں ان کو آگے جاکر ہم نے مفصل معہ حوالہ کے نقل کیا ہے ناظرین آگے ملاحظہ فرمادیں اب معلوم ہو گیا کہ ختم کے معنی مہر کے ہیں اور خود قرآن شریف میں یہ محاورہ دو مترادف لفظوں کے ساتھ آیا ہے جیسا کہ فرمایا (۵) وختم علیٰ قلوبکم سورۃ انعام پھر (۶) فطبع علیٰ قلوبہم پ ۲۸ ع ۱۳ جو کچھ پہلی آیت کے معنی ہیں وہی دوسری کے معنی ہیں گویا اللہ تعالیٰ نے

خود بنا دیا کہ طبع اور ختم مترادف یا ہم معنی لفظ ہیں یہ ہمارے مخالف جب ہر طرف سے تنگ آجاتے ہیں اور کسی طرح ختم کے معنی مہر کے سوا بند کرنے اور روکنے کے نہیں دکھا سکتے تو پھر وہ مجبور ہو کر یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر مہر کے معنی ہی لئے جائیں تب بھی ہمارا مطلب فوت نہیں اور وہ اس طرح کہ جب بوتل میں مہر لگ جاتی ہے تو اس میں کچھ داخل نہیں ہو سکتا نہ نکل سکتا ہے ناظرین نوٹ کرلیں اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کان دلپر مہر کی مثال دے رہا ہے یہ مثالیں سنا کر مخالف سے دریافت کرو کہ یہ کن لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ تو مخالف فوراً جواب دیگا کہ عیسائی یہودی آریہ سناتنی بدھ پارسی وغیرہ کے دلونپر آنکھ کان پر مہر ہے تو پھر اس کو جواب دو کہ آپ کی آنکھ پر میں مہر نہیں کرتا صرف ہاتھ رکھے لیتا ہوں تو آپ کو کیا کیا چیز نظر آئیگی وہ کہیگا کہ کچھ بھی نہیں اب آپ جواب دیجئے کہ جن لوگوں کے نام آپ نے لئے یعنی انگریز وغیرہ جسطرح آپ کی آنکھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ بھی نظر نہیں آتا اسی طرح انگریزوں کو بھی کچھ نظر نہیں آنا چاہئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزوں کو وہ وہ چیز نظر آتی ہے جو ہم مسلمانوں کو بھی نظر نہیں آتی مثلاً انگریزوں نے جدید آلات ایکسریز وغیرہ ایسے نکالے ہیں کہ جس سے وہ ایک انچ کا ایک لاکھواں حصہ دیکھتے ہیں مریخ زحل مشتری چاند کی مخلوق کو دیکھتے ہیں اور ان کے کان اس قدر تیز سنتے ہیں کہ تین ہزار میل کی بات ایک سیکنڈ میں بذریعہ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف سن لیتے ہیں دل اور دماغ ان کے اس قدر تیز ہیں کہ لاکھوں چیزیں ایجاد کرکے آگ پانی ہوا بجلی پر حکمرانی کر رہے ہیں اگر ان کی آنکھ کان دلپر مہر تھی تو جس طرح بوتل میں نہ کچھ داخل ہو سکتا نہ نکل سکتا ہے اور جسطرح آپ کی آنکھ پر ہاتھ رہنے سے سیاہ سفید نیک بد پھر نظر نہیں آسکتا اسی طرح ان کو بھی کچھ نہیں نظر آتا تو اس سے ثابت ہوا کہ مہر کے معنی بند کرنے اور روکنے کے نہیں پھر جسقدر دنیا میں مہریں ہوتی ہیں ان سے بھی بند کرنے اور روکنے کا کام نہیں لیا جاتا ڈاکخانہ کی مہر کمپنیوں کی مہر یونیورسٹی کی مہر کچہری کی مہر وغیرہ کا تصدیق مقصد ہوتا ہے۔

آیت کے پہلے سمجھنے کیا شبہ پیدا ہوا۔ سورۃ احزاب کے پہلے رکوع میں ازواج مطہرات کو مومنوں کی ماں قرار دیا گیا تھا۔ اس سے نبی کریم صلعم مومنوں کے باپ

ٹھیرے۔ لیکن اس آیت کے پہلے حصہ میں آپ کی ابوت سے انکار کیا ہے جس سے شبہ پیدا ہوا۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے حرف استدراک لکن لاکر اگلے حصہ میں اس شبہ کا جواب دیا ہے۔

دوسرا حصہ۔ رسول اللہ کا لفظ لاکر بتادیا کہ صرف جسمانی ابوت کا انکار کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہر رسول اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے لہذا بتادیا کہ انکار صرف جسمانی ابوت کا تھا۔ ورنہ آپ رسول اللہ ہیں یعنی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں جس قسم کا زید کو وہ لوگ بیٹا بنانا چاہتے تھے اسی قسم کے باپ ہونے سے نفی کیگئی ہاں روحانی تعلق ویسا ہی قائم ہے۔

دوسرے اور تیسرے جملہ میں۔ وؔ عاطفہ ہے جس مقصد کے ثابت کرنے کے لئے رسول اللہ آیا ہے۔ اس کے لئے خاتم النبین۔ نہ کہ خلاف جیسے دو جارہ زید و عمر ہیں انکا فعل دونو سے سرزد ہوا۔ پس حرف واؤ ایسا حرف ہے کہ اپنے آگے اور مابعد کو یکساں کردیتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ واؤ کے ماقبل کا کوئی اور مطلب ہو اور اس کے مابعد کا کوئی اور۔ اس مسئلہ کو واضح کرنے کے لئے ایک یہ بھی قاعدہ ہے کہ اگر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھدیں تو کلام کی صحت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جیسے زید و عمر آئے کے بجائے عمر و زید آئے کہدیا جائے تو حرج نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر رسول اللہ کی جگہ خاتم النبین رکھیں اور خاتم النبین کے معنی نبیوں کا بند کرنیوالا ہوں تو معنی درست نہیں رہتے۔ کیونکہ جب معطوف اور معطوف علیہ دونوں ایک حکم میں ہوتے ہیں تو کیا وجہ کہ رسول اللہ کا لفظ تو روحانی ابوت کو ثابت کردے۔ اور خاتم النبین اسکی نفی کیجئے خاتم النبین اگر روحانی طور پر بیٹوں کی نفی کرتا ہے تو رسول اللہ کو بھی نفی کے لئے تجویز کرو۔ پھر تو نعوذ باللہ۔ آپ روحانی اور جسمانی دونوں نسل سے خالی ٹھیریں۔ لیکن یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ سے تو اجراء سلسلہ ثابت ہو اور خاتم النبین سے بند ہونا۔ پس اصل معنی اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ کفار کے اعتراض کے جواب میں کہ نعوذ باللہ یہ ابتر ہیں۔ ان کی نرینہ اولاد نہیں۔ فرمایا کہ بیشک جسمانی اولاد تو نہیں لیکن یہ رسول اللہ ہیں۔ یعنی مومنین کے پیدا کرنے کے باعث ہیں اور ساری امت کے روحانی باپ ہیں اب ایک بات رہ جاتی تھی۔ اور وہ یہ کہ رسول ہونے سے تو سارے رسول ہی اپنی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں۔ پھر آنحضرت صلعم کو ان سب سے اس امر میں کیا فضیلت ہوئی

تو اس کے بعد فقرہ خاتم النبین سے آنحضرت صلعم کی روحانی ابوت کے سلسلہ کو قیامت تک کے زمانہ کیلئے وسیع اور لمبا کر دیا۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے متعلق تو یہ بات تھی کہ جب پہلے نبی اور رسول کے بعد دوسرا نبی اور رسول آتا تو پہلے کی ابوت کا سلسلہ ختم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ آنحضرت کے بعد کسی مستقل رسول نے قیامت تک نہیں آنا تھا کہ جس کے آنے سے آنحضرت صلعم کی ابوت کا سلسلہ پہلے رسولوں کی طرح منقطع ہو اس لئے خاتم النبین ہونے سے آنحضرت کی ابوت کا سلسلہ دنیا کے آخر تک قائم رہا اب جو نبی بھی آپ کے بعد آئیگا باپ ہو کر نہیں آئیگا۔ ہاں آپ کے روحانی فرزندوں سے نبی ہو تو وہ آپ کی ابوت کے مزاحم نہیں ہو سکتا۔ رہا یہ امر کہ خاتم النبین کے معنی آخری نبی ہیں سو واضح رہے کہ یہ معنی لغت سے ہرگز ثابت نہیں لغت سے میری مراد الفاظ کا وہ استعمال ہے جو کسی ملک کے لوگوں میں رائج ہو اور ان کے محاورات اور عام استعمال میں اس کا وجود پایا جاتا ہو نہ کہ لغت کی کتابوں میں جو کہ بازاروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ الفاظ جن کے معنوں کے ساتھ لغت نویس کے عقیدہ کا تعلق ہے ان کے متعلق ضروری ہے۔ کہ چھان بین کر کے دیکھیں کہ آیا لغت عرب۔ یعنی اسی زبان کے محاورات اور عام استعمال اس کے خیال کی تصدیق کرتے ہیں یا لغت نویس اپنا عقیدہ ہی بیان کر رہا ہے۔ چونکہ لغت نویسوں کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریم صلعم کے بعد (ایک خاص معنوں کی رو سے) کوئی نبی نہیں آئیگا اس لئے انہوں نے اس عقیدہ کے ماتحت خاتم النبین کے معنی آخری نبی کر دئے لغت کا کام مفردات کے معنی بتانا ہوتا ہے نہ کہ جملوں کے معنی۔ کل کو کوئی زید کا سر اور بکری کی ٹانگ کے معنی دیکھنے شروع کرے تو ضروری کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر رہیگا۔ خاتم النبین بھی ایک جملہ ہے خاتم اور النبین دو لفظوں سے مرکب ہے اب اگر خاتم کے معنی لغت میں الگ دیکھیں اور نبیین کے الگ تب معلوم ہو گا کہ لغت کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں خاتم کے معنی مہر کے نہیں لکھے اور نبی کے معنی فرستادہ نہیں لکھے۔ پس ثابت ہوا کہ خاتم النبین کے معنی نبیوں کی مہر ہی ہیں اب جب تک کوئی ثابت نہ کرے کہ لفظ خاتم جب النبین کے ساتھ ملکر استعمال ہو تو اس کے معنی لغت عرب کی رو سے آخری نبی کے ہو جاتے ہیں تب تک اس کا یہ دعویٰ محض بے بنیاد متصور ہو گا اور اگر لغت کی کتاب میں اس کے کوئی خاص معنی لکھے گئے ہیں تو وہ لغت نویس کا اپنا خیال ہے

اور وہ لغت (زبان) کی سند نہیں کیونکہ وہاں ان کا عقیدہ بول رہا ہے نہ کچھ اور پس وہ معنی حجت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ

(۱) کلام عرب میں خاتَم بفتح تا آخر کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ ورنہ کلام عرب میں ایسا عام لفظ متعدد جگہ ان معنوں میں مستعمل نظر آتا۔ مگر ایسا نہیں جس کے لئے ذیل کی شہادت ملاحظہ ہو۔

پہلی شہادت — علامہ زمخشری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ الخاتم بفتح بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع وفاعل ختم یعنی خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہو تو معنی مہر ہوتے ہیں۔ اور اگر ت کی زیر کے ساتھ ہو تو معنی مہر کے بھی ہوتے ہیں اور ختم کر دینے والے اور مہر لگانے والے کے۔

دوسری شہادت۔ علامہ ابوحیان کی ہے۔ (۹) دخاتِم بکسر التا بمعنی انہ ختمہم ای جاء آخرھم وبفتح التاء بمعنی انہ ختموا بہ کالخاتم والطابع لہم یعنی خاتَم تے کی زبر کے ساتھ ہو تو معنی یہ ہیں کہ نبیوں پر آپ کے ذریعہ مہر کر دی گئی اور وہ بمنزلہ مہر ہو گئے۔ پس معلوم ہوا کہ لفظ خاتَم تے کی زبر کے ساتھ عربوں میں ختم کر دینے کے معنوں میں مستعمل نہ تھا۔

اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ خاتم النبین کے معنی ہرگز آخری نبی نہیں تو بہتر معلوم ہوتا ہے کہ بعض مفسرین کے اقوال بھی درج کر دیئے جائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان بزرگوں نے خاتم النبین سے کیا مطلب سمجھا تھا (۱۰) ملا علی قاری۔ کتاب موضوعات کبیر ص۶۹ میں آیت خاتم النبین کے یہ معنی کرتے ہیں المعنی انہ لایاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ یعنی معنی یہ ہیں کہ بعد آنحضرت صلعم کے کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں۔ ختم بہ النبیون ای لایوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس یعنی آنحضرت صلعم پر نبیوں کے ختم ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شارع نبی بنا کر بھیجے۔

(۳) مجمع البحار ص۸۸ مصنفہ شیخ محمد طاہر میں حضرت عائشہ کی یہ روایت ہے۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔ علامہ طاہر حضرت عائشہ کا قول لکھکر اپنی یہ رائے

لکھتے ہیں (۲۱) وھذا لاینافی حدیث۔ لانبی بعدی لانہ اراد لانبی ینسخ شرعہ۔ علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا قول حدیث لانبی بعدی کے خلاف نہیں۔ کیونکہ حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی نبی نہ ہوگا جو شریعت کو منسوخ کرے۔ قطع نظر ان سب حوالوں کے خود حضور رسول خدا نے خاتم النبین کے معنی یہاں فرمادئے ہیں۔ جو امید ہے کہ ایک خدا ترس انسان کے سمجھنے کے لئے کافی ہیں۔ آنحضرت صلعم حضرت علی کو فرماتے ہیں۔

(۳) انا خاتم الانبیاء وانت یاعلی خاتم الاولیاء (تفسیر صافی) کہ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے اب ظاہر ہے کہ حضرت علی کے خاتم الاولیاء ہونے سے یہ مراد تو نہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی ولی نہیں ہوگا اسی طرح سے آنحضرت صلعم کے خاتم الانبیاء ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اسی طرح سے موطا امام مالک کے شارح کی نسبت لکھا ہے۔

خاتم المحققین۔ امام سیوطی نسبت لکھا ہے خاتمۃ الحفاظ المحدثین علامہ ابن تیمیہ کی نسبت ہے خاتم المجتہدین شیخ ابن عربی کی نسبت ہے۔ خاتم الاولیاء اور امام شوکانی کی نسبت لکھا ہے آخر المجتہدین اب کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان بزرگوں کے بعد کوئی محقق محدث مجتہد یا کوئی ولی نہیں ہوا۔ اگر ہوئے اور یقیناً ہوئے تو خاتم النبین کے لفظ سے قطعی شہادت کہاں سے آگئی کہ اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ پھر جبکہ ہم روزمرہ کی بول چال میں خاتم کا لفظ استعمال کرتے ہیں مثلاً حاتم پر سخاوت ختم ہوگئی یا نوشیرواں پر عدالت ختم ہوگئی یا رستم پر پہلوانی ختم ہوگئی تو کبھی کوئی اس سے یہ مراد نہیں لیتا کہ حاتم کے بعد کوئی سخی۔ یا نوشیرواں کے بعد کوئی عادل۔ یا رستم کے بعد کوئی پہلوان نہیں ہوا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ خاتم النبین کے معنی کرتے ہوئے کیوں عقل سے کام نہیں لیا جاتا خاتم کا لفظ اگر مقام مدح میں استعمال ہو تو یقیناً یقیناً اس کے معنی اجرائے سلسلہ کے ہوتے ہیں اور اگر خاتم کا لفظ مقام مذمت میں استعمال ہو تو بیشک اس کے معنی بند کرنے کے ہوتے ہیں اب خدارا غور کرو اگر خاتم النبین کا لفظ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے تو کیوں اس کے ایسے معنی کرتے ہو کہ جس سے آنحضرت کی ہتک لازم آتی ہے اور آپ کے فیضان اور قوت قدسیہ پر حملہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان نادان دوستوں سے بچائے۔ یہ تو مسلمہ فریقین ہے کہ آنحضرت خاتم النبین ہیں اختلاف صرف اس بات

میں ہے کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں ہمارے فریق مخالف کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں
اور نبیوں کو ختم کرنیوالا۔ بند کرنیوالا آخری نبی" لیکن ہمارے نزدیک یہ معنی غلط اور خلاف
منشاء متکلم ہیں جسکی پانچ وجوہ ہیں:۔ اوّل طرفین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ لفظ
خاتم النبیین آنحضرتؐ کے لئے مقام مدح میں آیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کی
تعریف فرمائی ہے لیکن اگر اس کا مندرجہ بالا مفہوم لیا جاوے اور یہ مانا جاوے کہ اللہ
تعالیٰ نے نبوۃ جیسی نعمت کو جس سے وہ مختلف اوقات میں بنی نوع انسان کو مشرف کرتا
آیا ہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت کے ساتھ ہی بند کر دیا ہے اور آئندہ باوجود اشد ضرورت
کے انسانوں کو ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا ہے تو آپ کے وجود باجود کے
رحمۃ" للعالمین ہونے پر (نعوذ باللہ) زد پڑیگی اور نیز ان معنوں سے یہ لفظ آپکی کوئی
تعریف بھی نہیں۔ کیونکہ آخری ہونا یا انعام کو بند کرنیوالا ہونا کونسی قابل فخر بات ہے
کیا بہادر شاہ مسلمانوں کے نزدیک سب سے اعلیٰ بادشاہ ہے کیونکہ ہندوستان
میں اس کے بعد کوئی مسلمان بادشاہ نہیں ہوا؟ دیکھئے حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل
کے نبیوں میں سے آخری نبی اور ان میں نبوۃ کو بند کرنیوالے تھے مگر کیا وہ حضرت
موسیٰ سے افضل تھے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس خاتم النبیین کا یہ مفہوم جس طرح
رحمۃ" اللعالمین کی شان کے خلاف ہے اسی طرح یہ مقام مدح کے بھی منافی ہے۔
دوئم قرآن کریم کی حقیقت کا آنحضرت صلعم سے بڑھکر کون واقف ہو سکتا ہے
کیونکہ "صاحب البعثت ادری کافیہ" مگر آپؐ نے خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں سمجھے جو ہمارے
بھائی بیان کرتے ہیں دیکھئے جب آنحضرتؐ نے رسم تبنی کو عملاً باطل کرنے کے لئے
حضرت زینب سے رض ۵ ہجر میں نکاح کیا تب یہ آیات نازل ہوئیں (تاریخ الخمیس
جلد ۱ صفحہ ۵۶۳) پھر اس کے تین سال بعد آپ کے ہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور وہ
سنہ ۱ ہجر میں فوت ہوئے (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) ان کی وفات پر اور باتوں کے علاوہ
آپ نے یہ بھی فرمایا۔

(۱۴) لو کان عاش صدیقا نبیا (ابن ماجہ کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۲۳۷) اگر یہ زندہ
رہتے تو ضرور نبی بن جاتے کیونکہ خداتعالیٰ نے ان میں ایسی استعداد رکھی تھی۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد
صاف بتلا رہا ہے کہ آپ کے نزدیک لفظ خاتم النبیین مانع نبوت نہ تھا ورنہ آپ یوں فرماتے
کہ اگر یہ زندہ بھی رہتا تب بھی یہ نبی نہ بن سکتا کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں لیکن آپ کا ایسا

نہ فرمانا بلکہ اسکی موت کو ہی اسکی نبوت میں روک بتلانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ خاتم النبیین کے یہ معنی نہ سمجھتے تھے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے اپنی مدارج النبوۃ میں تحریر فرمایا ہے۔

(۱۵) لو بقی ابراھیم لکان نبیا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا معلوم ہوا کہ ابراہیم کی نبوت میں صرف ان کی موت حارج اور روک ہوئی نہ کہ آیت۔ اسکی مثال اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ زید اگر انٹرنس پاس کر کے فوت ہو جائے تو بکر اسکی نسبت کہے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور یہ ایم اے پاس کرتا جس طرح اس جگہ موت اس کے ایم اے پاس کرنے میں روک ہوئی اسی طرح ابراہیم کی مثال ہے مذکورہ بالا دعویٰ کی تائید اس دیلمی کی حدیث سے بھی ہوتی ہے

(۱۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یاخذ بحلقۃ الجنۃ فیفتحہا ومعی فقراء المؤمنین وانا سید الاولین والاخرین من النبیین رواہ الدیلمی کہ میں فقراء المومنین کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں جاؤنگا اور میں پہلے اور اپنے سے بعد کے سب نبیوں کا سردار ہوں" دیکھئے اس جگہ کس صفائی سے اپنے بعد میں آنیوالے انبیاء کا اقرار اور انپر سیادت کا اظہار فرمایا ہے لہذا ماننا پڑا کہ آنحضرت خاتم النبین کا یہ مفہوم نہ لیتے تھے۔ سوم قرآن مجید کی شان ہے کہ اس کا بعض دوسرے حصوں کی شرح اور تفسیر کر دیتا ہے لیکن آپ خاتم النبیین کا مندرجہ بالا مفہوم لیکر الحمد سے والناس تک پڑھ جائیں آپ کو کہیں اس کی تائید نظر نہ آئیگی اور یہ معلوم نہ ہوگا کہ آئندہ کے لئے ہر قسم کے انبیاء کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے بلکہ بہت سی آیات دلالۃ النص کے طور پر امکان نبوت ثابت کرنیوالی پائیں گے جن کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے درج کریں گے پس قرآن مجید کی دیگر آیات سے اس کی تصدیق نہ ہونا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ یہ مفہوم خلاف منشاء متکلم ہے چہارم خاتم النبیین کا یہ مفہوم عربی زبان کی محاورہ کے بالکل برخلاف ہے خاتم کا لفظ جس وقت کسی قوم کیطرف مضاف ہو جیسا کہ اسجگہ ہے تو ہر گز ہر گز اس کے معنی اس قوم کے بند کرنیوالا نہیں ہوا کرتے اگر کسی کو دعویٰ ہو تو وہ اس کے برخلاف ایک نظیر ہی پیش کر دے بلکہ عربی زبان میں اس کے معنی اس قوم کا اعلیٰ فرد کے ہوتے ہیں دیکھئے - ابو تمام عربی کا مشہور شاعر (جو معتصم باللہ عباسی شہنشاہ بغداد کے دربار

کا خاص شاعر اور ۲۳۲ھ ہجری میں زندہ) تھا اسکی وفات پر حسن بن وھب نے جو مرثیہ لکھا ہے اس میں ابو تمام متوفی کو خاتم الشعراء کا خطاب دیتا ہے چنانچہ وہ شعر یہ ہے سہ فجع القریض بخاتم الشعراء۔ وغدیر روضتہا حبیب الطائی فاتا معا فتجاورا فی حفرۃ۔ کذالک کانا قبل الاخبار (وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ مصر اس میں ابو تمام کو خاتم الشعراء کہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ اب کوئی شاعر نہ ہوگا کیونکہ کہنے والا خود بھی شاعر ہے اسی طرح علامہ محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں:۔ مؤلف تحفہ حجۃ اللہ فی العالمین خاتم المحدثین والمفسرین زبدۃ الناظرین مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے نام کے سنی تو دیوانے ہیں پر علما شیعہ بھی "(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۴ مطبوعہ مطبع ہاشمی) اس میں آپ نے مولانا عبد العزیز صاحب کو خاتم المحدثین و المفسرین" تحریر فرمایا ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اب کوئی نہ محدث ہوگا اور نہ مفسر؟ ہرگز نہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ علماء دیوبند اپنے بزرگ کے محاورہ کے مطابق اپنے غلط عقیدہ سے رجوع کریں گے؟ پنجم آنیوالے مسیح موعود کو مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلعم نے چار دفعہ نبی اللہ کر کے پکارا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳) اور تمام مسلمانوں کے خیال میں بھی جس عیسیٰ نے آنا ہے وہ بھی مطابق آیۃ جعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت (مریم ع ۲) نبی ہی ہوں گے اور جو کہے کہ نبی نہ ہوں گے وہ بقول ملا علی قاری رح اور امام سیوطی رح کافر ہے حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱) پس بہر صورت خاتم النبیین کا یہ مفہوم درست نہیں ہے۔ خاتم کے معنی عربی زبان میں مہر اور انگوٹھی کے ہوتے ہیں تو نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کی مہر قرار دیا ہے۔ مہر کی دو غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اول تزئین یعنی زینت کے لئے۔ جیسا کہ لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے متعلق لکھا ہے:۔

(۱۷) ومحمد خاتم النبیین یجوز فیہ فتح التاء وکسرھا فالفتح بمعنی الزینۃ ماخوذ من الخاتم الذی ھو زینۃ للابسہ (مجمع البحرین جلد ۱ صفحہ ۱۲۵) کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی زینت اور رونق۔ گویا نبی کریم صلعم نے ہی انبیاء کو سجایا اور ان کو مزین کیا ہے اس سے آنحضرت صلعم کی قصر والی حدیث بھی حل ہو جاتی ہے۔ دوم۔ تصدیق۔ جسطرح ٹکٹوں، روپیوں وغیرہ کی مہریں ہوتی ہیں جس کاغذ۔ چاندی۔ یا پیتل کے ٹکڑے پر وہ لگجاتی ہے وہ ٹکٹ، روپیہ بن جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلعم نبیوں کی مہر ہیں جس پر آپکی تصدیق ہوگی وہی نبی ہو سکتا ہے۔

ان ہر دو معنوں کے لحاظ سے آپ خاتم النبیین ہیں لیکن اگر ختم کرنیوالا بھی کئے جاویں تو اسکا یہ مفہوم ہوگا جیسا انوری نے شاہ غیاث الدین کے متعلق کہا ہے ؎

ختم شد بر او سخاوت بر یں سکین سخن　　　چوں شجاعت بر علیؑ بر مصطفےٰ پیغمبری

یعنی جو کمالات آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام میں منفردانہ اور علیحدہ طور پر پائے جاتے تھے ان تمام کو انتہائی ترقی کے ساتھ آپ نے اپنے اندر لے لیا اور ان کو ختم کر دیا۔ ان معنوں میں ہم بھی مانتے ہیں کہ آپؐ نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا۔ اور اس مفہوم کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہست او خیر الرسل خیر الانام　　　ہر نبوت را برو شد اختتام

یعنی ان میں جو بھی خوبیاں اور اوصاف تھے وہ سب آپ نے لے لیے اور اس قدر ترقی کی کہ اس پر زیادتی کسی بشر کا کام نہیں ؎

حسن یوسف دم عیسیٰؑ ید بیضا داری　　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس لفظ خاتم النبیین ہرگز مانع نبوت نہیں۔

آپ لوگوں کے خیال کے مطابق لفظ خاتم اگر اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ جس اسم کی طرف مضاف ہو کر واقع ہو۔ اس کے تمام افراد کا ایسا احاطہ کرتا ہے کہ کسی فرد کو باہر نہیں رہنے دیتا اور اس کے تمام افراد کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر آیۃ خاتم النبیین میں لفظ خاتم اسی معنی کا مستلزم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ تو براہ مہربانی حوالجات ذیل کا جواب دیں:۔

ا۔ مولوی محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو خاتم الاولیاء والمحدثین کہا ہے۔ (دیکھو رسالہ موسومہ "مرثیہ" کا ٹائیٹل)۔ اگر لفظ خاتم اپنے مضاف الیہ کے تمام افراد کو بند کرتا ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ مولوی رشید احمد صاحب کے بعد امت محمدیہ میں نہ کوئی ولی پیدا ہو سکتا ہے اور نہ کوئی محدث اگر دیوبندی علما اپنے مسلمہ علامہ محمود الحسن صاحب کی تحریر کو صحیح سمجھ کر اس خطاب کا اہل واقعی مولوی رشید احمد صاحب کو ہی سمجھتے ہیں۔ تو انہیں اعلان کرنا چاہیے کہ واقعی اب کوئی محدث اور ولی تا قیامت پیدا نہیں ہونگے۔ لیکن اگر علماء دیوبند اس کلمہ کو صحیح نہیں سمجھتے۔ تو بھی اعلان کرنا چاہیے کہ ہم اس لفظ کو بیجا التعریف خیال کرتے ہیں اور مولوی محمود الحسن صاحب کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔

۲۔ خاص مطبع قاسمی دیوبند سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جسے مولوی بدر عالم صاحب میرٹھی مدرس مدرسہ دیوبند نے لکھا اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم نے شائع کیا ہے جس کا نام "الجواب الفصیح" ہے اس کے پہلے صفحہ پر عبارت ذیل لکھی ہے:۔

"حسب الاتفاق خاتم المحدثین وآیتہ السابقین الصالحین سیدنا واستادنا حضرت مولوی الحاج سید انور شاہ صاحب مدظلہ العالی"۔

اس عبارت میں خاتم المحدثین کا لفظ مولوی انور شاہ صاحب کے لئے استعمال کیا ہے اگر لفظ خاتم اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ اپنے مضاف الیہ کے تمام افراد کا احاطہ اور خاتمہ کردے۔ تو بتائیے، مولوی رشید احمد صاحب خاتم المحدثین کے بعد مولوی انور شاہ صاحب کیسے محدث ہو گئے۔ بلکہ خاتم المحدثین بن گئے یا تو متفقہ طور پر علماء دیوبند اور مولوی انور شاہ صاحب خصوصاً اعلان کریں۔ کہ یہ بے جا تعریف ہے۔ اور بہت بڑی غلطی۔ یا بتائیں۔ یہاں لفظ خاتم کن معنوں میں ہے۔

۳۔ اسی طرح مولوی محفوظ علی صاحب گنگوہی کی مرتبہ کتاب موسومہ العرف الشذی علی جامع الترمذی کے ٹائیٹل پیج پر یہ عبارت لکھی ہے۔

"وبحمدہ علی ما من علینا لنشر تعلیقات مستفادۃ من الدروس الحدیثیۃ للعلامۃ خاتم المحدثین والمفسرین بدرۃ الفقہاء والمتکلمین مولٰنا السید محمد انور شاہ شیخ الحدیث" اس میں بھی مولوی انور شاہ صاحب کو خاتم المحدثین والمفسرین کا لقب دیا گیا:

۴۔ اگر بقول مولوی بدر عالم صاحب ومحفوظ علی صاحب واقعی مولوی انور شاہ صاحب خاتم المحدثین ہیں۔ تو سنئے خاتم المحدثین اپنے آپ کو خاتم سمجھتے ہوئے پھر اپنی کتاب اکفار الملحدین میں حضرات ذیل کو لفظ محدث کا خطاب دیتے ہیں۔ (۱) مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری (۲) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (۳) مولوی کفایت اللہ صاحب (۴) مولوی محمد سجاد صاحب (۵) مولوی عزیز الرحمٰن صاحب (۶) مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی۔

اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو دیوبندی یہ کہیں۔ کہ لفظ خاتم خاتمہ کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ وہو المطلوب یا پھر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے بعد مولوی انور شاہ صاحب کو محدث لکھنا سخت غلطی اور غلو ہے۔ پھر مولوی انور شاہ صاحب کے خاتم المحدثین ہونے

ــ کہ بعد مذکورہ بالا حضرات کو لفظ محدث سے یاد کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

ہمارے مخالف اصحاب یہ نہیں دیکھتے کہ خاتم النبیین اس جگہ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے تو پھر خاتم النبیین کے معنی عمدہ کرنیکی ضرورت ہے یعنی اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ محمد صلعم کی کوئی جسمانی اولاد تو نہیں لیکن روحانی اولاد ضرور ہے پھر جب آپ یہ معنی کریں گے محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو لامحالہ کوئی روحانی بیٹا بھی آپکے نہیں ہوگا جسمانی بیٹے کا خدا نے انکار کر دیا اور روحانی کا آپ نے انکار کر دیا ذرا صبر اور سکون سے غور کرو حضرت موسیٰ کی توریت پر عمل کرکے ہزاروں نبی ہو گئے زبور پر عمل کرکے ہزاروں نبی ہو گئے صحیفۂ ابراہیم پر عمل کرکے ہزاروں نبی ہو گئے اور وہ جسقدر ان کتابوں پر عمل کرکے نبی ہوئے وہ اپنے صاحب کتاب نبی کے روحانی بیٹے ہوئے یا نہیں اگر اب محمد صلعم کی کتاب اور انکی اطاعت سے جو نبی پیدا ہوگا تو محمد صلعم کا روحانی بیٹا ہوگا یا خود رو اور خود ساختہ یا بنی اسرائیل کے کسی نبی کا روحانی بیٹا کہلائیگا غور کیجئے بس لامحالہ یہ ماننا پڑیگا کہ محمد صلعم کا کوئی جسمانی بیٹا تو بیشک نہیں مگر آپ ابوالانبیاء ہیں آپ کی جوتیوں کے صدقہ میں ہزاروں نبی پیدا ہونگے اس لئے آپ کی روحانی اولاد کا سلسلہ بند نہیں ہوگا جسمانی اولاد اگر ہوتی بھی اور وہ ناخلف نکل جائے تو وہ سلسلہ روحانی جو حضور لیکر آئے تھے وہاں ختم ہو جاتا مگر حضور کو ہم نے روحانی فرزندوں کا ایک لامتناہی سلسلہ مرحمت فرمایا اس لئے کفار کا یہ اعتراض (جسپر انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر نازل ہوئی) جڑ سے کٹ گیا اب معلوم ہوگیا کہ خاتم النبیین انبیاء کا تصدیق کنندہ اس کے معنی ہیں کیونکہ ختم بمعنی مہر انگوٹھی اور جسطرح کوئی سند بغیر مہر کے تصدیق نہیں ہوتی اسی طرح کسی نبی کے بھی ہونیکا ثبوت بغیر محمد صلعم کی تصدیق حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ فقیل لہ انہم لا یقبلون کتاباً الا علیہ خاتم بخاری پارہ ۲۴ کتاب لباس کوئی خط قبول نہیں ہوتا بغیر مہر کے تب حضور نے مہر بنوائی (صحیح مسلم جلد ۲ کتاب لباس) جب تک آپکی نبوت و رسالت پر ایمان نہ لایا جائے کسی گذشتہ یا آئندہ نبی کو ماننا فائدہ نہیں دے سکتا۔ لو سنو مولانا تم نے تو اس آیت سے یہ ثابت نہ کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر ہم آپ کو قرآن شریف کی آیت صریحہ سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبی آتے رہیں گے۔

(۱۹) یاایها الذین آمنوا لاتکونوا کالذین اذوا موسیٰ پ ۲۲ ع ۶

ترجمہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) مت ہو جانا مانند ان لوگوں کے کہ جنہوں نے تکلیف دی موسیٰ علیہ السلام کو (انکی تکذیب کرکے) اس آیت کو مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید نے اپنی کتاب منصب امامت میں انہی معنوں میں درج کیا ہے دیکھو صفحہ ۵ مولانا اسمعیل اس آیت کو پیش کرکے محمد صلعم کے بعد اماموں کے آتے رہنے کے قایل ہیں اگر وہ امام ولی یا مولوی یا مجدد کی حثیت والے ہوتے تو آذو موسیٰ نہ پیش کرتے اس سے معلوم ہوا کہ نبی ضرور آتے رہینگے

دوسری آیت

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورۃ مائدہ پ ۶)

یعنی آج میں نے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا یہ دیوبندی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

جواب

اگرچہ اس آیت کے کسی لفظ سے اشارۃً یا کنایتہً یہ نہیں ثابت ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر دیوبندی مولانا اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی پھر آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ آیت تو نازل ہوئی مگر شرعی احکام یعنی اوامر و نواہی کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور اسی روز کے بعد محمد صلعم کا انتقال ہوگیا مگر خود ہی گھبرا کر حضرت ابن عباس کا قول پیش کرتے ہیں کہ "حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے بعد حرمت سود کا حکم نازل ہوا" چلو چھٹی ہوئی تینوں قول کی آپ ہی تردید کردی نہ ثابت ہوا کہ اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی نہ یہ ثابت ہوا کہ حلال و حرام کا حکم نازل نہیں ہوا اور لطف یہ ہے کہ آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا موجود نہیں جس سے کنایتاً یا اشارۃً یہ مطلب نکل سکے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ بقول حضرت خواجہ میر درد ؎

تو اپنے ہاتھوں آپ ہی پڑتا ہے تفرقہ میں ہ ائے امتیاز ناداں کچھ امتیاز کرنا

اب اس آیت کا آیت سے ہی جواب سن لیجئے۔

(۲۰) ویتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما اتمھا علی ابویک من قبل ابراھیم واسحق (سورۃ یوسف رکوع اول) اور تمام کریگا نعمت تمہارے اوپر

اے یوسف اور آل یعقوب۔ جیسا کہ تمام کی نفی اس سے پہلے تمہارے والد پر اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق پر۔ یہ آیت زیادہ تشریح کی محتاج نہیں جس طرح حضرت ابراہیم پر نعمت تمام ہو کر حضرت اسحاق کو از سر نو پھر ملکر تمام ہوگئی پھر حضرت یعقوب پر اور آل یعقوب پر تمام ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ تمام ہوئی ہے اسی طرح اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اب آئندہ اس فیضان باری سے دنیا کو محروم کر دیا گیا۔ اگر الفاظ آیت کا یہی مطلب ہے تو پھر ماننا چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد کوئی شخص بھی اس نعمت کا پانیوالا نہیں ہوا کیونکہ نسبب منطوق نص قرآنی کے یہ نعمت ان پر تمام ہوگئی اب دونوں آیتیں تمہارے سامنے ہیں جو کہ اس آیت کے معنی کرو وہی اس کے کرلو۔ آپ کو تو کوئی آیت ایسی ملی نہیں جس سے یہ معلوم ہو تا کہ نبی آنا بند ہے مگر لیجئے ہم آپ کو ایک اور ایسی آیت سناتے ہیں جس میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی برابر آتے رہیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۲۱) یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون اے آدمیو جب کبھی آویں تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے اور بیان کریں میری آیات پس تقویٰ اختیار کرو اور اصلاح کرلو تو تمہیں کوئی خوف وحزن نہیں پ ۸ ع ۱۱۔ اور اگر آپ کو لفظ اتممت سے ٹھوکر لگتی ہے تو سنو دوسری آیت سامنے موجود ہے۔

(۲۲) اٰتینا موسی الکتٰب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء (انعام ع ۱۹) اس آیت میں تماماً توریت کو کہا گیا ہے اور احسن تفصیل لکل شئے بھی بوجود ہے اب آپ انصاف فرمائیے کہ جب تماماً بھی توریت تھی احسن تفصیل لکل شئے بھی تو پھر قرآن شریف کیوں نازل کیا گیا؟

اس کے بعد ہماری پیش کردہ آیت پر غور کرو اما یاتینکم رسل کہ البتہ ضرور رسول آئیں گے ممکن ہے کہ اما یاتینکم کے ترجمہ البتہ ضرور آئیں گے پر آپ اعتراض کریں تو آپ صرف کی کتابوں کو ملاحظہ فرمائیے جن میں لکھا ہے کہ نون تاکید آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور بمعنی تاکید معہ خصوصیت زمانہ مستقبل کے دیتا ہے جیسے لیفعلن (وہ البتہ ضرور کریگا) اس کو مضارع موکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں

اور کبھی اما بھی آجاتا ہے جیسے امایبلغن الکبر (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۱۵) اس آیت میں اما یاتینں میں یاتی مضارع کے بعد نون تاکید اور اس کے پہلے اما بھی آیا ہے۔
ایک اور نکتہ۔

(۲۳) الرابع والثلاثون خطاب المعدوم ویصح ذلک تبعا للموجود نحو یا بنی آدم فانہ خطاب لاھل ذلک الزمان ولکل من بعدھم (اتقان جلد ۲ صفحہ ۴۳ مصری نوع ثانی)
تفسیر اتقان کی یہ عبارت ملاحظہ فرمایئے جس کا یہ مطلب ہے کہ قرآن کریم میں جس جگہ بنی آدم خطاب آنیوالوں کے لئے آیا ہے اس میں امت محمدیہ شامل ہے۔ اور ہمارے سائے یہ نہ ہے کہ جس جس جگہ یا بنی آدم خطاب کیا گیا ہے اس جگہ امت محمدیہ مخصوص نہ ہے مثلاً اسی آیت کے ساتھ میں یہ عبارت بھی موجود ہے یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد کی تفسیر کے نیچے مسلم جلد ۲۔ آخر والتفاسیر میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلعم کے وقت بنو عامر و بعض دیگر قبائل کے افراد زن و مرد بالکل برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے تب یہ حکم نازل ہوا۔ اگر مذکورہ حوالہ جات پیش نہ بھی کئے جاویں تو انسان کو غور کرنا چاہئے کہ بنی آدم کے گروہ سے کونسا انسان نکل سکتا ہے جو یہ کہے کہ میں بنی آدم نہیں ہوں۔
اے خوف خدا رکھنے والو اور موت پر یقین کرنے والو میں تم سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ آیت یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یتلون علیکم ایتی کو اس آیت کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۲۴) الم یاتکم نبؤ الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرھم ولھم عذاب الیم

(۲۵) ذلک بانہم کانت تاتیہم رسلہم بالبینت فقالوا ابشر یھدوننا فکفروا وتولوا واستغنی اللہ واللہ غنی حمید ۔ پ ۲۸ ع ۱۰۶
ترجمہ۔ کیا نہیں آئی تمہارے پاس اطلاع ان لوگوں کی جنہوں نے انکار کیا پہلے اس سے تو چکھا انہوں نے وبال کام اپنے کا اور ان کے لئے عذاب دردناک۔ یہ بسبب اسکے ہے کہ آتے تھے ان کے پاس پیغمبران کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے تو کہا انہوں نے کیا آدمی ہدایت کریں گے ہم کو پس انہوں نے انکار کیا اور منہ پھیر لیا
پہلی آیت میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کبھی تم ہی میں سے رسول آدیں تو ان کو مان لو

دوسری میں بتایا کہ تم کو ان کے حالات کی کیا اطلاع نہیں کہ جنہوں نے نبیوں کے ماننے سے انکار کر دیا اس لئے ان کے اوپر اس کا یہ وبال پڑا کہ ان کے واسطے دردناک عذاب ہم نے مقرر کر دیا ہے تیسری آیت میں یہ بتایا کہ باوجودیکہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لیکر انبیاء آتے تھے مگر یہ انپر بھی اعتراض کرتے تھے کہ یہ تو ہم جیسا انسان ہے یہ ہماری کیا ہدایت کرے گا۔ اسی سلسلہ میں یہ ایک اور آیت بھی ملاحظہ فرمایئے

(۴۶) ولقد کرمنا بنی ادم وحملناهم فی البر والبحر ورزقنهم من الطیبت وفضلنهم۔ پ ۱۵ ع ۷۔

اور البتہ عزت دی ہم نے بنی آدم کو اور سوار کیا ہم نے ان کو خشکی اور تری پر اور دیا ہم نے ان کو رزق پاکیزہ اور دی ہم نے فضیلت

اس آیت میں اگر امت محمدیہ بھی شامل ہے تو یقیناً "یبنی آدم اما یاتینکم رسول منکم" میں بھی امت محمدیہ مخاطب ہے۔

تیسری آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو تمہاری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تم سب اس پر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو صفحہ ۱۱۷۔

جواب آیت اور اس کا ترجمہ گو غلط ہے مگر ہم اس کو بھی تسلیم کرنے کے بعد ناظرین سے انصاف کرتے ہیں کہ اس ترجمہ سے اشارۃً یا کنایۃً یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور اب کوئی رسول نہیں آئیگا؟ خدا کے واسطے انصاف سے دیکھکر بتاؤ کہ کوئی لفظ ایسا ہے جس سے یہ ظاہر ہو مگر مولانا دیوبندی نے عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے آدھی آیت لکھی ہے اور آدھی ہضم کر لی کیونکہ اگر وہ پوری آیت پیش کر دیتے تو ان کا پول ظاہر ہو جاتا اور یہ آیت ہی ان کے باطل قلعہ کو ڈھا کر رکھ دیتی

ناظرین وہ پوری آیت ہم آپ کو بتاتے ہیں۔
(۲۷) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الخاسرون پ ۳ ع ۱۶۔ فاضل دیوبندی نے اس ڈر کے مارے پارہ اور رکوع کا حوالہ بھی نہیں دیا تاکہ قرآن میں اصل آیت کو دیکھکر میرے استدلال کی قلعی نہ کھل جائے۔ بقول شخصے کہ کسی شخص نے کہا کہ میاں نماز کیوں نہیں پڑھتے اس نے جواب دیا قرآن میں آیا ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کہ نماز کے قریب مت جاؤ۔ اس نے کہا کہ آگے بھی پڑھو وانتم سکاریٰ جس وقت تم نشے کی حالت میں ہو اس نے جواب دیا کہ آدھی آیت پر ہی عمل کر دوں باقی پر تو کر ا یسی طرح فاضل دیوبندی نے کیا ہے۔

لفظی ترجمہ۔ اور جس وقت لیا اللہ نے عہد نبیوں کا (وہ یہ عہد تھا کہ) البتہ جو کچھ دیتا رہوں میں تمکو (مثلاً) کتاب اور حکمت سے پھر تمہارے پاس آوے رسول تصدیق کرنیوالا اس کی جو ساتھ تمہارے ہے۔ (اس وقت تمہارا فرض ہو گا کہ) ضرور تم ایمان لانا اس پر اور مدد دینا اس کو فرمایا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اس پر بھاری عہد میرا۔ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو گواہ رہو اور میں ساتھ تمہارے گواہ ہوں۔ پس جو کوئی پھر جائے بعد اس (عہد) کے پس وہی ہے نافرمان۔ ناظرین غور فرمائیے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر نبی کی امت سے یہ عہد لیا تھا مگر ان کے پاس جب رسول آئے تو انہوں نے ان کے مان لینے سے انکار کیا کہ اب تو رسول آنا ہی بند ہو گیا جب النبیین میں محمد صلعم بھی شامل ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس عہد میں شامل نہ ہوں۔

(۲۸) اخرج احمد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی تفسیر قول اللہ تعالیٰ عزوجل واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظہورہم ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجا ثم صورہم فاستنطقہم فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم قالوا بلیٰ۔ قال فانی اشہد علیکم السمٰوٰت والارضین السبع واشہد علیکم اباکم اٰدم شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین ثم نعلم بہذا اعلموا

انہ لا الہ غیری و لا رب غیری و لا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی ومیثاقی وانزل الیکم کتبی قالوا شہدنا بانک ربنا والٰہنا لا رب لنا غیرک الخ

مشکوٰۃ شریف کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہے کہ امام احمدؒ نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر کہ اذ اخذ ربک من بنی آدم الخ فرمایا کہ اللہ نے آدم کی اولاد جمع کی اور ان کی قسمیں لگائیں پھر ان کی صورت بنائی پھر ان کو بولنے کی طاقت دی سو وہ بولنے لگے پھر ان سے قول لیا اور عہد لیا اور ان کی جانب ان سے اقرار کروایا۔ کہ۔ کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا؟ بولے کیوں نہیں فرمایا سو میں گواہ کرتا ہوں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اور تمہارے باپ آدم کو۔ یہ اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہنے لگو کہ ہم نہیں جانتے تھے سو اس لئے جان رکھو کہ بیشک نہیں کوئی حاکم سوائے میرے اور مت شریک ٹھیراؤ میرا۔ بیشک میں بھیجتا رہوں گا تمہاری طرف رسول تاکہ وہ یاد دلاتے رہیں تمکو قول و قرار میرا اور اتاروں گا تم پر کتابیں تب وہ سب بولے کہ اقرار کیا ہم نے کہ بیشک تو حاکم ہمارا ہے۔ ناظرین غور کیجئے کہ اس آیت کی کس قدر واضح تفسیر خود محمد صلعم نے فرما دی ہے کہ قیامت تک رسول آتے رہیں گے۔ نیز یا بنی آدم والی آیت کی بھی یہ بجنسہٖ مشرح تفسیر ہے جو دوسری آیت کے جواب میں گزر چکی ہے۔ اس لئے یہ آیت انہی کی تکذیب کر رہی ہے کیونکہ جو یہ کہتا ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا وہ گمراہ ہے بل قالوا مثل ما قال الاولون۔

(۲۹) ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم به حتی اذا هلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذلک یضل اللہ من هو مسرف مرتاب۔ سورہ زمر پ ۲۴ ع ۸۔ ترجمہ اور تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف پہلے اس (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے ساتھ نشانوں کے تو ہمیشہ رہے تم شک میں اس سے کہ آیا تمہارے پاس ساتھ اس کے یہاں تک کہ جب (یوسف علیہ السلام) ہلاک ہو گیا کہا تم نے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ بعد اس کے کوئی رسول اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے اسکو جو کہ خطاکار شکی ہے سنا مولانا دیوبندی اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو قوم یہ کہنے لگ جائے

کہ اب کوئی رسول نہیں آئیگا وہ گمراہ ہے۔

چوتھی آیت قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات (اعراف) ترجمہ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہدیجئے کہ میں تمہارے تمام لوگوں کی طرف سے اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ جسکے لئے ملک ہے آسمانوں اور زمینوں کا"

جواب مار دں گھٹنہ پھوٹے آنکھ۔ ناظرین کیا کوئی لفظ اس میں ایسا آپ کو نظر آتا ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اس آیت میں ایک لفظ جمیعا سے ہمارے دیوبندی فاضل نے یہ استدلال کیا ہے کہ جمیعا سے یہ مراد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک تمام انسانوں کے واسطے نبی ہیں اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اگر مولانا کا یہ عقیدہ ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح ابن مریم نہیں آئیں گے تو جمیعا کے معنی یہی مان لئے جاتے مگر مولانا بھی اس کے قایل ہیں کہ محمد صلعم نے حضرت مسیح ابن مریم کے آنیکی بشارت دی ہے اب اگر مولانا کہیں کہ حضرت عیسی تو امتی ہو کر آئیں گے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے خلاف آپنے ساری کتاب لکھی ہے وہ بھی تو اپنے آپ کو امتی ہی کہہ رہا ہے پھر جمیعا کا لفظ پارہ اول رکوع چہارم میں بھی موجود ہے جہاں لکھا ہے۔

(۳۰) قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون پ ۱ ع ۴ ترجمہ۔ ہم نے کہا نکل جاؤ اس میں سے سب پس اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی (نبی) ہدایت تو جو پیروی کرے گا اس (نبی یعنی ہدایت) کی اس کو کوئی خوف نہیں۔ مولانا اس میں بھی جمیعا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت آدم کو جنت سے نکلتے وقت یہ وصیت کردی گئی کہ تم سب یہاں سے نکل جاؤ اور جب تم سب کے پاس کوئی ہدایت آئے" تو اس کو مان لینا اور اس جمیعا میں امت محمدی بھی شریک ہے اگر نہیں تو تم حلف اٹھا کر اپنے دیوبند کے تمام مولویوں سے کہلوا دو کہ جمیعا میں امت محمدی شریک نہیں تو ہم تمہاری بات مان لیں گے۔

پس مولانا محمود اللہ کے اس ارشاد سے۔

(۱۳) یمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی پ ۲۲

ترجمہ۔ اے جماعت جنوں اور انسانوں کی کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے جو بیان کرتے تھے تم پر آیتیں۔ اس آیت میں ایک قانون مقرر ہے کہ قیامت کے روز سب سے سوال کیا جائیگا کہ تم پر کیا رسول نہیں آئے تھے تو مولانا تم اور تمہارے ہم عقیدہ لوگ خدا کو کیا جواب دیں گے پھر یہی جمیعا کا لفظ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی آیا ہے چنانچہ فرمایا ہے۔

(۱۴) وقال موسیٰ ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا پ ۱۳ ع ۱۴

اور کہا موسیٰ نے اگر انکار کرو تم زمین کے تمام لوگ۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ جنکی نسبت جمیعا فرما رہے ہیں وہ ان کے سامنے والے ہی مراد نہیں بلکہ بعد والے بھی ہیں۔

پانچویں آیت

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا سورۃ فرقان پ ۱۸

ترجمہ۔ یعنی مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید کو اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہان والوں کے واسطے نذیر بنے یعنی تمام عالم والوں کو خدا کے عذاب سے ڈرانے "۔

جواب

ناظرین ہر آیت کا ترجمہ بھی لفظ بلفظ فاضل دیوبندی کا ہم نے نقل کیا ہے اب آپ دیکھ لیں کہ اس میں بھی کوئی لفظ ایسا موجود نہیں جس میں یہ ظاہر ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا فاضل دیوبندی اس سے یہ استدلال کرتا ہے تمام جہانوں کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اگر یہ استدلال صحیح ہے تو بتایئے حضرت عیسیٰ کے نزول کا فاضل دیوبندی نے کیوں انکار نہیں کیا۔ اگر حضرت مسیح کی آمد ثانی کا اس کے ساتھ انکار کر دیتے تو پھر یہ قول ضرور قابل پذیرائی ہو جاتا ہم بھی اس مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں جو سرور کائنات کی نبوت اور سیادت میں رخنہ انداز ہو۔ کسی نبی پر اور پھر امتی نبی پر ایمان لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ ایمان کی صفت یوں بیان ہوئی ہے آمنت باللہ ورسلہ الخ کہ میں سب رسولوں

کو مانتا ہوں پس جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر آج تک ایمان لایا جاتا ہے اور اس سے اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تو ایک نبی کے ماننے سے کیوں کر یہ آیت محل اعتراض بن جائیگی۔

(۳۳) امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ۔ پ ۳ ع ۸

ترجمہ:۔ ایمان لایا رسول اسپر جو اتارا گیا طرف اس کے رب سے اور ایمان والے سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ نہیں فرق کرتے درمیان کسی اس کے رسولوں میں سے۔) دوسرا لفظ اس آیت میں للعالمین نذیرا ہے مگر یہ لفظ تمام بنی اسرائیل کے انبیاء کے واسطے قرآن میں موجود ہے دیکھو۔

(۳۴) ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ ورزقنھم من الطیبت وفضلنھم علی العالمین پ ۲۵ ع ۱۶۔ یعنی البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت اور رزق پاکیزہ چیزوں سے اور ہم نے دی ان کو فضیلت تمام جہانوں پر۔ جب تمام جہانوں پر فضیلت دینے کے بعد بھی ان کے بعد محمد صلی اللہ کو نبی اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا اور نبوت کا سلسلہ منقطع نہ کر کے اپنی مخلوق کی اصلاح کا انتظام جاری رکھا تو پھر یہ کیونکر تسلیم کر لیا جائے کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا باوجودیکہ آپ خود مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں دیکھو مولانا تم نے اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کیا کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر ہم ایک آیت اور پیش کرتے ہیں جس میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی برابر آتے رہیں گے

(۳۵) قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار کلما دخلت امۃ لعنت اختھا حتی اذا ادارکوا فیھا جمیعا قالت اخرٰھم لاولٰھم ربنا ھؤلاء اضلونا فاتھم عذابا ضعفا من النار الآیۃ پ ۸ ع ۱۱۔

کہ ہم ان کو حکم دینگے تم بھی اپنے سے پہلے منکرین کی طرح دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ دوزخ میں جب وہ جماعت داخل ہوگی تو اپنے ساتھ کی جماعت کو لعنت کریگی یہاں تک کہ جب سب دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو پہلے اور پچھلوں میں جھگڑا ہوگا یہ آیت صراحتاً بتا رہی ہے کہ حضور رسول کے بعد دیگر رسولوں کا سلسلہ جاری رہیگا

تب بھی تو ہر جماعت پہلے بعد دیگر داخل ہونیوالی جماعت پر لعنت کرے گی پس مولانا آپ کا یہی فرض ہے کہ آپ اس رسول پر ایمان لے آویں تاکہ نہ آپ دوزخ میں داخل ہوں نہ آپ پر کوئی لعنت کرے اگر کوئی رسول آنا ہی نہیں تھا اور یہ سلسلہ ہی منقطع ہو گیا تو کیا کہانی لایعنی کے طور پر یہ قصہ قرآن میں درج ہے اور یہ امت محمدی کے واسطے تنبیہ بطور وصیت کے نہیں ہے؟۔

چھٹی آیت

وارسلناك للناس رسولا (سورۃ النساء پ۵) یعنی ہم نے آپ کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا"

جواب

ناظرین فاضل دیوبندی کی پیش کردہ آیت اور اس کا ترجمہ دیکھ لیجئے۔ کوئی اشارہ یا کنایہ ایسا موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر آپ ابن کثیر اور جامع البیان تفسیر کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ انہوں نے یہی لکھا ہے آگے ان کی عبارت بھی درج نہیں کی فاضل دیوبندی نے خود غور نہ کیا دوسروں کے کہنے پر ان کو یقین آگیا مگر مولانا حضرت مسیح جو آرہے ہیں ان کو کہاں رکھیگا؟ آپ کو تو کوئی آیت ایسی ملی نہیں جس سے اشارۃ بھی معلوم ہو سکے کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا لیجئے میں آپ کو ایسی آیت بتاؤں جس میں آپ کے اباجان (حضرت آدم) کو پہلے ہی دن یہ بتا دیا تھا کہ۔

(۳۶) فاما یاتینکم منی هدی فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیمة اعمی پ۱۶ ۱۶۲۔ اے آدم اور اس کی اولاد پھر آویگی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت (نبی) تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی تو نہ گمراہ ہوگا اور نہ مشقت میں پڑیگا جس نے (دیوبندی مولوی کی طرح) منہ پھیرا ذکر (نبی) میرے سے تو واسطے اس کے مشقت ہے تنگ اور اٹھاویں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا۔ اب اگر تم ہو کہ ہدایت کے معنی نبوت کہاں سے کرلئے تو سنو۔

(پ۷) کلا هدینا ونوحا هدینا من قبل ومن ذریته داود وسلیمن

وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون پ ۱۶۶ - یعنی اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ ان سب کو ہم نے ہدایت لیکر بھیجا تھا - پس بجائے اس کے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنیکا انکار دکھاتے - قرآن سے تو صاف آمد کی خبر مل رہی ہے اگر نہیں تو آپ انکار کیجئے کہ آپ حضرت آدم جنکو یہ پہلے دن ہدایت کردی گئی تھی آپ انکی اولاد نہیں بلکہ ڈارون کی تھیوری کے مطابق بندر کی اولاد ہیں تو آپ اس سے بچ سکتے ہیں ورنہ نہیں -

ساتویں آیت

واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ سورۃ انعام پ ۷ - ترجمہ - یعنی میری طرف سے اس قرآن کی وحی کیگئی تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو ڈراؤں اور تمام ان لوگوں جن کو یہ قرآن پہنچے -

جواب

ناظرین یہ ہے فاضل دیوبندی کی دلیل کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا آپ ان کی اس عربی اردو عبارت کو غور سے دیکھئے اس میں کوئی لفظ ایسا ہے جو یہ ثابت کر سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا کاش فاضل دیوبندی آٹھ آیت پہلے پڑھ لیتے جس جگہ سے یہ رکوع شروع ہوتا ہے تو ان کو یہ استدلال کرتے ہوئے رعشہ آجاتا جہاں لکھا ہے -

(۳۸) قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین پ ۷ ع ۸ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ان دیوبندی کافروں کو یعنی نبی کے آنیکا انکار کرنیوالوں کو) کہدو کہ زمین میں پھر کر دیکھو کہ کیا ہوا انجام نبیوں کے انکار کرنیوالوں کا - اور یہ ایک اس رکوع کی آخری آیت کہ -

(۳۹) الذین اٰتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم الذین خسروا انفسھم فھم لا یؤمنون ترجمہ - وہ جو کہ ہم نے ان کو کتاب پہچانتے ہیں اس کو جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو جنہوں نے خسارہ میں ڈالا اپنی جانوں کو پس وہ نہیں ایمان لاتے - کہیئے مولانا آپ اپنے بیٹوں کو دیکھکر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا سلسلہ بند کر دیا اور اس کے اولاد در اولاد نہیں ہوگی بلکہ اپنی اولاد کو دیکھکر آپ کہتے ہیں کہ اس کا بھی باپ تھا اور اس کے باپ کا بھی باپ ہے اور آخر ان تمام باپوں کا پیدا کرنیوالا بھی خدا ہے جس خدا نے یہ سلسلہ اولاد کا جاری کر رکھا ہے

وہ ان کی اصلاح کے واسطے انبیاء کے سلسلہ کو کیوں بند کرنے لگا پس ظاہر ہوا کہ جب تک پیدائش کا سلسلہ جاری ہے تب تک انبیاء کا سلسلہ جاری رہیگا لیجئے مولانا آپ اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کر سکے مگر ہم تین آیتیں اس ساتویں آیت کے جواب میں لکھکر پھر ایک چوتھی آیت سے اور بھی زیادہ صراحت سے دکھاتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔

(۴۰) اللّٰہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس پ ۱۷ ع ۱۷

کہ اللہ چن لیتا ہے اور چنتا رہے گا فرشتوں کو اور انسانوں کو رسول۔ یصطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ گویا یہ ایک قانون الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ہم ہمیشہ نبی اور رسول مبعوث کرتے رہیں گے مگر حضرت انسان میں یہ قابلیت نہ تھی کہ وہ اس خدا کی امانت کی حفاظت کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔

(۴۱) انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا پ ۲۲ ع ۶۔ تحقیق ہم نے پیش کی امانت اوپر آسمانوں کے اور زمین کے بلکہ پہاڑ و نیز بھی نگران میں سے ہر ایک نے اس امانت کے اٹھانیکی قابلیت نہ پاکر انکار کر دیا مگر انسان جو بے باک اور نادان واقع ہوا تھا اس نے امانت کو اٹھا لیا۔ یہ آیت جس رکوع میں ہے وہ رکوع اگر شروع سے آپ تلاوت کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی ابتداء یہ ہے کہ۔

(۴۲) یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسٰی ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ کہ جن لوگوں نے حضرت موسیٰ کو ایذا دی" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ امانت جو انسان کے سپرد ہوئی ہے کہ وہ اس کے رسول ہیں جن کو اس نے ہمیشہ جھٹلایا اور مذاق میں اڑایا۔ اگر محمد صلعم کے بعد کوئی رسول آنیوالا ہی نہ تھا تو امت محمدی کو یہ کس لئے حکم ہو رہا ہے کہ تم موسیٰ کی قوم کی طرح مت ہو جانا ؎

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال۔؟
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال۔

چنانچہ اس آیت کو سامنے رکھکر تدبر کرنے سے ہم ضرور اس مقام پر پہنچ جاتے

ہیں کہ وہ امانت کتاب اور رسول ہی سے تھے چنانچہ فرمایا۔

(۴۳) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین پ ۳ ع ۱۶ -

یعنی جسوقت لیا اللہ تعالیٰ نے عہد پیغمبروں کا کہ جو کچھ دیتا رہوں میں تم کو مثلاً کتاب اور حکمت میں سے اور آوے تمہارے پاس پیغمبر جو تصدیق کرنے والا ہو اس چیز کے ساتھ کہ تمہارے پاس ہے تو اس وقت تم اس کو مان لینا اور اس کی ہر صورت سے امداد کرنا۔ تو اس وقت تم نے اقرار کر لیا اور لے لیا تم نے اس عظیم الشان عہد میرے کو اور کہا انہوں نے کہ بے شک اقرار کیا ہم نے پس کہا ہم نے تم بھی اس عہد پر گواہ رہو۔ یعنی بھول مت جانا اس عہد کو اور میں بھی اس عہد پر تمہارے گواہ ہوں اس کے بعد دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ۔

(۴۴) واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون پ ۴ ع ۱۰

اور جس وقت لیا عہد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا کہ دیے گئے ہیں کتاب کہ البتہ بیان کرتے رہو گے تم اس کو واسطے ان لوگوں کے اور نہ چھپانا کبھی اس کو۔ پس پھینک دیا اس کو پس پشت اور مول لے لیا بدلے اس کے کم قیمت کی چیز پس یہ کم قیمت کی چیز بری ہے۔ اس جگہ بھی یہ معلوم ہوا کہ نبی کے آنے کے متعلق گذشتہ نبی پیشینگوئی کر جاتے ہیں مگر اس پیشینگوئی سے جو لوگ واقف ہوتے ہیں وہ اس کو نہ خود پس پشت ڈال لیتے ہیں بلکہ دوسروں تک بھی اس خبر کو نہیں پہنچاتے اگر کوئی معترض کہے کہ یہ عہد میثاق تو گذشتہ انبیاء کے ہیں تو ہم نے آدم علیہ السلام کے لیے جو حکم ہوا وہ کہا کر بتا دیں کہ یہ تمام بنی آدم کے واسطے حکم ہے مگر تاہم ایک آیت ہم ایسی پیش کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ یہ مثالیں جو ہم بیان کرتے ہیں تم مومنوں کے واسطے بغرض عبرت اور نصیحت ہیں تاکہ تم ایسا نہ کرو۔ چنانچہ فرمایا۔

(۴۵) واذ ابتلیٰ ابرٰھیم ربہ بکلمٰت فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عھدی الظٰلمین ۝

ترجمہ۔ اور جب امتحان لیا ابراہیم کا اس کے رب نے چند کلموں سے تو اس نے پورا

کیا ان کو۔ فرمایا تحقیق میں بنانیوالا ہوں تجھے لوگوں کا امام اس (ابراہیم) نے کہا اور میری نسل کو بھی۔ فرمایا نہیں پہنچتا عہد میرا ظالموں کو۔ اس جگہ حضرت ابراہیم سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تیری اولاد ظلم نہ کریگی تو میں ان کو نبی بناتا رہونگا اور محمدؐ صلعم تک برابر آپ کی نسل کو نبوت ملتی رہی اب محمدؐ صلعم کے بعد بھی جب تک یہ ظالم نہیں ہوں گے نبوت کا سلسلہ جاری رہیگا کس قدر کھلی اور صاف آیت ہے کیا کوئی سمجھدار ہے جو اس پر غور کرے۔ کہ اگر امت محمدی خیر الامم ہے تو ضرور اس میں نبوت جاری ہے اور اگر یہ شر الامم ہے اور ظالم ہو گئی ہے تو نبوت ضرور بند ہے پس جو اپنے ظلم کا اقرار کرکے اپنے اوپر باب نبوت بند کرتا ہے ؎

طوفانِ نوح نے تو ڈبوئی فقط زمیں
تو ننگ خلق ساری خدائی ڈبو گیا

اگر کوئی اعتراض کرے کہ عہد میثاق کے گذشتہ انبیاء کے قصے ہیں اس لئے ہم قرآن شریف سے یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ صرف کہانیاں نہیں بلکہ ہماری اصلاح کے واسطے یہ واقعات بتلائے گئے ہیں چنانچہ فرمایا۔

(۴۶) فلا تطع المکذبین۔ اذا تتلی علیہم ایتنا قال اساطیر الاولین پ۲۹ ع۴
پس مت کہا مان تو نبیوں کی تکذیب کرنیوالوں کا اور جب سنائی جاتی ہیں ان کو تکذیب کرنیوالوں کی آیتیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں۔

(۴۷) ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرات نوح وامرات لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتہما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین

(۴۸) وضرب اللہ مثلا للذین امنوا امرات فرعون الخ پ۲۸ ع۲۰
بیان کی اللہ نے مثال ان لوگوں کے لئے جو کافر ہوئے نوحؑ اور لوط کی عورتوں کی طرح ہے جو تھیں دو ہمارے نیک بندوں کے ماتحت پس خیانت کی ان دونوں نے اس سے ان دونوں پیغمبروں کی بھلائی ان کے کچھ کام نہ آئی لہذا انہیں کہا گیا کہ تم آگ میں داخل ہونیوالوں میں سے ہو اور بیان کی اللہ تعالیٰ نے مثال ان کے لئے جو ایمان لائے فرعون کی عورت کی طرح الخ۔ غرضیکہ اس قسم کی آیات قرآن شریف میں بہت ہیں اور معترض کے لئے اسی قدر آیات کافی ہیں مگر اڑیل اور ضدی متعصب معترض کے لئے تمام قرآن بھی پیش کر دیا جائے۔ تو کافی نہیں۔

پس ثابت ہو گیا کہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون رہا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے واسطے انبیا کو مبعوث کرے اور بگر انسان کی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ہر آنیوالیکی تکذیب کرے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ان تمام جھٹلانیوالونکی مثالیں ہمارے آگے بار بار بیان کرکے ہمیں متنبہ کر دیا کہ تم ایسا مت کرنا جیسا کہ پہلی امتوں نے اللہ کے فرستادوں کے ساتھ برتاؤ کیا مگر کون ہے جو اسپر غور کرے سہ

کھلا ہے باب عرفاں جس کے اوپر
اُسے ہے ہر ورق گل کا گلستاں

ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول حضرت آدم کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنیکا ارادہ کیا تو نہ صرف جنات (ابلیس کے متعلق کان من الجن قرآن شریف میں آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ابلیس جنات کی قوم میں سے ایک فرد تھا۔) نے بلکہ ملائکہ نے بھی اسپر اعتراض کیا ملائکہ نے تو یہ کہا۔

(۴۹) اتجعل فیھا من یفسد فیھا و یسفک الدماء پ ۱ ع ۴ ۔ کہ تو ایسے شخص کو بنانے لگا ہے کہ جو زمین میں فساد کریگا اور خون خرابے کریگا۔ اور جنات میں سے ایک شخص یہ بولا (۵۰) انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین پ ۲۳ ع ۱۔ کہ میں اس سے بہتر ہوں اس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجکو تو نے آگ سے بنایا ہے۔

ابتدائے عالم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس ظلوم اور جہول انسان نے سب سے پہلے رسول کا انکار کیا اور محمد صلعم تک انکار کرتا چلا آیا اور جو اعتراض ابتدا میں ہوا وہی آخیر تک ہوتا چلا آیا ہر زمانہ میں ایک آدم صفت انسان پیدا ہوا اور اسی طرح ہر زمانہ میں ملائکہ صفت انسان اور ابلیس صفت جنات پیدا ہوئے حضرت آدم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جو مرسلین کے ساتھ ابلیس صفت لوگوں نے برتاؤ کیا وہ یہی (۵۱) یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (سورۃ یٰسین) اے حسرت ہے ان بندوں پر کہ نہیں آیا کوئی رسول جسکو کہ انہوں نے تمسخر میں نہ اڑایا ہو۔ حضرت آدم سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جو کچھ انبیاء مرسلین کے ساتھ برتاؤ ہوا وہ قرآن شریف میں خوب واضح طور پر موجود ہے اور عموماً تمام مسلمان اس سے واقف ہیں صرف ایک آیت سورۃ یٰسین کی آپ کو سنا دی تا کہ آپ کو اس قسم کی دوسری آیات یاد آجائیں چونکہ میرا آپ کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ ہر نبی جھٹلایا گیا اس لئے اس پر

بحث کرنی بیکار ہے صرف دوسرا حصہ آپ کے آگے پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی یہ سلسلہ بند نہیں ہوا جیساکہ میں نے ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا قانون اللہ یصطفی من الملائکۃ سناکر بتادیا کہ انبیاء و مرسلین کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا جب تک انسان کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے اور جب تک گناہوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے کیونکہ انبیاء انسان کی اصلاح کے واسطے مبعوث ہوتے ہیں اور اس وقت مبعوث ہوتے ہیں جبکہ وہ گناہ میں پھنس جاتا ہے اور جسطرح آدم سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی کے ساتھ ایک ابلیس پیدا ہوا اور وہ نبی اس کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوا اسی طرح محمد صلی اللہ کے بعد بھی۔

یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کا حکم منسوخ نہیں ہوا

افسوس اہل دید کو گلشن میں جا نہیں
نرگس کی گو کہ آنکھ ہے پر سوجھتا نہیں

چنانچہ قدیم سنت اللہ کے مطابق ابلیسانہ صفت رکھنے والوں نے جو برتاؤ کیا اس کا اندازہ آپ حسب ذیل واقعات سے فرمالیجئے۔

نوٹ۔ ذیل کا مضمون درج کرنے سے قبل ہم آپ کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ امرتسر میں ایک آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور اس کو ان مولویوں نے محض اس وجہ سے بائی کاٹ کردیا کہ اس میں احمدیوں کو بھی شامل کرلیا گیا ہے اس کا جواب جو میری طرف سے اخبارات میں شائع ہوا ہے اس کو لفظ بلفظ شائع کرتا ہوں تاکہ اس مسئلہ کے دوسرے پہلوؤں پر بھی آپ کی نظر پڑسکے مگر اس مضمون میں کتاب ختم نبوت کا مصنف خاص طور پر مخاطب نہیں ضمناً ضرور ہے اس لئے ملاحظہ سے پہلے اس بات کو ضرور مدنظر رکھیئگا وہ مضمون یہ ہے۔

۵ اگست ۱۹۲۵ء کے اخبار اولڈ انڈیا دہلی
سے یہ مضمون نقل کیا ہے اس مضمون
کو اس کتاب سے گو تعلق ہے مگر مضمون
پہلا لکھا ہوا ہے۔
نیازمند ڈاکٹر شفیع احمد
مؤلف کتاب ہذا

علماء کا شغل تکفیر

عوام کالانعام کو قابو کرنے کے واسطے حکیم اجمل خاں نے ایجی ٹیشن کے زمانہ میں ایک جماعت نئی تصنیف کی جس کا نام انہوں نے جمعیتہ علماء رکھا جس کے ارکان اپنے زیر اثر لوگ مقرر کئے گو وہ بالکل غیر معروف اور معمولی لوگ تھے مگر انکو بڑا بنا دینا اور مشہور کر دینا کونسی بڑی بات تھی تمام اراکین بھی قریب قریب مسجدوں کی خیراتی روٹیاں کھانیوالے ہیں جن کا ذریعہ قرآن حدیث فروخت کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ہے اس کے علاوہ اور کوئی تجارت یا کسب ذریعہ معاش نہیں بلکہ ولا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا کی خلاف ورزی کرکے اپنے دوزخ شکم کو بھرتے ہیں۔ جن کو علامہ مفتی جیسے مقدس محترم خطاب بھی دیدئے گئے ہیں۔ اب جبکہ ان کی اصلیت لوگوں کو معلوم ہو گئی تو ان کی لگی مٹی خراب ہونے لگی اپنا کام کو چمکانیکی خاطر ایک اخبار الجمعیتہ کے نام سے جاری کیا ہے جس میں قرآن و حدیث سے ناواقف اور بے علم بے عمل ڈاڑھی منڈے مولوی کے مضمون ہوتے ہیں، باقی ادہر ادہر کے اخبارات کی نقل اور دو صفحہ میں تیری میری کتابوں کو الجمعیتہ بک ایجنسی کے نام سے فروخت کرنیکا اشتہار اور معشوق کو قابو میں کرنیکا تعویز محبت کا اشتہار اور جریان جلق نامردی لواطت جیسے مخرب اخلاق ادویہ کے فحش اشتہارات اور قسمت کا حال بتانے والے عالم الغیب (نعوذ باللہ منہا) لوگوں کے اشتہار اور کنواری لڑکیوں کے فوٹو شادی کے واسطے مہیا کرنے کا اشتہار شائع ہوتے ہیں غرضیکہ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے روپیہ حاصل کرنے کی فکر میں منہمک ہیں ایک طرف تو یہ لوگ اس انسان کو کافر کہتے ہیں جو یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے تھے دوسری طرف جمعیتہ علماء ہند کے واحد ترجمان اخبار میں علم غیب بتانے والے کا اشتہار شائع کرتے ہیں جب ان کا یہ ایمان ہے کہ علم غیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے افضل الرسل بھی نہیں جانتے تھے۔ تو پھر دوسری طرف پیسہ کے لالچ میں علم غیب کا اشتہار شائع کرکے غریب مسلمانوں کو لٹواتے ہیں ایک طرف تعویز اور گنڈوں کو یہ شرک بتاتے ہیں مگر دوسری طرف ایک روپیہ کی خاطر یحبونہم کحب اللہ والذین امنوا اشد حبا للہ کے برخلاف معشوق کو قابو کرانیکا تعویز فروخت کراتے ہیں غرض انہوں نے ایک اخبار جاری کیا ہے جس کا یہ حال ہے اس کے صفحہ ۲ پر ۶ اگست ۱۹۳۵ء کو ایک مقالہ

افتتاحیہ لکھا ہے جس کا عنوان ایک نیا مرزائی فتنہ ہے اس مضمون میں سید غلام بھیک صاحب نیرنگ اور ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کے پاؤں پر سر رکھکر اور ہاتھ جوڑ کر گریہ و بکا کرتے ہیں کہ آپ نے ان مرزائیوں کو مسلمان ہونیکی کیوں سند دیدی ہم نے تو ایڑی چوٹی کا زور لگاکر ان کو کافر بنایا تھا مگر حضور نے ان کے مسلمان ہونے پر مہر کر دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزائیوں کا اخبار۔

پیغام صلح

"علماء دیوبند جمیعۃ علماء ہند کی ناکامی" عنوان کے ماتحت ہمیں کھری کھری سنا رہا ہے افسوس صد افسوس۔ ہمیں جمیعت علماء ہند اور علماء دیوبند سے اس امر میں بھی۔ ہمدردی ہے ہم بھی اس امر پر اظہار افسوس اور تعزیت کا ایک ریزولیوشن پاس کرنیکی کوشش کریں گے۔ ہائے افسوس ہندوستان بھر کے جہلاء اسے توبہ توبہ علماء کے نمائندہ اور واحد جماعت پران کٹر کافر مرزائیوں کو ترجیح دی بڑا غضب ہوا تعجب نہیں کہ سید غلام بھیک اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو بھی باطنی طور پر مرزائی ہوگئے ہوں جس طرح کہ مولوی محمد علی کا مریڈ اور سید رضا علی قتل مرتد کے خلاف زبان کھولکر مرزائی بن گئے اسی طرح سید غلام بھیک اور ڈاکٹر کچلو بھی مرزائی ہوگئے اور کافر ہوگئے ان کی بیویوں کو طلاق ہوگئی اور ان کے کافر ہونے میں جسکو شک ہو وہ کافر اور ان شک کرنیوالوں کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر اور وہ جس شہر میں کبھی گئے ہوں وہ شہر بھی کافر اور جس جس شہر کا ان لوگوں نے نام سنا ہو اس شہر کے رہنے والے بھی سب کافر خدا کرے جلدی ہندوستان میں امیر کابل تشریف لے آدیں تو ان کو تھوتھے تیروں سے اڑوا دیا جائے گا اور ہم بھی تجویز پاس کرتے ہیں کہ اللہ کرے جس گاڑی میں یہ سفر کریں اس گاڑی کے پہیہ کو بخار آجائے اور جس سڑک پر یہ گذریں وہ کافر اور مشرک ہوکر مرے اور اسے کلمہ نصیب نہ ہو اور اس سڑک سے تمام

مسلمانوں کو گذرنا حرام ہی

جس نل اور جس کنوئیں کا یہ دونوں پانی پئیں اس کا پانی پینے والا کافر جس جگہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا جلسہ ہوا وہ جگہ جہنمی اور اس کے جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ کافر اور شک کرنیوالے جس ملک میں رہتے ہوں وہ سب کافر ان لوگوں کے ساتھ جب تک ایسا سلوک نہیں کیا جائیگا اس وقت تک یہ لوگ ٹھیک نہ ہوں گے۔ بھلا دیکھو تو جمیعت علماء اور علماء دیوبند جن کی شان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

علمائہم شر من تحت ادیم السماء (اس وقت آسمان کے نیچے علماء سے بدتر کوئی مخلوق نہ ہوگی) ارے توبہ غلطی ہوئی علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل۔ انکی شان میں یہ گستاخی! کہ مردود ملعون مرزائیوں کو مسلمان سمجھکر کانفرنس میں بلالیا اور ہم ابوجہل توبہ توبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو نہیں بلایا۔
(معاف کرنا دو ایک جگہ قلم سے لغزش ہوگئی ہے یہ میرا قصور نہیں انگریزی قلم کا قصور ہے)
مگر ہاں مولانا ذرا بتانا آپ کو مسلمان ہونیکا سرٹیفکیٹ کونسی یونیورسٹی سے ملا ہے اور ان مرزائیوں کے کافر ہونیکا ٹیلیگرام کونسی جامعہ ملیہ سے آیا ہے۔ آپ بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مرزائی بھی کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں وقرآن شریف کو بھی مانتے ہیں آپ بھی حدیث شریف کو وہ بھی مانتے ہیں ملائکہ پر آپ کا بھی ایمان ہے یہ بھی قبلہ کی طرف منہ کرکے سجدہ کرتے ہیں آپ بھی جو کچھ نماز میں آپ پڑھتے ہیں مرزائی بھی وہی پڑھتے ہیں۔ پھر فرق کیا ہے جسکی وجہ سے وہ کافر اور آپ مسلمان ہوگئے او ہو مسئلہ خاتم النبیین شاید کفر کا باعث ہے مگر مولانا پیغام صلح تو آپ کا ساتھی ہے جو آپ خاتم النبین کے معنی کرتے ہیں وہی وہ بھی کرتے ہیں پھر اس بیچارے کو کیوں کافر کہتے ہو معاف کرو جانیدو کفر کی تلوار میان میں کرلو اس غریب کو بھی اپنی طرح جینے دو ثواب ہوگا۔ مگر ہاں یہ قادیانی بیشک کافر ہیں اور کٹے کافر ہیں یہ خاتم النبین کے معنوں میں آپ سے متفق نہیں ان کو مت بخشنا اور کردیجئے ان کے دو ٹکڑے مگر ٹھیرنا ٹھیرنا مکرمنا محترمنا

جلدی نکالو تلوار

مولانا مولوی قاسم نانوتوی کو جانتے ہو؟۔ ہاں کیوں نہیں خوب اچھی طرح جانتا ہوں یہی تو مدرسہ دیوبند کے بانی تھے انہیں کے شاگرد دہلی لاہور۔ کانپور۔ سہارنپور۔ میرٹھ بمبئی بلکہ تمام ہندوستان میں علم حدیث وقرآن کو پھیلا رہے ہیں۔ ہم ان کی جوتیوں کی بھی عزت کرتے ہیں کیونکہ یہ علمی چرچا اور شریعت اسلامی کی رونق انہی کی بدولت ہے اور مبالغہ نہیں تمام ہندوستان میں کوئی مدرسہ بھی ایسا نہیں ملیگا جو دیوبندیوں کے شاگرد کا شاگرد نہ ہو سبحان اللہ سبحان اللہ بڑے بزرگ شخص تھے مگر مولانا . یہ مرزائی تو نہ تھے ارے میاں توبہ کرو وہ تو پکے مسلمان نہیں نہیں بلکہ ولی اللہ عالم باعمل تھے جو بدبخت ان کو کافر کہے اس کی سات پشت کافر ذرا دیکھنا یہ کیا کتاب ہے؟ تحذیر الناس ہے یہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی تصنیف لطیف ہے اس کا صفحہ ۳ کھول کر یہ عبارت پڑھو۔ عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں

مگر اہل فہم پر روشن ہے تاقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے پھر صفحہ تین پر لکھا ہے۔ بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ پھر صفحہ چار پر لکھا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض پھر صفحہ ۱۶ پر لکھا ہے بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے پھر صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔ بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا اسی میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ دیکھا جناب یہ کیا لکھا ہے اس کا لکھنے والا کون ہے؟ اسے اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے تو ختم نبوت کی جڑ کاٹ دی خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ کی وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی اور صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانہ میں بھی بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں۔ بیشک مولوی محمد قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت ہے۔ اور منکرین ختم نبوت کے حق میں مولوی رشید احمد مولوی خلیل احمد وغیرہ ہم نے کفر کے فتوے دیے۔

مستند فتوی

قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین ور ایک حدیث میں جسکو بخاری اور مسلم شریف نے روایت کیا ہے کہ ختم بی الرسل ختم کی گئی مجھ ساتھ میرے رسول یعنی میرے بعد کوئی رسول نہیں ہو سکتا۔ دوسری مسلم شریف کی حدیث ہے وختم بی النبیین کہ ختم کئے گئے ساتھ میرے انبیاء اور ایک روایت میں آیا ہے۔ انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی کہ میں پچھلا ہوں اور پچھلا وہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو پس ایسا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی۔ (رشید احمد ۱۳۰۱) المخلص العبد الراجی الی اللہ عدمہ) خلیل احمد مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔ خلیل الرحمن خلف مولانا محدث سہارنپوری صحیح الجواب صدیق احمد عفا اللہ عنہ الجواب الصحیح عنایت علی عفا اللہ عنہم ثابت عفی عنہ الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد رحیم الہی عفی عنہ الجواب الصحیح بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دیوبند یعنی خاتم المحدثین شیخ الہند مولانا محمود الحسن الجواب الصحیح عزیز الرحمن مفتی

مدرسہ دیوبند۔ الجواب الصحیح۔ (توکل علی العزیز الرحمٰن) الجواب الصحیح (محمد منفعت علی ۱۳۱۵)
مدرس مدرسہ عربی دیوبند۔ المشتہر محمد عبد الغنی رامپوری ۱۸ ماہ صفر المظفر ۱۳۲۹ھ۔

شاباش مولانا

ان کو آپ نے کافر کر دیا غضب کیا یہ تو آپ کے اور تمام ہندوستان کے استاد تھے مگر ان کو کافر کہنے والے کون ہیں مولوی رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ الہند مولانا مولوی محمود الحسن رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ یہ بڑے پایہ کے بزرگ ہیں صاحب کشف و کرامات تھے تمام بڑے بڑے جید مولوی ان کے مرید ہیں ان کا بہت بلند پایہ ہے اور یہ بزرگ ہرگز وہابی نہیں۔ یہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کو کافر کہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے کیا ارشاد ہے علماء دین کا اس شخص کے بارہ میں جو یہ کہے کہ جناب باری تعالیٰ عز اسمہ کو زمان اور مکان اور ترکیب عقل سے پاک کہنا اور اس کا دیدار بے جہت و بے محاذات حق جاننا بدعت ہے اور یہ قول کیسا ہے۔ بینوا توجروا (دیکھئے یہ وہی قول ہے جو مولوی اسمعیل دہلوی کا ہے مگر فتویٰ حاصل کرنیوالوں نے مولوی اسمٰعیل کی بجائے ایک شخص لکھا اس لئے نہیں جس گر مجوشی سے فتویٰ ملا دہ ملاحظہ فرمائیے)

الجواب یہ شخص عقائد اہل سنت والجماعت سے جاہل اور بے بہرہ ہے اور یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے کفر ہے نعوذ باللہ منہ حضرات سلف صالحین اور ائمہ دین کا یہی مذہب ہے اور یہی احادیث صحیحہ و کلام اللہ شریف کی آیات صریحہ سے ثابت ہے اور دیدار اس کا بہشت میں مسلمانوں کو نصیب ہوگا چنانچہ کتاب عقائد اسلام سے مشحون ہیں فقط واللہ تعالیٰ علم بندہ رشید احمد گنگوہی (رشید احمد ۱۳۰۳ھ) الجواب الصحیح مشرف علی عفی عنہ محمود حسن۔ عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند۔ غلام رسول عفی عنہ۔ بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دیوبند مولوی ثناء اللہ وغیرہ۔ اب دیکھئے ان گنگوہی تھانوی دیوبندی امرتسری وغیرہ ہم کے نزدیک مولوی محمد اسمٰعیل کافر و ملحد زندیق بیدین ہیں اور فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۵۷ جلد ۳ سطر ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ چلو چھٹی ہوئی اپنے قول سے آپ کافر ہو گئے غرضیکہ ایک مولوی اور ایک گروہ بھی ایسا نہیں کہ جو کفر کے فتووں سے بچا ہوا ہو پھر کیا ثبوت ہے آپ کے مسلمان ہونے کا اور کیا ثبوت ہے مرزائیوں کے کافر ہونیکا رہا یہ کہ جو ان کا عقیدہ ہے وہ دوسرے علماء کا بھی ہے سو

نہ تنہا من دریں میخانہ ہستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

مثلاً خاتم النبیین کا عقیدہ جس طرح مرزائیوں کا ہے ویسا ہی مولوی محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ بھی آپ کو دکھا چکے اور ان پر آپ نے کفر کا فتوی بھی دیدیا مگر آپ اپنا فتوی تازہ بتازہ بتاتے کہ اسلام اور مرزائیت ہرگز جمع نہیں ہوسکتی اور اس وجہ سے علماء حقانی کے ذمہ اس اجتماع پر انکار شدید کرنا فرض ہے اور جماعت دیوبند اس فرض کو ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے مخاطب مسلمان ہیں نہ وہ لوگ جو ختم نبوت کے منکر اور ایک نئی نبوت کے پیرو ہیں کیونکہ جس جماعت کا اختلاف مسلمانوں سے نبوت میں ہے وہ کسی طرح مسلمان نہیں تمام علماء اہل حق مرزائیوں کے کافر اور مرتد ہونے میں متفق ہیں اس میں دیوبند کی خصوصیت نہیں مطبوعہ فتوی ہر گروہ ہر جماعت کے موجود ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ محمد خاتم النبیین اور لا نبی بعدی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ جزو ایمان ہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن مہتمم مدرسہ قاسم العلوم دیوبند منقول اخبار الجمعیت ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء یہی مولانا محمد قاسم جن کے نام کے ساتھ مدرسہ دیوبند منسوب ہے یہی مولانا محمد قاسم جو اس مدرسہ کے بانی ہیں وہی مولانا جنکی جوتیوں کے صدقہ میں آپ کی روٹیاں چل رہی ہیں اور آپ جیسے لاکھوں کی وہی مولانا قاسم جنہوں نے ہندوستان بھر میں علم حدیث و قرآن تقسیم کیا وہی مولانا قاسم جن کے نام کی خصوصیت رسالہ قاسم العلوم کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی کمتی اللہ آپ نے باوجود رسالہ قاسم العلوم کا ڈکلریشن منظور ہوجانے کے القاسم رسالہ کا نام رکھا گیا فرمائیے آپ کے پیر و مرشد استاد مولانا قاسم بھی کافر تھے یا نہیں اگر تھے تو اعلان کرو اگر وہ کافر نہیں تھے تو وجہ بیان کرو کہ ایک ہی عقیدہ کے جب دو آدمی ہیں تو پھر کیوں ایک کافر ہے اور ایک نہیں ہے اور نہ مولانا محمد قاسم کے ساتھ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر فتوی لگائیے

پھر حسن بصری ابن جریر بر تفسیر عربی الدار المنثور کے مصنف اور تفسیر فتح البیان کے مصنف نے ابن مردویہ حاکم اور بیہقی نے ابن عباس کے عقائد میں درج کیا ہے تفسیر ابن کثیر نے ابو ہریرہ کا بھی عقیدہ درج کیا ہے پھر مولوی محمد طاہر مجمع البحار الانوار حضرت عائشہ کا ایک قول درج کرتے ہیں اسی طرح اسی طرح حضرت امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر درمنثور میں ایسا ہی لکھتے ہیں پھر باب

علامات النبوت الجزء السادس فتح الباری تفسیر صحیح بخاری میں پھر حضرت معین الدین اجمیری اپنے دیوان میں پھر مولانا روم اپنی مثنوی میں پھر تفسیر بیضاوی خاتم النبیین کی تفسیر میں پھر تفسیر کشاف والا پھر ابو البقا اپنی کلیات میں پھر جمع البیان میں پھر امام شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر کی دوسری جلد میں پھر مولوی عبدالحی صاحب بحر العلوم نے دافع الوسواس میں صاف لکھا ہے کہ مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں غرضیکہ کس کس کا نام لکھا جائے آپ ان مرزائیوں کی کتاب محقق منگوا کر دیکھئے جس میں اسپر مفصل بحث ہے اور بزرگوں کے اقوال درج کر کے کتاب کے صفحہ تک کا حوالہ درج کر دیا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں کہ اس کے مخالف اقوال بھی دوسری کتاب میں موجود ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ ابتدائے اسلام سے متنازعہ فیہ چلا آتا ہے اگر آپ کفر کے فتووں کے اسقدر مشتاق ہیں تو ان تمام بزرگوں پر کفر کا فتویٰ لگا لیجئے آپ چند کتب مسئلہ حیض و نفاس کو پڑھ کر کافر گر نہیں بن سکتے۔ ہمیں اس بات کا بھی اقرار ہے کہ جس طرح مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگا اسی طرح آپ پر بھی لگا اور نہ صرف آپ پر بلکہ اس وقت ایک بھی مسلمانوں کا ایسا فرقہ نہیں جس پر کفر کا فتویٰ نہ لگا ہو حتیٰ کہ خلفائے راشدین اور

ازواج مطہرات کو گالیاں

دینے والے اور کافر مطلق اور منافق سمجھنا تو ام سمجھنے والے آپ کے مسلمان بھائی شیعہ اب بھی موجود ہیں جنکی شرکت پر آپ نے آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں کوئی اعتراض نہیں کیا باوجودیکہ تمام مسلمانوں کا کفر کا فتویٰ ان کی نسبت موجود ہے۔ نہ صرف ان کے اوپر کفر کا فتویٰ لگا۔ بلکہ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ کو تمہارے کافر گر بھائیوں نے جاہل۔ بدعتی۔ زندیق۔ کافر ملحد کا فتویٰ دیا اور قید خانہ میں قید کر کے آپ سے اینٹیں شمار کرانے کا کام لیا آخر کو جیل خانہ میں ان کو زہر دے کر مار دیا گیا دیکھو محاسن امام اعظم اور سیرت نعمان وغیرہ حضرت ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے بھائیوں نے آخر من الابلیس کہا رافضی نام رکھا یمن سے بغداد تک بیعزتی کے ساتھ قید کر کے لے گئے راستہ میں ان کو گالیاں دیتے جاتے تھے دیکھو ابن خلکان حضرت ابو عبداللہ امام مالک ابن انس رضی اللہ عنہ پر تمہارے کافر گر بدبخت مولوی بھائیوں نے اسقدر ظلم کیا کہ پچیس برس تک جمعہ و جماعت کے واسطے باہر نہ نکل سکے پھر ذلت کے ساتھ قید کئے گئے اور ایسی بے رحمی کے ساتھ ان کی مشکیں باندھی گئیں کہ بازوؤں سے ہاتھ اکھڑ گئے اونٹ پر کھڑا کر کے پھرایا گیا اور صرف ایک مسئلہ کے اختلاف پر ستر کوڑے مارے دیکھو تاریخ ابن خلدون

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ ۲۸ ماہ قید میں رہے بھاری زنجیروں میں جکڑے گئے توہین کرنے کے لئے تمہارے کافر گر مولوی مجلسوں میں بلواتے اور لوگوں کو بھڑکاتے اور ان کے منہہ پر طمانچہ لگواتے اور منہہ پر تھکواتے ہر شام کو جیلخانہ سے نکال کر کوڑے لگواتے دیکھو تذکرۃ الاولیا صفحہ ۱۲۰۹ صحیح الکتب بعد کتاب اللہ الباری صحیح بخاری کے مؤلف حضرت امام محمدؐا اسمعیل بخاری رحمتہ علیہ اپنے وطن سے نکالے گئے جب ثمرقند پہنچے تو ثمرقند میں بھی تمہارے اکفر المکفرین مولوی موجود تھے اس لئے وہ بھی راضی نہ ہوئے کہ حضرت امام بخاری ثمرقند میں رہیں توآپ نے فجر کی نماز میں دعا کی کہ خداوند دنیا مجھپر تنگ ہوگئی ہے تواب مجکو اپنی طرف بلالے پس انہوں نے اسی ماہ میں انتقال کیا دیکھو سوانح عمری امام بخاری حضرت قطب الاقطاب بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے مولوی بھائیوں نے شہر بسطام سے سات مرتبہ نکالا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ علیہ جنکو آج کل سلطان العارفین کا خطاب تم نے دے رکھا ہے آپ کی زندگی میں تمہارے بھائیوں نے کفر کا فتویٰ دیا۔ دیکھو تذکرۃ الاولیاء۔

شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی پیران پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کو فقہائے وقت نے کافر کہا اور تمہارے امام ابن جوزی (جن کے نام کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ بھی لکھتے ہو) نے ایک کتاب لکھکر اس میں نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا اور جسطرح آپ کے مولوی مرتضیٰ حسین دیوبندی نے زمیندار ۱۱ر جولائی صفحہ ۸ کالم اوّل میں مرزائیوں کی نسبت لکھا ہے کہ مرزائیوں کا کفر آریوں اور عیسائیوں سے بھی بدتر ہے اسی طرح ابن جوزی نے شیخ اکبر کی نسبت اپنی کتاب میں لکھا کہ ان کا کفر یہود ونصاریٰ سے بھی زیادہ ہے اسپر بھی ان کے دل کو ٹھنڈک نہیں ہوئی تو ان کے کفر میں شک کرنے والے کو اور ان کے کفر میں شک کرنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر دیکھو تاریخ فرشتہ۔ حضرت مولانا مولوی جلال الدین رومی کو جنکی مثنوی شریف کو تم لوگ بڑے جھوم جھوم کے وعظوں میں پڑھا کرتے ہو) کافر کہا مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کو کافر کہا گیا حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کو کافر کہا اور آخر قتل کئے گئے۔ دیکھو ظہیر الاصفیا صفحہ ۳ جن کو آپ حجتہ الاسلام مولانا ابو حامد امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہو کافر کہا گیا اور ان کی کتابوں کو جلا دینا ثواب سمجھا گیا دیکھو تلبیس ابلیس۔

سلطان دنیائے دین سیمرغ قاف یقین گنج عالم خلوت گنجینہ سرائے دولت اقلیم ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ کو آج کل مذکورہ بالا خطاب دے گئے ہیں مگر اس زمانہ کے تمہارے بھائی

مولویوں نے اس قدر مارا کہ سر توڑ دیا اور گردن میں رسی ڈال کر کھینچا دیکھو ظہیر الاصفیا صفحہ ١٠١۔
بصر پیشوائے اہل ملامت شمع جمع قیامت برہان موہبت و تجریہ سلطان معرفت و توحید محبت
الفخر فخری حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے بھائی کافر مولویوں نے زندیق
کہا دیکھو تذکرۃ الاولیا صفحہ ۱۱۳۔ ۱۱۵۔ تاج دین و دیانت شمع زہد و بداہت شیخ بادشاہ حاجب
درگاہ قدرما قطب حرکت دوری امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف تمہارے بھائی مولویوں
نے خلیفہ وقت کو بھڑکا دیا خلیفہ نے حکم دیا کہ دار کھڑی کرکے ان کو دار پر رکھدیں دیکھو
تذکرۃ الاولیا صفحہ ۱۸۰۔ قطب دین و دولت شیخ جمال جمع وسنت زین مطہر فلک بجای سوز
متمکن لبساط قدسی محمد بن اسلم طوسی رحمتہ علیہ کو قید کیا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیا صفحہ ۲۲۰۔
سیاں صحرائے طریقت غواص دریائے حقیقت شرف اکابر مشرف خواطر مہدی راہ رہبری
حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ کو کافر کہا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیا صفحہ ۲۳۳۔
شہباز کونین ہر قسیم وصال محرم حریم جلال مقتدائے صدر طریقت رہنمائے حقیقت
ملف اسرار تیخی قطب وقت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کا تمہارے ظالم بھائیوں نے
پہلو توڑ ڈالا اور اسی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی دیکھو تذکرۃ الاولیا صفحہ ۲۵۹۔ چشمہ روضہ
رضا نقطہ کعبہ رجا ناطق حقایق واعظ خلایق واستاد یحیی معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ کے ظالم مولویوں
نے سر میں پتھر مار کر مار دیا دیکھو تذکرۃ الاولیا معتکف حضرت دایم محبت ولایت لایخافون
لومتہ لایم آفتاب نہانی درظلمت آب زندگانی۔ شہباز کونین قطب وقت یوسف بن الحسین
رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے بھائیوں ظالم مولویوں نے زندیق ملحد اور لوطی کہا دیکھو تذکرۃ الاولیا
صفحہ ۳۰۲۔ شیخ الاطلاق قطب باتحقاق وثقہ اسرار مرقع انوار سبقت بار ستادی سلطان
طریقت دار شادی حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو بارہا آپ جیسے حاسدوں نے
کافر و زندقہ ہونے کی گواہی دی تذکرۃ الاولیا صفحہ ۳۰۲۔
بختہ جہان قدس سوختہ مقام انس قدوۃ طارم طریقت غرقہ قلزم حقیقت مغرم عام ازلی
قطب وقت ابوسعید خراز رحمتہ اللہ علیہ کو علمائے ظاہر نے کافر کہا تذکرۃ الاولیا باب ۵۰
مجذوب وحدت مسلوب عزت قبلہ نور نقطہ اسرار کشتہ ود ودی لطیف عالم ابوالحسن
النوری رحمتہ اللہ علیہ کو اور ان کے ہمعصر بزرگوں کی نسبت تمہارے جیسے دشمنان اولیا
نے خلیفہ سے کہا کہ یہ لوگ زندیق ہیں اگر یہ کار خیر امیر المومنین کے ہاتھ سے ہو تو ثواب
عظیم ہو بادشاہ نے ان سب کو حاضر ہونیکا حکم دیا جن میں حضرت ابوحمزہ رحمتہ اللہ

علیہ حضرت نظام رحمتہ اللہ علیہ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ بھی شامل تھے ان کے علاوہ اور بھی بزرگ تھے جب بادشاہ کے پاس گئے تو بادشاہ نے ان کے قتل کا حکم دیدیا تذکرۃ الاولیا باب ۴۹۔ قطب عالم ربانی معدن حکمت روحانی ساکن کعبہ سبحانی گوہر بحر ولا امام المشائخ ابن عطا رحمتہ اللہ علیہ کے نو بیٹوں کو ان کے سامنے آپ جیسے شقی القلب مولویوں کے فتوے سے قتل کیا گیا اور آپ کو زندقہ کہا گیا۔ آپ کے اس قدر جوتے لگوائے گئے کہ آپ بے ہوش ہو گئے العظمۃ للہ تذکرۃ الاولیا باب ۵۰ پروانہ شمع جمال آشفتہ صبح وصال ساکن مضطرب محبوب الحق حضرت شمعون محب رحمتہ اللہ علیہ کو بہت تکلیفیں دی گئیں اور بادشاہ کو اس قدر بھڑکایا کہ اسنے آپ کے قتل کے واسطے جلاد کو طلب کر لیا تذکرۃ الاولیاء باب ۵۴۔ متمکن کرامات وحقایق ومتعین اشارات ودقایق مرغ زعشق عقل حضرت ابو عبد اللہ محمد بن فضل رحمتہ اللہ علیہ کو بلخ کے مولویوں نے بہت ایذائیں پہنچائیں اور زبان طعن دراز کی تذکرۃ الاولیاء باب ۵۶۔ صادق کار دیدہ مخلص بارکشیدہ موحد یکرنگ حضرت ابوالحسن بوشنگی رحمتہ اللہ علیہ کو زندیق کہا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء باب ۵۷۔

قتیل اللہ سبیل اللہ شیر بیشہ تحقیق شجاع صف صدیق غرقہ دریائے امواج حضرت حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ کو پچاس شہروں سے تم جیسے مولویوں نے نکلوا دیا آخر تم جیسے یہودی مولویوں نے حضرت مسیح کی طرح ان کو بھی صلیب پر چڑھا دیا تذکرۃ الاولیاء باب ۷۲۔

معظم سند عنایت موحد مقصد ولایت بحر رمز دقایق خضر کنز دقائق درلباس صفت قابض قطب جہاں حضرت ابو بکر واسطی رحمتہ اللہ علیہ جو مشائخ عہد میں سب سے کامل تھے شہر سے نکالے گئے دیکھو تذکرۃ الاولیاء باب ۷۱۔ حضرت سرمد رحمتہ اللہ علیہ دہلوی کا اسی دہلی میں جامع مسجد شاہی کے سامنے تم مولویوں کے فتوی سے سر کاٹا گیا مگر آج انہیں کا مزار مبارک زیارت گاہ خلایق ہے دیکھو سوانح عمری حضرت شہید سرمد مصنفہ ابو الکلام آزاد۔

وصف جمال بدر قدہ راہ کمال پیک راہ مرد مرتبہ رضا آفتاب فقرا مطلع شیخ برحق حضرت ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا تذکرۃ الاولیاء باب ۷۴ حضرت عبد اللہ الشافعی رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر بلخ تک لے گئے اور بلخ کے تمام لوگوں نے آپ پر پتھر برسانے کے لئے جمع کر رکھے تھے تذکرۃ الاولیاء باب ۱۰۱۔ بحر اندوہ راسخ طراز

کوہ آفتاب الٰہی آسمان ناستناہی اجو بہ ربانی قطب ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کو زندیق اور کذاب کہا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء باب۷۲ اور ان کے بیٹے کا سر کاٹا گیا۔

غرق بحر دولت برق ابر عزت برتر از عالم حسن وعقلی شیخ عالم حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو تم جیسے معرفت سے دور جاہل مولویوں کے ہاتھ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی ہمیشہ خلق اور قبول زحمت عوام میں رہتے تھے دس مرتبہ آپ کو زنجیروں میں جکڑ اگیا پاگل خانہ میں لے جاکر مدت تک قید رکھا اور کہتے تھے کہ شبلی دیوانہ ہے ایک بار آپ کا پاؤں پتھر سے زخمی کر دیا تذکرۃ الاولیاء باب ۸۰۔ سلطان اہل تصوف برہان بے تکلف امام زمانہ ہمام یگانہ خلیل ملکوت روحانی قطب وقت حضرت ابراہیم شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کو ۲۰۰ بید مار کے گئے اور قید خانہ میں بھیجدیا مدت تک اس میں رہے ہے تذکرۃ الاولیاء باب ۹۳۔

قبلہ امانت کعبہ دیانت مجتہد طریقت منفرد آفتاب متواری شیخ ابوالعباس الباری رضی اللہ عنہ کو مولویوں نے مذہب جبریہ کی طرف منسوب کر دیا اور اس کے سبب سے آپ نے بہت تکلیف اٹھائی تذکرۃ الاولیاء باب ۹۶۔

ان بزرگوں کے نام کے ساتھ جس قدر یہ القاب لکھے ہیں یہ ایجاد بندہ نہیں بلکہ شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ مصنف تذکرۃ الاولیاء نے اسی طرح اور ان ہی القابوں کے ساتھ ادب سے ان کا نام نامی اسم گرامی لکھا ہے اسی طرح ہر بزرگ کے ذکر کے ساتھ صفحہ تک کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ یہ چودھویں صدی کے مولوی آپ کو بہکا نہ دیں کتاب بارہ سو برس کی پرانی ہے بازاروں میں اصل فارسی اور ترجمہ اردو کتب فروشوں کے ہاں عام طور پر فروخت ہوتی ہے۔ غرضیکہ کہاں تک اس کفر بازی کا ذکر کروں ابتدائے دنیا سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی جسطرح شیطان نے مخالفت کی اسی طرح ہر زمانہ میں شیطان صفت اور آدم صفت لوگ پیدا ہوتے رہے اور یہ لوگ اسی طرح ان کی مخالفت میں رہے چنانچہ قرآن شریف اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون اے حسرت ہے ان بندوں پر کہ کوئی رسول ایسا نہیں گذرا کہ جسکی مخالفت نہ کی گئی ہو جسطرح ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی ان شیطان اور ملعونوں نے مخالفت کی۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں اور خلیفوں اور درویشوں کی مخالفت یہ لوگ کرتے رہے تمام بزرگوں کے حالات سے کتابیں بھری پڑی ہیں ذرا وسیع النظری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے اس پر غائر نگاہ سے توجہ کرو گے تو تمہیں معلوم

ہوگا کہ ہر زمانہ تاریخ کو دہراتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں آدم و ابلیس پیدا ہوتے ہیں جسطرح جنوری فروری - مارچ - اپریل ہر سال آتے ہیں اور جسطرح پیر منگل - بدھ جمعرات ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اسی طرح آدم و ابلیس پیدا ہوتے ہیں - پیر منگل کا ہمیشہ نام وہی رہتا ہے مگر آدم و ابلیس کا نام ہمیشہ بدلتا رہتا ہے جس طرح ۱۹۱۵ء والا پیر منگل ۱۹۲۰ء میں نہیں آسکتا یا دیکھو ۱۹۲۵ء میں ۱۹۱۶ء والا نہیں مگر نام وہی پیر منگل ہے اسی طرح ہر صدی کا آدم و ابلیس کا نام الگ ہوتا ہے مگر واقعات وہی ہوتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے فرما چکے ہیں۔

لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ

اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت پر بھی وہی زمانہ آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا اور وہ ایسے مطابق ہوجائیں گے - ان یہود سے کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے اعلانیہ صحبت کی ہو تو میری امت میں بھی ایسے پیدا ہو جائیں گے اور بنی اسرائیل تو بہتر فرقے ہو گئے تھے مگر میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی گویا یہود سے بڑھ جائیں گے اس مضمون میں گنجائش نہیں ورنہ میں بہت زیادہ تفصیل سے لکھتا جن سعید روحوں کو ان یہودی صفت مولویوں کے پھندے سے نجات حاصل کرنا ہو وہ کتاب موسومہ "در بہشتی ہو یا دوزخی" عہ میں عقب شریا بلیماران دہلی سے منگوا کر دیکھیں اس میں نہایت شرح و بسط سے اسپر بحث ہے اور مسلمانوں میں کے ۳۸۱ فرقوں کے حالات بھی اس میں درج ہیں اور جنتی فرقہ کا حال بھی درج کیا ہے جو شخص اسکی تردید کریگا اس کے واسطے دس ہزار روپیہ کا انعام بھی مقرر ہے - پس میں سفارش کرتا ہوں کہ کتاب کی قیمت عہ روپیہ ہے آپ ضرور منگوا لیجئے اور اپنے ایمان کی فکر کیجئے ان فرقہ ضالہ مولویوں کا ہمیشہ سے یہی کام ہے اسی واسطے یہ قعر مذلت میں پڑے ہوئے خیرات کی روٹیوں پر لڑتے رہتے ہیں پس آپ بتائیے کہ کونسا مسئلہ ہے جو مرزائیوں نے نیا نکالا اور تمہاری کتابوں میں وہ پہلے سے متنازعہ فیہ نہیں اور وہ کونسا بزرگ ہے جسپر کفر کا فتوی نہیں لگا مولانا سلیمان ندوی ۱۸ اگست ۱۹۲۵ء کے زمیندار میں تحریر فرماتے ہیں - کہ

۹۶ رسالہ علماء ندوہ کی تکفیر

پر شائع ہوئے تو بعد دوسروں کی کیا قطار شمار ہے جب صرف ایک گروہ پر ۹۰ رسالہ تکفیر کے لکھے گئے - تو بقیہ کی کیا حالت ہوگی

جب یہ حالت ہے تو اب آپ اس مسئلہ کو صاف کیجئے کہ صرف آپ کو اپنی مسلمانی نظر آتی ہے اور کون کونسی مرزائی کی مسلمانی آپ نے دیکھی جس سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ مرزائی مسلمان نہیں - اے قرآن وحدیث سے ناواقف مولانا قرآن شریف تو فرماتا ہے - ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا جو کہ تم پر سلام علیکم کہے نہ کہو تم کہ مومن نہیں - پھر ائمہ کا احناف کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ - لا نکفر احداً من اہل القبلۃ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے کیا آپ کو بھی حنفی ہونے کا دعویٰ ہے اور آپ کو یہ ائمہ احناف کا فیصلہ معلوم نہیں پھر حضرت ثابت بن ضحاک کی یہ روایت آپ نے بخاری شریف میں نہیں پڑھی لعن اللہ مومن کقتلہ ومن رمی مومنا بکفر فہو کقتلہ کہ مسلمانوں کو لعنت کرنا اس کے قتل کی برابر ہے اور جسنے

ایک مسلمان پر کفر کی تہمت

کی تو وہ اس کے قتل برابر ہے پھر خارجیوں کا فرقہ سلف صالحین کے زمانہ میں ہی پیدا ہو گیا تھا خارجی کون ہیں حضرت علی کو برا کہنے والے مگر حضرت علی سے خارجیوں کے متعلق کسی نے دریافت کیا کہ کیا خارجی کافر ہیں ؟ - حضرت علی نے اپنے دشمنوں کے متعلق فرمایا " یہ تو کفر سے اپنے خیال کے مطابق بھاگے ہیں - پھر متاخرین کے اقوال بھی اس کی تائید میں ہیں صاحب کتاب الروضہ نے جیسا کہ فتح الباری میں ہے اہل سنت میں اکثر اہل اصول کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کو شہادتین کے تلفظ اور ارکان اسلام کی بجا آوری کے باعث کافر نہیں کہہ سکتے پھر امام الحرمین سے کسی نے فتویٰ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کسی کافر کو مسلمانوں میں داخل کرنا اور کسی مسلمان کو اسلام سے خارج کرنا بڑی بات ہے، امام ابو بکر باقلانی نے بھی خوارج کو کافر کہنے میں تامل کیا ہے امام خطابی کہتے ہیں کہ تمام

علمائے اسلام کا اس پر اتفاق ہے

کہ خوارج اپنی گمراہی کے باوجود مسلمانوں ہی کے فرقہ میں سے ایک فرقہ ہے اور ان سے رشتہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور وہ جب تک اصول اسلام کو جانتے ہیں ان کی تکفیر نہیں کی جائیگی حضرت امام غزالی رح التفرقہ بین الاسلام والزندقہ میں تحریر فرماتے ہیں جبتک ممکن ہو اور راہ پیدا ہو سکے تکفیر سے احتراز کرنا چاہئیے کیونکہ نماز اور توحید کا اقرار کرنے والوں کے خون کو مباح سمجھنا غلطی ہے اور ایک ہزار کافروں کے زندہ چھوڑنے میں غلطی کر جانا ایک مسلمان

سے خون بہاتے ہیں غلطی کرنے سے بدرجہا بہتر ہے:۔ پھر اس طرح کا اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔

واعلموا انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن اوکان فی کفره خلاف ولوکان ذالک روایة ضعیفة وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل الی مایمنعه

جاننا چاہیے کہ کسی ایسے مسلمان پر کفر کا فتوی نہ دیا جائے جس کے کلام کے کوئی بہتر معنی بھی ہوں اور جس کے کفر کے بارہ میں اختلاف رائے ہو اگرچہ وہ فتوی ضعیف ہی روایت سے کیوں نہ ہو

جب کسی مسئلہ کے متعلق ایسے وجوہ نکل سکتے ہوں جن سے کفر واجب ہوتا ہے اور صرف ایک وجہ ایسی ہے جو کفر کو مانع ہو تو مفتی پر اسی مانع کفر کی وجہ کی طرف مایل ہونا واجب ہے اس عام فتوی سے یہ ظاہر ہوا کہ کسی مسلمان کے کلام سے اگر بعض ایسے معنی نکلتے ہوں جو کفر کو مستلزم ہوں لیکن اس کے ایسے معنی بھی نکل سکتے ہوں جس سے کفر لازم نہیں آتا تو اس کے کلام کو اسی مانع کفر معنی پر محمول کرنا چاہیے خصوصاً جب یہ معلوم ہے کہ مشکوک کلمات کے بعد بھی وہ نماز پڑھتا ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت رکھتا ہے اسلام کی خدمت انجام دیتا ہے تو اس فرقہ کے فتووں کی شرارت اور بھی واضح اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ جواب بھی کتب فتوی میں مذکور ہے۔

حضرت امام محمدؒ کی روایت

حضرت امام محمدؒ جو فقہ حنفی کی اصل بنیاد ہیں اپنی کتاب آثار محمدیہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے اگر کسی نے پوچھا کہ ابا عبد الرحمن یہ لوگ جو ہماری بند چیزیں چرا لیجاتے ہیں اور ہمارے دروازوں کو کھول ڈالتے ہیں کیا وہ کافر ہیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا کہ کہا یہ لوگ جو قرآن کے معنی کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں اور ہمارا خون حلال سمجھتے ہیں (یعنی خوارج) کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اس تعجب سے پوچھا تو پھر کیونکر ہوا۔ ارشاد ہوا کہ نہیں جب تک وہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

یہ تھا ائمہ احناف کا رویہ اور یہ ہے ہمارے حنفی مولویوں کا اخبار زمیندار ۱۶ اگست ۱۹۲۵ء منقول از معارف کیا اب بھی اسلام کا دعوی کیجے آپ مرزائیوں کو کافر کہنے کے لئے تیار ہیں تو میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے پاس مسلمان ہونیکی کیا سند ہے؟ میں آپ کو بھی جانتا ہوں آپکے باپ کو بھی جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا ان میں سے کسی کے پاس مشرف باسلام ہونیکی سند ہو تو ہونگے وہ شاہجہانپور کے قبرستان میں دفن ہو گئی۔

اس لئے ضرورت ہے کہ آپ جامع مسجد میں جاکر مسلمان ہوکر امام جامع مسجد سے سند لائیے پھر آپ مرزائیوں کو کافر کہئے تو وہ بھی مسلمان ہونیکی سند پیش کردیں گے آہ افسوس ہے۔ مولوی جنکو ورثۃ الانبیا ہونیکا دعویٰ ہے کہ ایک شخص مسلمان ہونیکا دعویٰ پیش کرتاہے اہل قبلہ ہے قرآن پڑھتا ہے نماز پڑھتا ہے ہندوستان سے لیکر امریکہ اور انگلینڈ تک میں اشاعت اسلام کررہاہے بلکہ افریقہ کے تپتے ہوئے ریگستان میں اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ کا اعلان کررہاہے مختلف زبانوں میں لاکھوں کتابیں شائع کررہاہے مخالفین اسلام کے خلاف لاکھوں کتابیں اور مناظر تیار کرتاہے لاکھوں روپیہ خرچ کرتاہے مگر پھر بھی کافر ہے اور یہ جو آجتک ایک کافر کو بھی تبلیغ کرکے مسلمان نہ کرسکے ان کے قلم کی ایک ادنیٰ حرکت میں ۲ کروڑ مسلمان کافر ہوگئے لعنت ہے ایسے علم پر سہ

ایں علم تیرہ را بہ پشیز نمے خرم

پھٹکار ہے تمہارے مومن ہونے پر

مجھے بتاؤ کہ تم کافروں کو کون سے کافر نے اسلام کی سند دی ہے جو تم مرزائیوں کو کافر کہہ رہے ہو احنفی اور سنت والجماعت کے اماموں کے احوال جو اوپر لکھے جاچکے ہیں ان کے مقابلہ پر تم چودھویں صدی کے ٹکڑ گداؤں اور مسجد کی روٹیاں کھانے والوں اور محض ایک دعوت پر جھوٹا فتویٰ لکھ دینے والوں کی کب بات مانی جاسکتی ہے اے دشمنان اسلام تمہاری اس کفر بازی پر اسلام شرم کے مارے پانی پانی ہوا جارہاہے۔ او نادان دوستو اگر منہ دیکھی اپنا نام مسلمان رکھکر آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شرکت چاہتے تو تمہارا فرض تھا کہ تم محض اعداد شماری بڑھانیکی خاطر اور تالیف قلوب کی خاطر ان کو شریک کرکے لئی خلق عظیم کا نمونہ پیش کرتے اور اگر تم نے غلطی سے کفر کا فتویٰ مرزائیوں پر لگادیا تھا اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں اس رنج کی وجہ سے مرزائی شرکت نہیں کرتے تو تمہارا فرض تھا کہ ہاتھ جوڑ کر پاؤں پڑکر منت سماجت کرکے عاجزی اور انکساری سے معافی مانگ کر ان کو اپنے ساتھ شریک کرتے ہمارے اور حمال خیر والوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خوشی اور رنج کے موقعہ پر اپنے لوگوں کو جو کسی وقت میں ناراض ہوگئے تھے منا کر لاتے ہیں۔ مگر یہ ایسا موقعہ ہے کہ ہمارا دشمن پوری طیاری کرکے ہر جگہ اور ہر مقام پر ہر ملک پر ہر قوم پر حملہ زن ہے ایسے موقعوں پر چوروں اور کتوں میں بھی صلح کرلی جاتی ہے اور سب ملکر دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔ بدبختو تم نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ان کافر مرزائیوں نے

فتنہ ارتداد میں اپنی جیب سے قریباً دو لاکھ روپیہ اور آٹھ سو مبلغین لے کر حملہ کیا اور اب تک بددل نہیں ہوئے برابر جمے ہوئے کام کر رہے ہیں اور یہ مٹھی بھر جماعت ہے تم جو کروڑوں کی تعداد میں ہو پچہتر ہزار بمشکل روپیہ جمع کر سکے وہ بھی اپنے دوزخ میں بھر لیا یا بے ڈھنگے طریقہ پر اس کو خرچ کر دیا مثلاً بی آر شرما کو چھ ہزار روپیہ تم نے دے دیا چند اشتہارات اس نے ہندوؤں کے خلاف شائع کئے پچاس ساٹھ روپیہ خرچ کر کے تمہیں احمق بنا دیا۔

مرزائیوں کے قابل سے قابل آدمی مفت کام کرنے والے فتنہ ارتداد میں پہنچے مگر تمہارے نالائق آدمی بھی تنخواہ لے کر کام نہ کر سکے اور تھوڑے ہی دن کے بعد بھاگ آئے ذرا اپنے کاموں کی تفصیل تو شائع کرو؟ کہ تم مسلمانوں نے کتنا کام کیا ہندو عیسائیوں کے خلاف کس قدر تم نے تصانیف کیں کس قدر مناظر پیدا کئے۔ ہندوستان میں کیا کیا اور بیرون ہندوستان میں کیا کیا کتنے مشنری تمہارے ہندوستان میں کام کر رہے ہیں اور کس قدر غیر ممالک میں؟ اگر تم اس کا جواب نہ دے سکو تو اپنی مسجد کے حوض میں ڈوب مرو اب جبکہ ہر طرف سے اسلام حضرت امام حسین کی طرح بیکس و مجبور ہو رہا ہے اور دشمنان اسلام یزید کی افواج کی طرح حملہ آور ہے تمہارے جیسے فتنہ پرداز مولویوں کی اسلام کو ضرورت نہیں بلکہ ان کٹر مرزائیوں کے وجود کی ضرورت ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

مذکورہ بالا جو کچھ قرآن و حدیث سے ہم نے استدلال پیش کیا ہے یہ ہمارا نہیں ہے بلکہ آپ کے ہم مشرب اخبار زمیندار کا مولانا سلیمان ندوی کا تحریر کردہ مضمون ہے جو مولانا شبلی مرحوم نے رسالہ معارف سے نقل کیا ہے اور اسی مضمون کو مولانا محمد علی اپنے اخبار ہمدرد میں اس سے دو چار روز پہلے نقل کر چکے ہیں مگر مولانا سلیمان ندوی دیوبندی نہیں۔ اس لئے شاید ان کے استدلال کو آپ تسلیم نہ کریں اس لئے آپ کے پیر و مرشد۔

دیوبندیوں کا فتویٰ

سن لیجئے لاہور ۲۹ جون ۱۹۲۵ء علمائے دیوبند کا نزول اجلال لاہور میں ہوا۔ اور ایک عظیم الشان جلسہ مسلمانوں نے اس موقعہ پر کیا جس کے صدر حضرت شیخ الحدیث مولانا سید انور شاہ صاحب تھے اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی بھی موجود تھے۔ اس جلسے میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے اس میں وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق - اگر کسی مسلمان کے اقوال میں ننانویں فیصدی کفر یقینی ہو اور صرف ایک فیصدی ایمان کا شائبہ موجود ہو تو وہ خارج از اسلام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ہزار نہیں لاکھ نہیں کروڑ اقوال میں سے ننانویں لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانویں اقوال میں کفر کا احتمال ہو تو جب تک قائل کی نیت اور مفہوم سے خاطر خواہ آگاہی نہ ہوا ہے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے "

کافر کہنا ظلم

(منقول از اخبار زمیندار ۳۰ جون ۱۹۲۶ء نقل مطابق اصل) سنا مولانا دیوبندی علماء کا فتویٰ ہے اس کے بالمقابل مرزائیوں کے امام کی بھی سن وہ کیا کہتے ہیں ؎

ہم تو کہتے ہیں مسلمانوں کا دیں — دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں — خاک راہ احمد مختار ہیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے — جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تن خاکی رہا — ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا!

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب — کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب

مومنوں پر کفر کا کرنا گماں — ہے یہ کیا ایمان داروں کا نشاں
کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا — کچھ تو آخر چاہئے خوف خدا

کیوں نظر آتا نہیں راہ ثواب — پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پہ حجاب

ہے تعجب آپ کے اس جوش پر — فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر
مولوی صاحب یہی توحید ہے — سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیا یہی توحید حق کا راز ہے — جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز ہے

فرمائیے مولانا ننانوے لاکھ ننانویں ہزار نو سو ننانویں مرتبہ مرزائی اسلام کا اقرار کر رہے ہیں اور صرف ایک وجہ آپ کے نزدیک کفر کی ہے اور چونکہ آپ کو اس ایک کی بھی نیت کا علم نہیں اس لئے اب آپ کا فرض ہے کہ یا تو اب آپ مرزائیوں کے مسلمان ہونے کا اعلان کیجئے اور کفر کا فتویٰ واپس لیجئے۔ ورنہ آپ مرزائیوں کی "نیت اور مفہوم" ظاہر کیجئے اور نیت کا ظاہر ہونا علیم بذات الصدور۔ کے سوا کسی انسان پر غیر ممکن ہے کیونکہ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار
گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار

تمہیں خدا کی توحید کی قسم ہے اور تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قسم اور تمہیں قرآن شریف کی صداقت کی قسم ہے کہ تم پر اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے تاوقتیکہ تم مرزائیوں کی ننانویں لاکھ ننانویں ہزار نو سو ننانویں کفر کی وجہ ثابت کرے آخری وجہ کفر کی نیت اور مفہوم کو ثابت نہ کرو تمام مولویوں کو میں پھر قسم دیتا ہوں کہ اگر تم نے اس کا فوراً فیصلہ نہ کیا تو تمہارے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حرام ہے اور تمہارا قیامت کے روز منہہ کالا ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب جنگل میں بھیڑیوں سے دریافت کیا کہ اے بھیڑیو کیا تم نے میرے یوسف کو کھایا ہے تو

بھیڑیوں نے جواب دیا

کہ اے حضرت یعقوب خدا کے سچے نبی اگر ہم نے تمہارے بیٹے حضرت یوسف کو کھایا ہو تو چودھویں صدی کے مولویوں میں ہمارا حشر ہو بس اے وہ

لوگو جو مولوی کہلاتے ہو تمہیں جتلائے دیتا ہوں کہ تم انہیں مذکورہ چودھویں صدی کے مولویوں میں سے ہو تم ہمیشہ دنیا میں بیٹھے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کافر بناتے نہ ہوگے بلکہ تمہیں بھی ایک دن موت ہے اور ضرور موت ہے یقیناً موت ہے اور تم ہرگز اس موت کے پنجہ سے نجات حاصل نہیں کر سکتے اور مرنے کے بعد تم سے اللہ تعالیٰ دریافت کریگا اور ضرور باز پرس کرے گا اگر تمہارے دل میں ایک کروڑ درجہ ایمان میں سے ننانویں ہزار نو سو ننانوے درجہ بے ایمانی ہے اور صرف ایک درجہ بھی ایمان کا باقی ہے تو تم ان چودھویں صدی کے مولویوں کے زمرہ سے نکل کر فوراً یا تو مرزائیوں کو کافر ثابت کردو ورنہ ان کو مسلمان کہو اگر دونوں باتوں میں سے تم ایک بھی نہ کروگے تو ہم تمام مسلمان قیامت کے روز تمہارے

گریبان میں ہاتھ

ڈال کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں فریاد کریں گے کہ اے مولا کریم ان گمراہ مولویوں نے ہمیں گمراہ کیا تو ان ظالموں کو جہنم کا کندہ بنا کیونکہ ان کو قسموں پر قسمیں دی گئیں ان کو حلف

بر حلف دئے گئے اور غیرت پر غیرت دلائی گئی مگر یہ اپنے حجروں سے باہر نہ نکلے ابھی چند روز ہوئے کہ مرزائیوں نے دس ہزار کا انعامی چیلنج ان مولویوں کو دیا تھا کہ تم مرتد کی سزا سنگساری ثابت کردو اور ایسی ہی قسمیں دی تھیں مگر یہ بے غیرت میدان میں نہ نکلے اب مرزائیوں کی طرف سے ہم دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیتے ہیں کہ تم مرزائیوں کو کافر ہونا ثابت کرو مگر یہ ہرگز میدان میں نہ نکلے پھر جماعت علی شاہ نے دس ہزار کا چیلنج مرزائیوں کو دیا کہ اگر کوئی مرزائی مرزا صاحب کو مسلمان ثابت کردے تو ہم دس ہزار روپیہ دیں گے مرزائیوں نے ان کا چیلنج منظور کیا مگر وہ

ایسا منے کا گوڑ کھاکر اور کانوں میں تیل ڈال کر بیٹھے کہ میدان میں آنے کا نام نہیں لیتے بس
میرے بھولے بھالے مسلمانوں اگر تمہیں ان مولویوں کی صداقت پر ذرہ بھر بھی ایمان ہے
تو ان کو میدان میں نکالو اور اگر یہ نہ نکلیں تو تم جان لو کہ یہ جھوٹے ہیں اور جھوٹے کی جو پیروی
کرے وہ بھی جھوٹا ہے پس باز آؤ اب بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ تمہاری حقیقت پرپشہ کی
برابر بھی نہیں ہے۔ جمعیت علماء ہند خواہ مخواہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی قایم مقام
آپ کو سمجھتی ہے باوجودیکہ اسے معلوم ہے کہ پچاس فیصدی مسلمان اپنا قایم مقام یا اپنا رہبر
اور ہادی اور قابل احترام جماعت اس کو نہیں سمجھتے متعدد اخبارات خلافت کمیٹی کو ہلاکت کمیٹی
اور جمیعت علماء کو جمیعت حمقاء لکھتے ہیں بلکہ پچاس فیصدی تو بہت ہے ایک فیصدی بھی اسکے
آگے سر نہیں جھکاتے بلکہ ایک لاکھ میں ایک آدمی بھی بلکہ ایک کروڑ میں ایک آدمی بھی اس کو اپنی
جماعت نہیں سمجھتی بلکہ کسی ضرورت اور کسی مصلحت سے جمیعت کے ارکان بنتے ہیں خود وہ بھی اس
کی عزت نہیں کرتے اور اس کے فیصلہ کو پرپشہ کے برابر وقعت نہیں دیتے چنانچہ مولانا مولوی
محمد فاخر صاحب الہ آبادی اور مولانا مظہر الدین مولوی حکیم عبد الماجد بدایونی وغیرہ مجمدار بزرگوں
نے جمیعتہ کے اس فیصلہ کو اپنے پاؤں کی گوہ سے بھری جوتی کے نیچے مسل ڈالا اور آل مسلم پارٹیز
کانفرنس میں شریک ہوئے اور اسی طرح اور دیگر اصحاب بھی۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کونسا
طبقہ ہے اور وہ کون سے مسلمان ہیں جو اس کے حکم کے آگے سر جھکا دیتے ہیں اس فیصلہ کو کس
نے مانا اور کسقدر مسلمان اس کی شرکت سے باز رہے۔ پھر کس برتے پر تتا پانی۔ اور وہ
کون سا قبرستان ہے جس جگہ کے مسلمان جمیعتہ علماء کے فیصلہ کے آگے سر جھکا دیتے ہیں کیا دفتر
جمیعتہ علماء کے تنخواہ دار ملازمین؟

صد لعنت و پھٹکار بریں ذہن رسا را

معزز اخبار الفقیہ ۲۱ اگست ۱۹۲۸ء نے کیا خوب مثال دی ہے کہتے ہیں کہ کسی شہر کی ٹمپرنس
سوسائٹی کے ایک رکن جنکے کوٹ پر "ممبر ٹمپرنس" "سوسائٹی" کا تمغہ لگا ہوا تھا شرابخانہ سے نکل
کر نشہ سے چور ہوئے اور بیہوش "گر پڑے لوگوں نے انکے گھر پہنچا دیا دوسرے دن احباب نے
پوچھا کہ آپ نے کیا غضب کیا کہ ٹمپرنس سوسائٹی کے ممبر ہو کر شرابخانہ چلے گئے اور شراب پی لی تو اس
نے جواب میں کہا کہ عجب احمق ہو۔ میں شرابخانہ میں بحیثیت رکن ٹمپرنس سوسائٹی نہیں گیا اور
نہ بحیثیت رکن شراب پی۔ بلکہ میرا شرابخانہ میں جانا اور شراب پینا ذاتی اور شخصی فعل تھا۔ ہمارے
خیال میں اسی طرح مولانا فاخر اور مولانا ماجد میاں صاحب پر اعتراض فضول ہے، وہ جلسہ میں بحیثیت

رکن جمیعۃ علماء شامل نہیں ہوئے بلکہ ان کی شمولیت ذاتی اور شخصی تھی یا ممکن ہے کہ انہیں امرتسر پہنچنے سے پہلے مرزائیوں کی شمولیت کے جھگڑے اور جمیعۃ العلماء کی انتظامی مجلس کے فیصلہ کا علم ہی نہ ہوا ہو۔

تیس ہزار روپیہ انعام دس ہزار روپیہ انعام اس شخص کو دیا جائیگا جو احمدیوں کو کافر ثابت کردے مذکورہ باتیں مدنظر رکھتے ہوئے اور دس ہزار اس شخص کو انعام دیا جائیگا جو مرتد کی سزا قتل ثابت کردے اور دس ہزار روپیہ اس شخص کو انعام دیا جائیگا جو اس کتاب کی تردید کردے جسکی شرائط حسب ذیل ہیں۔

چیلنج

ایک مجمع عام منعقد کیا جائے جسکی حفظ و امن کی ذمہ داری فریق مخالف کے ذمہ ہوگی کیونکہ کثرت فریق مخالف کی ہے اس جلسہ میں فریقین مکمل اسپر بحث کریکے اپنے اپنے عقیدہ کو ثابت کریں اور اس میں ثالث مقرر کئے جائیں ثالث خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو ہمیں اس سے غرض نہیں صرف اتنی بات ہے کہ ثالث کا فیصلہ لکھتے وقت حسب ذیل عبارت کے ساتھ شروع کرے کہ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ فیصلہ نہایت دیانت داری سے لکھتا ہوں اگر اس میں میں نے نفسانیت یا بد دیانتی سے کام لیا ہے تو اے خدا اے قادر اور عزیز ذوانتقام ایک سال کے اندر میرے اور میرے اہل و عیال پر ایسا غضب نازل کر کہ جس سے تمام دنیا کے بندے عبرت کا سبق حاصل کریں " اس عبارت کے لکھنے کے بعد جو کچھ بھی وہ فیصلہ لکھیگا ہمیں منظور ہوگا اور انعامی روپیہ ثالث دینے کا فیصلہ کرے گا تو ہم فوراً دیدینگے یہ الفاظ ہم محض اس لئے لکھتے ہیں کہ چونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے بے ایمانی سے فیصلہ کرنیوالا ہرگز ہرگز خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ اب دیکھیں کون کون اس معقول انعام کو حاصل کرنے کے واسطے اٹھتا ہے۔

اس جگہ تک اخبار کی عبارت تھی جو ختم ہوگئی اور اب مولانا دیوبندی کی کتاب کا جواب شروع ہوتا ہے یہ مضمون گویا جملہ معترضہ تھا۔ آمدم برسرِ مطلب۔

آٹھویں آیت

ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ
پ ۱۲ ۲-۷۔ ترجمہ یعنی تمام انسانوں کی جماعتوں میں سے جو شخص اسکا کفر کرے پس جہنم اس کا ٹھکانا ہے ؎

جواب

ناظرین اس آیت سے فاضل دیوبندی نے یہ استدلال کیا ہے کہ احزاب سے تمام اقوام عالم مراد ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قیامت تک جو کوئی بھی انکار کرے گا وہ کافر ہے مگر قرآن فرماتا ہے۔

(۵۳) ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت..... فاختلف الاحزاب من بینھم فویل للذین ظلموا من عذاب یوم الیم پ ۲۵ ۱۲۶۔ ترجمہ: اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے...
.........پس اختلاف کیا گروہوں نے باہم پس وائے ہے انپر جنھوں نے ظلم کیا الخ لیجئے مولانا وہی لفظ احزاب کا حضرت عیسیٰ کے لئے قرآن میں آیا ہے اب کیا قیامت تک حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ دوسرا یکفر کے لفظ سے تم نے یہ استدلال کیا ہے تو لو یکفر کا لفظ بھی حضرت عیسیٰ کے منکروں کے واسطے دیکھ لو۔

(۵۴) فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین پ ۷ ۵۔ ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق میں اتارنے والا ہوں اس کو تمہر لیں، جو کوئی انکار کرے بعد اس کے تم میں سے پس تحقیق دوں گا ایسا عذاب اس کو کہ نہ دونگا جہانوں میں اور کسی کو۔ تیسرا جواب اور اگر لفظ احزاب پر آپ کا زور ہے تو لو سنو۔

(۵۵) ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن نصیحت والے کی
(۵۶) بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق۔ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا عزور اور مخالفت میں۔ واضح ہو کہ تمام انبیاء کا انکار محض غرور کی بنا پر ہوا ہے جب کبھی نبی آتا ہے تو اس کو یہ لوگ ذلیل سمجھا کرتے ہیں حالانکہ وہ ان کی کوتاہ نظری میں ذلیل ہوتا ہے مگر اسکی آسمان پر خدا عزت کرتا ہے اس لئے وہ ذلیل نہیں ہوتا اس کا انکار کرنے والے ہی ذلیل ہوا کرتے ہیں اس لئے اس کے آگے فرمایا۔

(۵۷) کم اھلکنا من قبلھم من قرن فنادوا ولات حین مناص
بہت ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے پس پکارا انھوں نے اور نہ رہا تھا وقت خلاصی کا۔

(۵۸) وعجبوا ان جاءہم منذر منہم وقال الکفرون ھذا سحر کذاب اور تعجب کیا یہ کہ آیا ان کے پاس نبی ان میں سے اور کہا انکار کرنیوالوں نے یہ (اپنی باتوں سے) سحر کرنے والا جھوٹا ہے (یہ لوگ مخالفین سلسلہ حقہ احمدیہ نے بھی اسی طرح تعجب کیا کہ ان کے پاس جو نبی آیا وہ تو انہی میں سے ہے کیونکہ یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ عیسیٰ آسمان سے آئیگا جس طرح یہود ایلیا نبی کا آسمان سے آنیکا انتظار کر رہے تھے۔ مگر ان کی منشاء کے خلاف وہ قادیان جیسے چھوٹے سے گاؤں میں آیا اور وہ بھی پنجابی۔

(۵۹) جعل الالہۃ الٰھا واحدا ان ھذا لشئ عجاب کیا کر دیا اس نے سب معبودوں کو معبود ایک تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت عجیب ہے۔

(۶۰) وانطلق الملاء منہم ان امشوا واصبروا علی الھتکم ان ھذا لشئ یراد اور بول اٹھے سرکردہ مولوی ان میں سے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس میں کچھ غرض رکھی گئی ہے۔

(۶۱) ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاخرۃ ان ھذا الا اختلاق نہیں سنی ہم نے یہ بات دین پچھلے میں نہیں ہے یہ مگر من گھڑت بات یعنی مرزا صاحب جو کچھ کہتے ہیں یہ تو نئی نئی باتیں دین اسلام میں پیدا کرتے ہیں جو اس سے پہلے ہم نے نہیں سنی اور جو کچھ وحی الہام یہ پیش کرتے ہیں سب من گھڑت ہے۔

(۶۲) ءانزل علیہ الذکر من بیننا بل ھم فی شک من ذکری بل لما یذوقوا العذاب کیا اتارا گیا اسپر ذکر درمیان ہمارے سے (یعنی یہ جو غیر احمدی کہتے ہیں کہ یہ وحی الہام مرزا صاحب جو پیش کرتے ہیں من گھڑت ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ کیا ان کو کہ جو ہمارے وحی اور الہام پر شک ہوا تو کیا ہم نے انپر کوئی وحی نازل کی جو ان کو اس کا علم ہوا یا خواہ مخواہ شک میں پڑ گئے۔

(۶۳) ام عندھم خزائن رحمۃ ربک العزیز الوھاب کیا ان منکروں کے پاس خزانہ رحمت کے ہیں رب تیرے غالب بخشنے والے کے۔

(۶۴) ام لھم ملک السموٰت والارض وما بینھما کیا ان ہی کی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ہے اور جو کچھ درمیان ان کے ہے۔ فلیرتقوا فی الاسباب تو چڑھ جاویں رسیوں سے اور لڑیں اللہ سے کہ تو نے ہماری منشاء کے خلاف کیوں نبی بھیجا یا اور نادانو سنو۔

(۶۵) جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب کئی لشکر وہاں بڑے بڑے شکست پا گئے ہیں فرقوں سے

(کیا انھوں نے نہیں معلوم کیا) کذبت قبلھم قوم نوح الیٰ اولئک الاحزاب
(۶۶) جھٹلایا تھا پہلے اس سے قوم نوح اور عاد اور فرعون اور میخوں والے نے اور ثمود اور قوم لوط نے اور بن والوں نے یہ لوگ تھے بڑی بڑی جماعتیں (دیکھا جناب احزاب کے معنی کہ احزاب کون تھے سنو)
(۶۷) ان کل الا کذب الرسل فحق عقاب نہ تھے یہ سب مگر جھٹلاتے تھے پیغمبروں کو پس انپر نازل ہوا عذاب میرا مختصر یہ ہے کہ تمام قرآن ایسے لوگوں کے حالات سے بھرا ہوا ہے مگر آؤ اس کے سمجھنے کے واسطے تدبر اور تقویٰ کی ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھدی للمتقین یہ متقیوں کے واسطے ہدایت ہے نہ کہ اس گدھے کے واسطے جسپر کتابیں لدی ہوئی ہیں کمثل الحمار یحمل اسفاراً مثل اُس گدھے کے ہے جسپر کتب لدی ہوئی ہیں پس دوستو حالات کو پڑھو اور غور کرو اگر کوئی کہے کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں تو یہ آیت یاد رکھو۔
(۶۸) فلا تطع المکذبین اذا تتلیٰ علیھم اٰیتنا قال اساطیر الاولین پ ۲۹ ۔۹۶۔
ترجمہ۔ اور مت کہا مان ان میں (سے) کے جھٹلانیوالوں کا جب سنائی جاتی ہیں ان کو نبیوں سے جھٹلانے والوں کی آیتیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں۔
(۶۹) کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ پ ۳ ع ۶ ۔۸۔ اس آیت میں تمام ملائکہ تمام کتابوں تمام رسولوں پر ایمان لانا فرض بتایا گیا ہے اب اگر ایک شخص تمام انبیاء کو مانتا ہے اور صرف حضرت محمدؐ رسول اللہ کا انکار کر دیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہو سکتا اور ایک شخص تمام ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے صرف جبریل کا منکر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا اور ایک شخص تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہے صرف انا اعطینا جیسی سب سے چھوٹی سورت سے انکار کر دیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہو سکتا اسی طرح محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے کس طرح مومن ہو سکتا ہے۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے صدقے میں ہزاروں انبیاء پیدا ہوں تو یہ ضروری ہو گا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وہ ایمان لائے تب ہی وہ مومن ہو سکتا ہے اس جگہ بھی فاضل دیوبندی یہ ثابت نہ کر سکے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے جبکہ ہم نے انکی آٹھویں آیت کا استدلال بھی غلط ثابت کر دیا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انبیاء کا جاری رہنا ثابت کریں چنانچہ کچھ تو ہم نے فاضل دیوبندی کی پیش کردہ ساتویں آیت میں پیش کر دیں اب بقیہ دلیل اجراء کے ثبوت کی ذیل میں درج کرتے ہیں

(۷۰) وانهم ظنوا کما ظننتم ان لا یبعث اللہ احدا سورۃ جن اور یہ کہ انہوں نے گمان کرلیا ہے جیسا کہ گمان کیا تھا تم نے کہ ہرگز نہ بھیجے گا رسول کسی ایک کو بھی۔ ان مشاہدات کو بھی دیکھکر آپ غور سے سمجھئے میں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ایک قانون بتایا (۷۱) اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس یعنی اللہ چن تا رہتا ہے ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول اور انسانوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان کے پاس رسول آتا ہے تو یہ اس کی مخالفت کرتے ہیں گویا وہ حصہ ہمارے قول کے ہو گئے اول یہ کہ نبی آتے رہتے ہیں دوسرا یہ کہ جو کوئی بھی آتا ہے اسکی مخالفت بھی ضروری ہوتی ہے محمدؐ صلعم تک کی مخالفت تو آپ بھی متفق ہیں مگر اس کے بعد کی مخالفت کو آپ تب قائل ہوں جبکہ آپ سلسلہ انبیاء کے جاری رہنے کے قائل ہوں اس لئے ہم نے مستند کتابوں سے یہ ثابت کر دیا کہ مذکورہ بالا بزرگوں کی ایسی ہی مخالفت ہوئی جسطرح کہ انبیاء کی ہوئی

الزامی جواب

تو اب ہمارا صرف اسقدر کام رہ گیا کہ ہم اول یہ ثابت کریں کہ یہ لوگ جنکی اس قدر مخالفت ہوئی وہ نبی تھے کیونکہ بلا وجہ انکی مخالفت نہیں ہوئی ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ یہ ضروری نہیں جسکی مخالفت ہو وہ نبی بھی ضرور ہو مگر اس بات کے آپ ضرور قایل ہیں کہ جو نبی ہوتا ہے اس کی مخالفت ضرور ہوتی ہے چونکہ اس کے ایک حصہ کے آپ بھی قایل ہیں اور قرآن شریف نے ایک قاعدہ کلیہ مقرر کر دیا ہے۔ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (سورۃ یٰسین) تو اب ہمارا صرف اسقدر کام رہ گیا ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ یہ لوگ نبی تھے اور انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

> میں نے نیت کی کہ تمام خلائق کو چاہوں پھر دل میں آیا کہ مقام شفاعت
> محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور میں نے ادب کیا .... لیکن مجھے
> شرم آئی کہ شفاعت جو صاحب شریعت کا مقام ہے وہ اپنے تصرف میں لاؤں
> اور میں نے ادب کا لحاظ کیا" (دیکھو ظہیر الاصفیا صفحہ ۱۵۲)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت بایزیدؒ غیر صاحب شریعت نبی اپنے آپ کو سمجھتے تھے لمعارف الربانی ولمعدن الصمدانی سید عبد الکریم ابن ابراہیم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب انسان کامل کے صفحہ ۱۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"جب شبلی رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور شاگرد بھی صاحب کشف تھا پس اس نے پہچان لیا اور اس نے کہا کہ بیشک میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اللہ کا رسول ہے .... پس یہ لوگ اولیاء کے انبیاء ہیں اس سے مراد قرب اور اعلام اور حکم الہٰی کی نبوت ہے شریعت کی نبوت مراد نہیں کیونکہ شریعت کی نبوت محمد صلعم پر ختم ہوگئی پس یہ لوگ انبیاء کے علوم کی بلا واسطہ خبر دینے والے ہیں پس جاننا چاہئے کہ ولایت کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے اسماء اور صفات اس پر بطور علم اور عین اور حال کے ظاہر کر کے متوصل کر دے اور لذت کا اثر اور تصرف کے طور پر وہ اس کا متولی ہو اور ولایت کی نبوت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو خلق میں اس واسطے مقرر کر دے کہ ان کے امور مصالحت کو اس زمانہ کے حال کے موافق بشرط حال کے وہ بندہ قایم کرے اور تمام خلق کے حال کی تدبیر کرے اور جو ان کے حق میں نہایت بہتر ہے اس کی طرف کھینچے پس جس شخص نے خلق کو ان میں سے خدا کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بلایا وہ رسول ہوا اور جس نے محمد صلعم کے بعد بلایا وہ ان کا خلیفہ ہوا لیکن وہ بالذات اپنے دعوے میں مستقل نہیں بلکہ وہ محمد صلعم کا تابع ہے جیسا کہ ہم نے سادات صوفیہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ لوگ ہیں جیسے حضرت بسطامی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت محی الدین ابن عربی وغیرہ رضی اللہ عنہم اور جس شخص نے خدا کی طرف نہ بلایا بلکہ خلق کے کاموں کی تدبیر کی طرف ہیر پھیر رہا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احوال کی خبر دی ہے پس وہ ولایت کی نبوت کا نبی ہے (دیکھو اسی کتاب کے صفحہ ۸۳ پر یہ ہے) چنانچہ ہمارے شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم معاشر الانبیاء کے لقب دئے گئے ہو اور ہم وہ لقب دئے گئے ہیں کہ جو تم کو نہیں دیا گیا اسی طرح امام محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں اپنی اسناد سے روایت کرتے ہیں اور شیخ ولی ابو الغیث بن جمیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسے دریا میں غوطہ مارا ہے کہ جس کے کنارے پر انبیاء کھڑے ہیں"

اسی طرح حضرت خواجہ غریب نواز اپنے دیوان میں نبی ہونے کے مدعی ہیں اور نبی بھی صاحب شریعت سے بڑے ؎

دم بدم روح القدس اندر معینی میدمد
من نمیدانم مگر من چوں عیسیٰ ثانی شدم

حضرت عیسیٰ پر تو کبھی کبھی روح القدس نازل ہوتا تھا مگر حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ میرے اوپر دم بدم روح القدس نازل ہوتا ہے اس لئے میں دوسرا عیسیٰ ہوگیا ہوں اسی طرح حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ دفتر چہارم مثنوی صفحہ ۸۸ پر فرماتے ہیں ؎

عیسیم لیکن ہر آنکہ یافت جاں	از دم من او بماند جاودان
شد ز عیسیٰ زندہ لیکن باز مرد	شاد آں جان بدین عیسیٰ سپرد
من عصایم در کف موسیٰ خویش	موسیم پنہان من پیدا بہ پیش

یعنی میں عیسیٰ ہوں لیکن جس شخص نے میرے دم سے جان پائی وہ ہمیشہ زندہ رہا۔ عیسیٰ کے ہاتھ سے جو مردے زندہ ہوے وہ تو پھر مر گئے وغیرہ

اسی طرح حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی اپنے دیوان میں فرماتے ہیں ؎

احمدؐ ہاشمی منم عیسیٰ مریم منم۔
من نہ منم نہ من من ام۔

یعنی احمدؐ ہاشمی بھی میں ہوں اور مریم کا بیٹا عیسیٰ بھی میں ہی ہوں نہ خود میں ہوں اور نہ میں میں ہوں کسی مومن کے واسطے یہ مولانا نیاز احمد کا قول حیرت انگیز نہیں مگر ابوجہل اور شیطان کے جو شش ہیں ان کے واسطے یہ تعجب انگیز ہے چنانچہ مولانا روم دفتر اوّل صفحہ ۱۳۷ پر فرماتی ہیں کہ

گر حجاب از جانہا بر خاستے
گفت ہر جانے مسیح آساستے

یعنی اگر جانوں سے پردہ اٹھ جائے تو پھر ہر جان پکار اٹھے کہ میں مسیح ہوں۔
پھر حضرت معین الدین اجمیری اپنے دیوان صفحہ ۳۹ پر فرماتے ہیں ؎

روح قدسی گر مدد کردے بزادے در جہاں
ہر دو روزے مریم ایام عیسیٰ دیگرے

یعنی اگر روح قدسی کی مدد ہوتی رہیگی تو جہان میں ہر روز زمانہ کی مریم نیا سے نیا عیسیٰ پیدا کرتی رہیگی۔ اسی طرح حضرت فرید الدین المعروف سپہ سالار رسالہ صفحہ ۱۳۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

من عیسی آن چرخم کز ماہ گذر کردم
من موسیٰ آں طوزم کا البدر بود پیش نہاد

یعنی میں آسمان کا وہ عیسیٰ ہوں جو چاند سے بھی اوپر چلا گیا اور میں اس طور کا موسیٰ ہوں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے مقام کیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ پر لطف بات اور سنو حضرت شاہ غلام علی صاحب اپنی ملفوظات میں لکھتے ہیں "ہر کہ معتقد حضرت مجدد است موسیٰ است، و ہر کہ منکر است فرعون است" یعنی جو شخص مجدد صاحب کا معتقد ہے وہ موسیٰ ہے اور جو منکر ہے وہ فرعون ہے دیکھو رسالہ در المعارف مرتبہ مولوی رؤف احمد صاحب مطبوعہ بریلی ۱۳۰۴ھ

اوّل امثلہ مشابہت ناقصہ از قرآن

(۲۷) ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأت لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صٰلحین فخانتٰھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئاً وقیل ادخلا النار مع الداخلین پ ع ۲۰

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو کافر ہیں نوح اور لوط کی بیویوں سے مشابہت دی ہے اور خدا فرماتا ہے کہ وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں مگر انہوں نے خیانت کی اور کسی چیز نے ان کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچایا بلکہ ان کو کہا گیا کہ جاؤ دوزخ میں اوروں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(۳۷) وضرب اللہ مثلاً للذین اٰمنوا امرأت فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظٰلمین

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو مومن ہیں فرعون کی بیوی کی مانند بیان کیا ہے جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے رب میرا گھر اپنے ہاں جنت میں بنا اور مجھکو فرعون اور اس کی ظالم قوم سے نجات بخش۔

(۴۷) وضرب اللہ الذین اٰمنوا مریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القانتین پ ع ۲۰

اور اللہ نے مومنوں کو مریم بنت عمران کی مثل بیان کیا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی اور ہم نے اس میں روح پھونکی تھی اور جس نے اپنے رب کے کلمات اور کتابوں کو سچ کر دکھایا تھا اور وہ فرمانبردار تھی دیکھو سورۃ التحریم

رکوع ۳ پارہ ۲۸۔

ان آیات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ کافروں کو نوح اور لوط کی بیوی کہا گیا ہے اور مومنوں کو آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران بتایا ہے جس سے ظاہر ہے کہ بدوں کو ان کی بدی کے سبب باہم مماثلت ہے اور نیکوں کو انکی نیکی کی وجہ سے باہم مناسبت قرار دی گئی ہے حتی کہ کل مومنوں کو مریم کہا گیا ہے اس لئے ہر نیک آدمی کی اولاد ابن مریم ہے

دوم۔ امثلہ مشابہت ناقصہ از احادیث

اخبرکما بمثلکما فی الملئکة بمثلکما فی الانبیاء مثلک یا ابابکر فی الملئکة کمثل میکائیل تنزل بالرحمة ومثلک فی الانبیاء کمثل ابراھیم اذ کذبه قومه وصنعوا به ما صنعوا قال فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ومثلک یا عمر فی الملئکة کمثل جبریل ینزل بالشدة والبأس والنقمة علی اعداء الله و مثلک فی الانبیاء کمثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا رواہ ابن عدی وابو نعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر عن ابن عباس

یعنی ابن عدی نے کامل ابن عدی میں اور ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر اور عمر کیا تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہاری مماثلت فرشتوں اور انبیاء سے کیا ہے۔ اے ابوبکر تو فرشتوں میں تو میکائیل فرشتہ کا مثیل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت لیکر نازل ہوتا ہے اور انبیاء میں تیری مماثلت ابراہیم علیہ السلام سے ہے جب اسکی قوم نے اسکی تکذیب کی اور کیا جو کچھ کیا تو ابراہیم نے کہا کہ جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو غفور اور رحیم ہے جسے چاہے بخشے اور جس پر چاہے رحم کرے اور اے عمر تو فرشتوں میں سے جبریل کا مثیل ہے جو شدت اور باس اور نقمت کے ساتھ دشمنان خدا پر ٹوٹ پڑتا ہے اور انبیاء میں تو نوح کا مثیل ہے جس نے کہا تھا کہ اے میرے رب تو زمین پر کسی کافر کا گھر نہ رہنے دے سب کو تباہ و برباد کردے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۴۴

ان احادیث متذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت عمر کو حضرت نوح علیہ السلام کا اور حضرت عثمان کو حضرت ادریس علیہ السلام کا اور حضرت علی کو حضرت یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کا مثل قرار دیا گیا جن وجوہ سے اصحاب متذکرہ بالا ابراہیم اور نوح اور ادریس اور یحیٰی ہو گئے۔ کیا مرزا غلام احمدؐ ان وجوہ سے عیسٰے ابن مریم نہیں ہو سکتا

(۷۵) پھر ایک حدیث میں ہے

دحیة الکلبی یشبه جبریل وعروة بن مسعود الثقفی یشبه عیسی ابن مریم وعبد العزی یشبه الدجال رواه ابن سعد عن الشعبی مرسلاً

ابن سعد شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ دحیہ کلبی جبرئیل کی مشابہ ہے اور عروۃ بن مسعود ثقفی عیسٰے بن مریم کے مشابہ اور عبد العزی دجال کے مشابہ ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶

(۷۶) حدیث میں حضرت علی کی نسبت آیا ہے:

یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی رواه مسلم والترمذی عن سعد وابن ماجة والترمذی عن جابر واحمد بن حنبل والبیهقی عن سعد وابوبکر المطیری فی جزئه عن ابی سعید

مسلم اور ترمذی نے سعد سے اور ابن ماجہ اور ترمذی نے جابر سے اور احمد بن حنبل اور بیہقی نے سعید سے اور ابوبکر مطیری نے اپنی کتاب جزء میں ابی سعید سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کیا تو خوش نہیں کہ تیری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ سے تھی صرف فرق اتنا ہے کہ تو میرے بعد نبی نہیں ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲۔

(۷۷) حدیث میں آیا ہے

ما من نبی الا له نظیر من امتی وابوبکر نظیر ابراهیم وعمر نظیر موسیٰ وعثمان نظیر هارون وعلی بن طالب نظیری ومن سره ان ینظر الی عیسی بن مریم فلینظر الی ابی ذر الغفاری رواه ابن عساکر عن انس

ابن عساکر انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر انبیا گذرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی نظیر یعنی مثل میری امت میں سے ضرور ہوتا ہے۔ ابوبکر ابراہیم علیہ السلام کا مثل اور عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور علی بن طالب میرا نظیر ہے اور جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کو دیکھنا چاہے وہ ابوذر غفاری کو دیکھے - دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ ؛
ان احادیث سے کامل طور سے واضح ہو گیا کہ اس امت کے لوگ گذشتہ نبیوں کے مثیل
ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے - پس صاف معلوم ہو گیا کہ جس مسیح کے آنیکا ذکر ہے وہ
بھی مثیل ہی ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہے ؛

(۷۸) ابن حبان اپنی تاریخ میں ابو ہریرہ سے روایت بیان کرتے ہیں ؛

لن یخلو الارض من ثلاثین مثل ابراهیم خلیل الرحمن بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون

ابراہیم خلیل الرحمٰن کی طرح تیس آدمی برابر زمین میں موجود رہتے ہیں اور زمین کسی وقت بھی ان سے خالی نہیں رہتی کیونکہ انہیں کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انہی کی وجہ سے رزق ملتا اور انہی کی وجہ سے بارش ہوتی ہے دیکھو کنز العمال

جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ - اس حدیث سے ظاہر ہے کہ انبیاء کے مثیل ضرور دنیا میں رہتے ہیں -

(۷۹) اس سے واضح تر وہ حدیث ہے جو ابو نعیم اپنی حلیہ میں اور ابن عساکر اپنی کتاب
میں لائے ہیں -

ان لله فی خلق ثلاث مائة قلوبهم علی قلب آدم ولله فی الخلق اربعون قلوبهم علی قلب موسیٰ ولله فی الخلق سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم ولله فی الخلق خمسة قلوبهم علی قلب جبریل ولله فی الخلق ثلاثة قلوبهم علی قلب میکائیل ولله فی الخلق واحد قلبه علی قلب اسرافیل فاذا مات الواحد ابدل الله مکانه من الثلاثة واذا مات من الثلاثة ابدل الله مکانه من الخمسة واذا مات من الخمسة ابدل الله مکانه من السبعة واذا مات من السبعة ابدل الله مکانه من

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں تین سو آدمی ایسے ہیں جن کا قلب حضرت آدم کے قلب پر ہوتا ہے اور چالیس ایسے ہیں جن کے قلب موسیٰ کے قلب پر اور سات ایسے ہیں جن کے قلب ابراہیم کے قلب پر اور پانچ ایسے ہیں جن کے قلب جبریل کے قلب پر اور تین میکائیل کے قلب پر ہوتے ہیں اور ایک اسرافیل کے قلب پر ہوتا ہے - جب ایک مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بجائے اس کے تین میں سے ایک کو قائم کر دیتا ہے اور جب تین میں سے کوئی مرتا ہے تو بجائے اس کے پانچ میں سے ایک کو کھڑا کرتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی مرتا ہے تو سات میں سے ایک کو اس کا قائم مقام کر دیتا

الاربعین واذا مات من الاربعین ابدل اللّٰه مکانه من الثلاث مائة ابدل اللّٰه مکانه من العامة فبهم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء رواه ابو نعیم فی حلیة وابن عساکر عن ابن مسعود واذا مات من الثلاث مائة

ہے اور جب سات میں سے کوئی مرتا ہے تو چالیس میں سے ایک کو اس کا قائم مقام بنا دیتا ہے اور جب چالیس میں سے کوئی مرتا ہے تو تین سو میں سے کوئی اس کی جگہ کیا جاتا ہے اور جب کوئی تین سو میں سے کوئی مرتا ہے تو عوام میں سے کسی کو اسکی جا بجا کیا جاتا ہے۔ اور انہی وجودوں کی طفیل زندگی اور موت اور باران روئیدگی ہوتی اور رفع بلا ہوتی ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صـ ۲۳۹

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ بہت سے مثیل پیغمبران و فرشتگان صفحہ دنیا پر ہمیشہ رہتے ہیں اور ان کے قائم مقام بھی مخلوقات میں سے ہوتے رہتے ہیں۔ پھر حضرت مرزا صاحب کو مسیح وغیرہ انبیاء کے تلقب پر ماننے سے کونسا استبعاد لازم آتا ہے؟

یہ امر تو ان احادیث نبی اللہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ کسی نبی سے کسی مناسبت کی وجہ سے مشابہت رکھنے والا شخص اس نبی کا مثیل ہوتا ہے جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ اس امت میں ہمیشہ مثیل انبیا ہوتے ہیں تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مثیل مسیح ہونے میں کیوں شک یا انکار کیا جاتا ہے۔ جب یہ صورت ہے تو پھر اس کا انکار کرنا کیوں خالی از مواخذہ نہ ہو گا؟ ضرور ہو گا۔ اے علماء وقت غور کرو اور فکر کرو۔ پیشتر اس کے کہ دست تاسف ملو۔

سوم مشابہت تامہ کی مثالیں قرآن کریم سے

رہی مشابہت تامہ کی مثالیں۔ سو ہمارے نزدیک قرآن شریف کی یہ آیت کافی ہے۔

(۸۰) یا اخت ھرون ما کان ابوک امرأ سوء وما کانت امک بغیا سورہ مریم ۲۲ — اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہیں تھا اور نہ تیری ماں بغیہ تھی۔

یہاں پر مثل اُخت ہارون وغیرہ نہیں کہا بلکہ اُخت ہارون کہا جس سے مشابہت تامہ مراد ہے۔ حالانکہ ہارون مریم کا حقیقی بھائی نہ تھا بلکہ اس وجہ سے اُخت ہارون کہا کہ جیسے تو

خاندان نبوت میں سے ہے ویسا ہی ہارون خاندان نبوت میں سے تھا۔ اس مناسبت سے گویا تو ہارون کی حقیقی بہن ہے جیسے ہارون پاک باز تھا تو بھی پاکباز ہے :

(۸۱) یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین — اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم کو بطور انعام دی تھی اور میں نے تم کو بہت سے جہانوں پر فضیلت بخشی تھی۔

دیکھو سورۃ البقرہ رکوع ۵۔ اس آیت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے کہ ہم نے تم کو تمام جہانیوں پر فضیلت دی تھی۔ حالانکہ مراد ان بنی اسرائیل سے ہے جو حضرت موسیٰ اور اس کے بعد کے انبیاء کے وقت ہوئے ہیں جنکو گذرے ہوئے دو ہزار سال گذر چکے تھے مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو زمانۂ ماسبق کے یہود سے کامل مشابہت تھی اس لئے ان کو بجنسہ وہی بنی اسرائیل کہا گیا :

(۸۲) واذ نجینٰکم من اٰل فرعون — اور جب ہم نے تم کو آلِ فرعون سے نجات دی

دیکھو سورۃ البقرہ رکوع ۵۔ اس آیت میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بنی اسرائیل مراد ہیں مگر مخاطب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے بنی اسرائیل ہیں چونکہ ان میں بھی وہی مشابہت تامہ تھی اسی لئے ان کو بجنسہ وہی بنی اسرائیل کہا گیا جو گذشتہ زمانہ میں تھے :

قرآن شریف تو اس قسم کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے ہم نے صرف انہی امثلہ پر کفایت کی ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں ابن مریم کے ساتھ کوئی علامت منجملہ علامات مشابہت ناقصہ نہیں آئیں ورنہ افصح الفصحاء وابلغ البلغاء کی کلام میں نقص واقع ہوتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام تمام نقصانات سے پاک ہے لہٰذا لازماً ماننا پڑیگا کہ آخری زمانہ کا مسیح موعود حضرت مسیح ناصری سے مناسبت و مشابہت تامہ رکھنے والا ہوگا اسی واسطے علامات ناقصہ ساتھ نہیں آئیں۔

چہارم مماثلت تامہ کی مثالیں

(۸۳) من سرہ ان ینظر الی تواضع عیسیٰ فلینظر الی ابی ذر رواہ ابی یعلےٰ فی مسندہ عن ابی ھریرۃ — ابویعلیٰ اپنی مسند میں ابوہریرہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جو شخص تواضع کی جہت سے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنا چاہے تو ابوذر غفاری کو دیکھے۔ دیکھو

(۸۴) من احب ان ینظر الی المسیح عیسی بن مریم الی برہ و صدقہ و جدہ فلینظر الی ابی ذر رواہ الطبرانی عن ابی ذر

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۶۹ - جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ مسیح عیسی بن مریم کو اسکی نیکی اور سچائی اور بزرگی کی جہت سے دیکھے اسے چاہئے ابو ذر غفاری کو دیکھے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۶۹

(۸۵) من اذا علیا فقد اذانی رواہ احمد والحاکم عن عمرو بن شاشی

احمد بن حنبل و حاکم نے عمرو بن شاشی سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علی کو دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲

صحابہ کے ذکر سے پہلے جن کا ذکر کر چکا ہوں ان بزرگوں کی مخالفت جسطرح ہوئی وہ بالکل انبیا والی ہے اجو ہم اس سے پہلے تحریر کر چکے ہیں اجس سے معلوم ہوا کہ یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون میں گذشتہ انبیا کی مخالفت کی کہانی سنانی منظور نہیں بلکہ آئندہ کسی نبی کی مخالفت کی روک تھام یا پیش بندی منظور ہے اس سے ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا و من الناس میں جو قاعدہ کلیہ اللہ تعالی نے پیش کیا ہے وہ ابتداء آدم سے تا ایندم جاری ہے اور جسطرح ابتداء سے مخالفت کا سلسلہ جاری ہوا وہ آجتک سلسل جاری ہے۔

نوٹ۔ الزامی جواب سے لیکر اس جگہ تک جو کچھ عبارت لکھی ہے یہ احمدی نکتہ خیال اور عقیدہ کے طور پر نہیں بلکہ بطور الزامی جواب کے لکھا ہے کیونکہ ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے حضرت مسیح موعود کے اور کوئی شخص نبی کا خطاب پانیکا مستحق نہیں ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۱ پر اپنا عقیدہ تحریر فرما دیا ہے لیکن ہم نے اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے چند نام اس قسم کے پیش کرکے مخالفین کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ وہ بزرگان دین جنکی بزرگی کا لوہا تمام دنیائے اسلام مانتی ہے ان کے کلام میں نبی ہونے کے دعاوی موجود ہیں باوجودیکہ وہ لوگ آپ لوگوں سے زیادہ ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھتے تھے اور پھر ایسے دعاوی حالت جوش میں کر دیتے تھے یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب۔ سنئے۔

(۸۶) و اذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ کہا ہے اور دوسری جگہ صاحب شریعت نبی حضرت داؤد کو بھی اللہ تعالی نے خلیفہ کہا ہے

(۸۷) یٰداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی کو بھی خلیفہ کے نام سے پکارنے کا اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ خلیفہ نبی کو بھی کہتے ہیں تو اب ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس امت میں بھی اللہ تعالیٰ خلیفہ بناتا رہیگا اور یہ سلسلہ بند نہیں کیا گیا بلکہ جاری رکھا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے

(۸۸) وعد اللہ الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم الخ پ ۱۸ ع ۱۳ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لانے کے بعد نیک عمل کریں گے ہم ان کو اسی طرح خلیفہ بناتے رہیں گے جسطرح کہ خلیفہ بنایا تھا ان کو جو ان سے پہلے تھے اور ان کے ذریعہ دین کو متمکن کر دے گا۔

اس آیت نے واضح طور پر بتا دیا کہ جسطرح دین کو متمکن کرنے کے واسطے دوسرے انبیاء رسول اور خلیفہ اور امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بنائے گئے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی اس نعمت سے محروم نہیں اس قرآن کی آیت کی تشریح اس حدیث کو سامنے رکھنے سے بخوبی ہو جاتی ہے کہ (۸۹) ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ابی داؤد صفحہ ۲۴۱ و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳۸ و منصب امامت صفحہ ۴۵ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا رہیگا جو ان کے لئے دین کو تازہ کرے گا۔ اس حدیث نے اس آیت کو صاف کر دیا کہ خلیفہ سے مراد مجدد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خلیفہ نبی اور مجدد ہم معانی الفاظ ہیں اس لئے کہ دوسری حدیث اس کو اور بھی واضح کر رہی ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ امت کیوں کر ہلاک ہو سکتی ہے جس کی ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ابن مریم اور درمیان میں بارہ خلیفہ ہیں۔

اوّل اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اسی طرح خلیفہ بناتا رہوں گا جسطرح کہ تم سے پہلے نبیوں کے خلیفہ بنتے رہے دوسرے العلماء ورثۃ الانبیاء حدیث ہے تیسرے العلماء مصابیح الارض و خلفاء الانبیاء و ورثتی و ورثۃ الانبیاء کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ یعنی علماء زمین کے چراغ ہیں اور انبیاء کے خلیفہ ہیں اور میرے اور انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ چوتھے والعلماء الراسخون ھم الوارثون فی الحقیقت مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جلد ۲ مکتوب ۵۱ پانچویں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہیں تو اس امت مرحومہ میں نبیوں کا آنا کیوں بند سمجھا گیا اگر محمد صلعم کی اطاعت اور محبت میں فنا ہو کر فنا فی الرسول ہو جائے اور وہ وحی

شکل اختیار کرے تو کونسے تعجب کی بات ہے ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ لوہا آگ میں گرم ہو کر آگ ہو جاتا ہے اسی طرح شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں ؎

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم

یعنی ایک معشوق کے ہاتھ سے ایک روز خوشبودار مٹی حمام میں مجھے ملی۔

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم

تب میں نے اس مٹی سے دریافت کیا تو مشک ہے یا عنبر ہے تیری خوشبو نے تو مجھے مست کر دیا

بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم

وہ مٹی بولی کہ میں تو ناچیز مٹی ہوں۔ مگر کچھ دن پھولوں کی صحبت مجھے میسر آگئی۔

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

اس ہمنشیں کی صحبت کا مجھ میں اثر ہو گیا ورنہ میں تو وہی مٹی ہوں جسکو تم جانتے ہو۔
پھٹے جسطرح کہ نبی کا منکر کافر ہوگا اسی طرح ان مجددوں اور اماموں یا خلفاء کا منکر بھی کافر ہے جیساکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

(۹۰) من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ مسلم۔ کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ منصب امامت صفحہ ۵۵ کلینی صفحہ ۱۹۰ وغیرہ۔ یعنی جو امام زمانہ کے پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور جاہلیت کی موت ابوجہل کی موت ہے پھر کلینی صفحہ ۲۰۶ پر یوں وارد ہے کہ۔

(۹۱) وان مات علی ھذہ الجاھلیۃ مات میتۃ کفر ونفاق یعنی اگر اسی حالت میں مر گیا تو کفر اور نفاق کی موت مرا

(۹۲) من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ الجاھلیۃ مسلم) کہ جو شخص مر جائے اور اس کی گردن میں امام زمانہ کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ پس جسطرح ایک شخص تمام انبیاء کو مانتا ہے اور صرف حضرت یوسف کی نبوت کے انکار سے کافر ہو جائیگا اور ایک شخص تمام قرآن کو مانتا ہے اور صرف انا اعطینا کے انکار سے کافر ہو جائے گا اور جس طرح تمام خدا کی مخلوق کا قائل ہے اور صرف اتنی بات کی زیادتی کرتا ہے کہ چمگادڑیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ کی بنائی ہوئی ہیں وہ اس کلمہ سے کافر ہو جائے گا اسی طرح ایک شخص تمام اماموں کو مانتا ہے

اور صرف حضرت مجدد الف ثانی کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہوا
کہ جو اور دیگر انبیاء کی مخالفت کی سزا جہنم ہے وہی سزا ان اماموں اور خلیفہ کے انکار سے
جہنم ملتا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ بھی وہی مرتبہ اور اہمیت رکھتے ہیں جو انبیاء رکھتے ہیں اور
اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سلسلہ جاری ہے بند نہیں ہوا بلکہ برابر جاری ہے۔
ساتویں انکی بھی مخالفت اسی طرح ہوئی جسطرح دیگر انبیاء علیہم السلام کی ہوئی پس
ضروری ہوا کہ یہ مان لیا جائے کہ یہ سلسلہ بس کبھی بند نہیں ہوتا مولانا دیوبندی کا یہ
فرمانا کہ اس مسئلہ میں کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اسپر اجماع امت ہے یہ
سراسر غلط دعوی ہے چنانچہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ۔

(۹۳) فان النبوة التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہو نبوة التشریع لا مطلقہ فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ ولا یزید فی شرعہ حکما اخر فہذا معنی قولہ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (الجزء الثانی من الفتوحات المکیہ الباب الثالث) یعنی رسول اللہ صلعم کے بعد مطلق نبوت بند نہیں
بلکہ ایسا نبی ممنوع ہے جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے ہاں ایسا نبی آسکتا ہے جو
آپ کی شریعت کے ماتحت ہو۔ اب کہاں گیا اجماع امت مولانا دیوبندی کا پھر دیکھئے
حضرت ملا علی قاری اپنی موضوعات میں لکھتے ہیں کہ۔

(۹۴) فلا یناقض قولہ تعالی خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (صفحہ ۵۸) کہ ایسا نبی بیشک آسکتا ہے جو رسول کریم صلعم کی شریعت کو تبدیل نہ کرے کیا یہی اجماع امت ہے؟ پھر دیکھئے مجمع البحار کے
مصنف حضرت امام محمد طاہر اپنی کتاب کے تکملہ میں لکھتے ہیں کہ۔

(۹۵) وہذا ناظر الی نزول عیسی وہذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی بعدی ینسخ شرعہ (صفحہ ۸۵) اسی طرح حضرت امام شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر جلد دوم صفحہ ۲۲ میں فرماتے ہیں کہ فان مطلق النبوة لم ترتفع وانما ارتفع نبوة التشریع وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی
اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب
نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند وغیرہ کا قول ہم دوسری جگہ نقل کر چکے ہیں پھر اب بتلائیے
کیا اسی کا نام اجماع امت ہے اجماع امت کی قلعی اب بھی نہیں کھلی تو سنئے حضرت امام

حنبل مسلم الثبوت جلد ۲ صنہ ۱۲ میں لکھتے ہیں
(۹۷) قال احمد من ادعی الاجماع فھو کاذب یعنی جو شخص اس بات کا دعویٰ کرے کہ فلاں بات پر اجماع امت ہو گیا ہے وہ کاذب ہے

نویں آیت

وما ھو الا ذکر للعالمین پ ۲۹ ع ۲۔
ترجمہ۔ یعنی یہ قرآن شریف تم جہان والوں کے واسطے تذکیر ہے اس میں بھی عموم البعثت کا اعلان اور ختم نبوت کا اثبات ہے۔

جواب

ذرا غور سے ناظرین اس نویں آیت کو اور فاضل دیوبندی کے استدلال کو ملاحظہ فرماکر دیوبندی دماغ اور علم کی داد دیجئے بقول شخصے کہ چونکہ چاول سفید ہیں اس لئے زمین گول ہے اس جگہ تو صرف ذکرا للعلمین ہے۔
یہ آیت فاضل دیوبندی کی نظر نہیں پڑی۔
(۹۸) ان اللہ اصطفیٰ ادم ونوحا وال ابراھیم وال عمران علی العالمین پ ۳ ع ۱۲
ترجمہ۔ یقیناً چن لیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم و آل عمران کو جہانوں پر۔ اس آیت کو پڑھ کر تم نے یہ تو مانا کہ ان کے بعد بھی نبی آنا بند ہو گیا باوجودیکہ اللہ فرماتا ہے کہ میں نے تمام جہانوں پر صرف ان کو چن لیا ہے مگر تعجب ہے کہ اس کے بعد بھی وہ دوسروں کو بھی چنتا رہا دوسرا ابلیس نے حضرت آدم کا انکار کیا اس کا واقعہ کو بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
(۹۹) ان ھو الا ذکر للعالمین پ ۲۳ ع ۱۲۔ یعنی نہیں یہ (ابلیس کا ایک نبی کی فرمانبرداری سے انکار کا واقعہ) مگر نصیحت تمام جہانوں کے لئے ہے ذرا غور کیجئے اگر کوئی نبی آنیوالا ہی نہ تھا تو آدم نوح موسیٰ عیسیٰ ابراہیم کے قصوں کو کیوں بیان کیا گیا اور نہ صرف بیان کیا گیا بلکہ بار بار قصوں کو دہرا کر ان سے قرآن شریف کو بھر دیا ہے یہ جس آیت کا میں ذکر کر چکا ہوں ان ھو الا ذکر للعلمین یہ سورۃ ص کا آخری رکوع ہے اور اس جگہ سے شروع ہوتا ہے۔
(۱۰۰) قل انما انا منذر وما من الٰہ الا اللہ الواحد القھار کہ میں تو صرف ڈرانیوالا ہوں الخ
اس سے اگلی آیت یہ ہے۔
(۱۰۱) قل ھو نبأ عظیم کہہ کہ وہ ایک بڑی خبر ہے۔
(۱۰۲) انتم عنه معرضون تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو۔
(۱۰۳) ان یوحیٰ الیّ الا انما انا نذیر مبین نہیں وحی کی جاتی طرف میرے مگر

میں ڈرانیوالا ہوں اس کے بعد حضرت آدم کی نبوت کے آگے ابلیس کے سر جھکانے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

۱۰۴ | ان ھو الا ذکر للعالمین نہیں یہ مگر نصیحت جہانوں کے لئے اور آپ نے جو آیت نویں لکھی ہے یہ ہے وماھو الا ذکر للعالمین وماھو اور ان ھو دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی جو آیت مولانا دیوبندی نے ختم نبوت کی دلیل میں لکھی ہے اس کے جواب میں ہم نے جو آیت ان ھو الا ذکر للعالمین لکھی ہے دونوں کے ایک ہی معنی ہیں مولانا دیوبندی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے واسطے نبی ہیں یا یہ قرآن شریف تمام جہانوں کے واسطے شریعت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات سے تو ہم بھی اتفاق کرتے ہیں اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ محمد صلعم آخری صاحب شریعت نبی ہیں اور قرآن بھی آخری شریعت کی کتاب ہے فاضل دیوبندی نے یہ کتاب ختم نبوت اس وجہ سے لکھی ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی نہیں کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا حالانکہ وہ خود حضرت مسیح ابن مریم کا منتظر ہے اور ان کا اور تمام مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آئیں گے تو وہ اب یہ عذر نہیں کرتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اگر خاتم النبین کے یہ معنی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کی آمد کا انتظار کیسا اگر وہ کہے کہ صاحب شریعت نبی نہیں آسکتے تو حضرت عیسیٰ جن کا وہ منتظر ہے وہ تو صاحب شریعت نبی ہیں اور صاحب کتاب ہیں اگر وہ کہے نیا نہیں آسکتا تو لفظ خاتم میں کونسا اشارہ اور کنایہ صرف ونحو کی رو سے موجود ہے جس سے وہ آمد کا منتظر ہے اگر وہ کہے کہ حضرت عیسیٰ امتی کی حیثیت سے آئیں گے تو ہم حضرت مرزا صاحب کو بھی امتی ہی مانتے ہیں اب رہی آیت وماھو الا ذکر للعالمین سو ہم نے ایک آیت اس کے جواب میں ان ھو الا ذکر للعالمین پیش کر دی جس میں نہایت صریح طور پر نبوا العظیم کی ایک بڑی خبر موجود ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے اَنتُم عَنهُ مُعرِضُونَ کہ تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو تو معلوم ہوا کہ ضرور نبی آنیوالا ہے اس کے بعد آدم کی نبوت سے انکار کرنے کا واقعہ بیان کر دینا صاف بتا رہا ہے کہ ضرور کوئی اہم بات ہے جو اس قدر تشریح سے بیان کیا گیا اگر کوئی کہے کہ نبوا العظیم سے مراد قیامت ہے تو وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ جب قیامت قایم ہوگی اس سے اس وقت کون انکار کر سکتا ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب سورج کو سامنے دیکھکر اس سے اگر کوئی انکار کر سکتا ہے تو قیامت

کے روز قیامت سے بھی کوئی انکار کر سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ نبی کی آمد کی خبر ہے اور ایک نبی ہی ایسی چیز ہے جس کا انکار ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا اب اس میں آپ بھی شامل ہیں اور تمام امت محمدیہ شامل ہے اسطرح آپ بھی انکار کر رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنیوالی نبی کو ہم نہیں مانیں گے لہذا آپ بھی ابلیس کے مانند ہوئے اس قرآن کے حکم کے مطابق۔ لیجئے مولانا آپ تو اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کر سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مگر ہم واقعات سے بتا چکے ہیں کہ علماء متقدمین آپ کے اس عقیدہ کے بالکل خلاف ہیں ہمارے مخالف جب لفظ خاتم پر بحث کر کے مجبور ہو جاتے ہیں تو مجبوراً اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ ہاں حقیقتاً خاتم کے معنی مہر کرنے کا آلہ ہیں مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ آلہ تو اس غرض کے لئے خاص طور پر بنایا جاتا ہے کہ اس سے کاغذات پر مہر لگائی جائے یعنی جب کوئی مہر ساز سے مہر بنوانے جاتا ہے تو ہر شخص اس مہر کو دیکھکر یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ مہر اب ہزاروں نقش بنانے کے واسطے بنوائی گئی ہے اسی طرح محمد صلعم مہر کرنے کا آلہ ہیں جس طرح یونیورسٹی کی اور عدالت کی مہر ہوتی ہے وہ جس پر لگ جاتی ہے اسکی تصدیق کر دیتی ہے اسی طرح محمد صلعم اگر کسی پر مہر لگا کر اس کی تصدیق نہیں کر سکتے کہ یہ نبی ہے تو آپ کا مہر ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

دسویں آیت

یاایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم الایۃ

ترجمہ:۔ اے لوگو بیشک لایا ہے تمہارے پاس پیغمبر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) دین حق پس ایمان لاؤ انپر بہتر ہوگا تمہارے لئے اس آیت میں بھی الناس سے تمام انسان مراد ہیں اور عموم بعثت اور ختم نبوت کا ثبوت ہے"

جواب

یہ ہے فاضل دیوبندی کی دسویں آیت بقول شخصے کہ ہی کھیت کی سنی کھلیان کی۔ سنو مولانا۔

(۱۰۵) انزل التورٰة والانجیل من قبل ھدی للناس پ۳ ع۹

یعنی اتاری اس نے توریت و انجیل اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے الناس میں قیامت تک کے لوگ مراد ہیں پھر کیوں اس کے بعد قرآن آیا؟ پھر اس کے بعد ارشاد ہوا

(۱۰۶) قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ھذا بیان للناس و ھدی و موعظۃ للمتقین پ۴ ع۵

تحقیق گذرے ہیں پہلے تم سے طریقے پس ایک نگاہ ڈالو زمین میں اور دیکھو کیا ہوا انجام

نبیوں کے جھٹلانیوالوں کا یہ بیان ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں
کے لئے فرمائیے سولوی نایہاں الناس سے مراد کیا تمام امت نہیں اور اس میں آپ بھی
معہ تمام علماء دیوبند کے شامل نہیں اور آپ بھی نبیوں کے جھٹلانے والے نہیں۔
اور ہٰذا بیان للناس کو ذرا غور سے دیکھئے یہ بیان یہ واقعہ کہ اس سے پہلے بہت سی امتیں
گذر چکی ہیں اور نبیوں کو جھٹلانا ان کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے اس لئے اے امت محمدیہ
تم بھی غور سے سن لو کہ یہ واقعہ ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ تاکہ تم اس سے عبرت حاصل
کرکے تم جھٹلانیوالے نہ بن جاؤ مگر آہ یہ تو متقیوں کے واسطے ہدایت اور نصیحت ہے اور
تقویٰ آپ کے پاس سے کبھی گذرا بھی نہیں۔ اگر آپ کو ذرا سا بھی تقویٰ حاصل ہے تو یہ آیت
جس میں صاف حکم موجود ہے کہ جب تمہارے پاس رسول آئیں تم ان کو مان لینا آپ کے
واسطے کافی ہوگی آپ تو کوئی آیت ایسی پیش نہیں کر سکتے جس سے یہ ثابت ہو سکتا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا لیجئے ہم پیش کرتے ہیں مگر تقویٰ شرط ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱۰۷) ھو الذی بعث فی الامیین رسول منہم یتلوا علیہم اٰیتہ ویزکیہم ویعلمہم
الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم ۱۱۶
یعنی وہ ہے جس نے مبعوث کیا ان پڑھوں میں رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے اوپر
ان کے قرآن کی آیتیں جس کے ذریعہ پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت
اور تحقیق تھے تم اس سے پہلے گمراہی ظاہر میں اور ایک آخر لوگوں میں ان میں سے جو ابھی
نہیں ملے ساتھ ان کے اور وہ ہے غالب حکمت والا۔ یعنی ایک رسول تو اس نے امیوں
میں مبعوث فرمایا یعنی محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم جو علم و حکمت سکھاتے ہیں اور ایک رسول
آخرین میں مبعوث کرے گا۔ معترض کہہ سکتا ہے کہ وہ آخرین میں لفظ رسول اور مبعوث کہاں ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عربی کا محاورہ ہے و واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم
میں نبی کریم کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی ہے۔ اہل عجم اور ائمہ قرون ثلاثہ مراد نہیں ہو سکتے
کیونکہ صحابہ کرام کے استفسار پر فرمایا۔
(۱۰۸) لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل۔ اور۔ رجال من ھؤلاء
بخاری مطبوعہ احمدی پریس دہلی صفحہ ۷۲۷۔ کہ یہ پیشگوئی تب پوری ہوگی جب ایمان
دنیا سے اٹھ جائیگا آخرین کا عطف الامیین پر ہو جاوے تو آخرین سے مراد

مسیح موعود کے زمانہ کے لوگ ہیں اور تقدیر عبارت یوں ہے کہ وبعث فی الآخرین
رسولاً منہم اور اگر رسولا پر عطف ہو جسکی تائید بعض روایات کے لفظ جمع رجال سے
ہوتی ہے تو مسیح موعود کی اولاد بھی شامل ہے جیسے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا الہام
بھی ہے خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء فارس تقدیر عبارت یوں ہوگی وبعث آخرین منہم
کے لفظ نے بتا دیا کہ آنیوالے موعود اس وقت کے لوگوں میں سے ہوں گے نہ آسمان
سے آئیں گے۔ ماضی کا لفظ بول کر ایک ہی وقت میں ماضی و مضارع دونوں قسم کے
معنی لینا قرآن شریف سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا واتبعوا فی ھٰذہ الدنیا لعنۃ
ویوم القیامۃ پ ۱۲ ع ۵۔ اے یتبعون یوم القیامۃ۔ اردو میں اسکی اس طرح مثال ہوسکتی
ہے کہ میرے دو سیب ہیں ان میں سے ایک سیب تم لیلو اور ایک زید دوسرے فقرے
میں لفظ سیب اور لیلو دونوں اڑا دیئے مگر معنی اس کے تبدیل نہیں ہوئے اسی طرح اس
آیت میں سے لفظ رسول اور لفظ مبعوث موجود نہیں چنانچہ بخاری شریف باب التفسیر سورۃ
جمعہ میں صحابہ نے جو دریافت کیا اس سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ آخرین منہم جسکی طرف اشارہ ہے وہ فارسی نسل ہوگا

گیارہویں آیت

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (سورۃ الانبیاء)
ترجمہ اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان کے لئے رحمت کر کے

جواب

یہ ہے گیارہویں دلیل فاضل دیوبندی کی حالانکہ اس آیت کے کسی لفظ
سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں مگر حضرت عیسیٰ تمہارے
عقیدہ کے مطابق بھی تمام جہان کے واسطے آنیوالے ہیں باوجودیکہ قرآن شریف صاف
فرما رہا ہے کہ حضرت مسیح کو ہم نے صرف بنی اسرائیل کے واسطے مبعوث کیا۔
(۹) ورسولا الی بنی اسرائیل دوسری جگہ فرمایا اتیناہ الانجیل۔ تیسری جگہ فرمایا۔
(۱۰) واذ قال عیسی بن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم (سورۃ صف)
چونکہ حضرت عیسیٰ مخصوص تھے بنی اسرائیل کے واسطے اس لئے وہ امت محمدی کی صلاح
کے واسطے تو نہیں آسکتے البتہ اگر ان کو خواہ مخواہ بلانا چاہو تو ان کو پہلے مرتبے ممتاز
مرتبہ پر لاؤ تو یہ بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ محمد صلعم کافۃ للناس ہیں مگر تم ان کو تمام جہان کے
واسطے بلا رہے ہو اس سے یہ بہتر تھا کہ حضرت رسول کریم صلعم کے غلاموں میں سے کسی کو

اس کام کے واسطے مامور کرتے تو محمد صلعم کی اس میں ہتک نہ تھی مگر اب ایک طرف تو محمد صلعم کو رحمتہ اللعالمین کہہ رہے ہو دوسری طرف ایسے نبی کو رحمتہ اللعالمینی میں بٹہ لگانے کے لئے بلا رہے ہو جو مخصوص بقا بنی اسرائیل کے واسطے تم نے قرآن کو نہیں پڑھا دیکھو قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ۔

(۱۱۱) واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واتکم مالم یؤت احدا من العلمین پ ۶ ع ۸۔

ترجمہ:۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو فضل الٰہی اپنے اوپر جب بنائے تم میں نبی اور بنایا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو وہ جو نہیں دیا تھا تمام جہانوں میں اور کسی کو دیکھا مولانا بنی اسرائیل کو وہ چیز ملی جو امت محمدیہ کو بھی نہیں ملی مگر اس کے بعد نبی آنے بند نہیں ہوئے تو یہ کسطرح ممکن ہے کہ محمد صلی اللہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مولانا تم اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کر سکے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر ہم ایک چھوڑ ۱۱۱ آیت سے ثابت کر چکے ہیں کہ نبی قیامت تک آتے رہیں گے۔

ممکن ہے کہ آپ اس جگہ یہ اعتراض کریں کہ یہ تو حضرت موسیٰ کی قوم کو کہا گیا تو ہم آپ کو یہ جواب دیں گے کہ کیا یہ قرآن شریف موسیٰ پر نازل ہوا ہے اور امت محمدی اس میں مخاطب نہیں؟ دوسرے یہ کہ کیا یہ آیت اب منسوخ ہے؟ تیسرے یہ کہ۔

(۱۱۲) ولقد جاءکم موسیٰ بالبینٰت ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظٰلمون پ ۱ ع ۱۲۔

یعنی جب موسیٰ تمہارے پاس کھلے نشانوں کے ساتھ آیا تو پھر بھی تم نے بچھڑے کو معبود بنالیا اور مشرک ہوگئے۔ اب اس جگہ بتائیے کہ کیا کفار مکہ نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا کیا ان کے پاس موسیٰ آئے تھے؟ یا اگر کہو کہ اس وقت یہود کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمد صلعم کے زمانہ کے یہودنے بچھڑے کو معبود مانا تھا بلکہ جن یہود نے بچھڑے کو معبود مانا تھا ان کو تو مرے ہوئے دو ہزار برس گذر چکے تھے ان کی ہڈیاں بھی خاک ہو چکی تھیں بلکہ محمد صلعم کے زمانہ میں کوئی فرقہ بھی ایسا موجود نہ تھا جو بچھڑے کو معبود ماننے والوں میں سے زندہ ہو پس معلوم ہوا کہ یہ لعبرت الاولی الابصار محض ہے اور اس میں تمام امت محمدی مخاطب ہے اگر تم یہ کہو۔ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملیٰ علیہ بکرۃ واصیلا۔ (فرقان ع ۱) اور کفار نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن پہلوں کی کہانیاں ہے الخ۔

بارہویں آیت

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولّه ما تولّی ونصله جهنم وساءت مصیرا

ترجمہ ۔ جو کوئی خلاف کرے رسول کے بعد اس کے کہ ظاہر ہوئی اس کے لئے ہدایت اور پیروری کرے سوائے راہ مسلمانوں کے متوجہ کریں گے ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور برا ٹھکانا ہے وہ دوزخ "

جواب

ناظرین دیکھی آپ نے بارہویں دلیل ختم نبوت پر فاضل دیوبندی کی؛ اور اس سے اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ "خدا کے نبی دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے اتباع کی طرف بلائیں نہ یہ کہ لوگوں کا اتباع کرنے لگ جائیں دیکھو قرآن مجید کا ارشاد ہے ۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله الایۃ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر صرف اسی لئے کہ اسکا اتباع کیا جائے "؎

لپٹا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے جال میں صیاد آگیا

ذرا سینہ پر ہاتھ رکھکر بتائیے کہ حضرت عیسیٰ جن کے آپ منتظر ہیں اس آیت سے ان کا انکار ثابت ہوا یا نہیں کس قدر واضح طور پر ظاہر ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ اب نہیں آسکتے کیونکہ ان کو محمد صلعم کی اتباع کرنی پڑے گی اس لئے ضروری ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا وہ حدیث امامکم منکم کے مطابق ہم میں ہی سے کوئی ہونا چاہئے نہ کہ بنی اسرائیل کا مسیح جو اس آیت قرآنی کے مطابق دوسرے کی اتباع نہیں کر سکتا اس آیت سے فاضل دیوبندی یہ تو ثابت نہیں کر سکا نہ اس میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کے یہ معنی نکل سکیں کہ حضور صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا البتہ فاضل دیوبندی کے استدلال سے یہ ایک اور بات ثابت ہو گئی کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی نہیں آسکتے ۔ غرضیکہ تم نے اپنا دعویٰ اس سے ذرا بھی ثابت نہ کیا مگر ہم نے اپنا دعویٰ تمہاری ہی دلیل سے ثابت کر دیا

دوسرا جواب

کیا حضرت ہارون موسیٰ کے متبع نہ تھے ۔
(۱۱۳) ما منعك اذ رأیتهم ضلوا الا تتبعن افعصیت امری (طہ ۹۶)
(۱۱۴) ۔۔ واتبعت ملة ابائی سورۃ یوسف ۶۶ حضرت یوسف بھی متبع تھے خود حضرت موسیٰ نے خضر کی اتباع کی ۔

(۱۱۵) هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدا (سورة کہف آخر) حضرت ابراہیم جب تک شہر بابل میں رہے شاہ بابل نمرود کے فرمانبردار اور متبع رہے حتی کہ ہجرت کرکے ملک شام کو چلے گئے جہاں فرعون مصر کے متبع ہو کر رہے حضرت یوسف بھی فرعون مصر کے فرمانبردار رہے قانون شاہی کے مطابق بن یامین اپنے بھائی کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے۔

(۱۱۶) ما كان ليأخذ اخاه في دين الملك الا ان يشاء الله (سورۃ یوسف) حضرت موسیٰ اور ہارون فرعون کے فرمانبردار رہے تنگ آکر وحی الٰہی کے ماتحت ہجرت کری مگر بغاوت نہ کی حضرت دانیال اور یسعیاہؑ بایام اسیری شاہ بابل کے فرمانبردار رہے حضرت زکریا یحیٰی عیسیٰ قیصر روم کے فرمانبردار رہے حضرت ہارون موسیٰ کے تابع رہے۔

(۱۱۷) اخاه هرون وزيرا وزیر مطیع ہوتا ہے نہ کہ مطاع۔

(۱۱۸) لو كان موسى وعيسى حيين لما وسعهما الا اتباعي اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو محمد صلعم فرماتے ہیں کہ میرے متبع ہوتے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے

(۱۱۹) انا انزلنا التورٰة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذين

سورۃ المائدہ آیت ۴۴ یعنی ہم نے التوریت کو نازل کیا جس میں ہدایت اور نور تھی اور اسپر تمام امت موسویہ کے نبی متبع تھے۔

(۱۲۰) ووصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب یعنی حضرت ابراہیم نے اپنی اولاد کو وصیت کی جس میں اسحاق یعقوب یوسف اسمعیل وغیرہ تمام ہی آگئے اور وہ سب ابراہیم کی وصیت کے مطیع رہے قرآن گواہ ہے کہ وہ تقسیم مال کی وصیت نہ تھی بلکہ

(۱۲۱) ان الله اصطفى لكم الدين دین کے واسطے وصیت تھی دنیاوی نہ تھی پس یہ تمام مطیع ہوئے نہ کہ مطاع۔

(۱۲۲) اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یعنی آج کے دن دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت ہم نے پوری کر دی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے دین اسلام کو بالکل مکمل کر دیا اور جس قدر انعام تھے وہ امت محمدیہ کے واسطے پورے پورے عطا کر دئے آج کے بعد کوئی ایسی نعمت نہیں جو دوسری امتوں کو ملی ہوں اور تمکو نہ ملے اور تمہارے دین میں اب کوئی کمی باقی نہیں رہی گویا جو انعام دوسری امتوں کو فرداً فرداً ملے وہ تمام امت محمدیہ کو عنایت کر دئے گئے یہ کسی عنایت سے محروم نہیں رہے گی اسی واسطے اسکو خیر الامم کا خطاب عطا کیا گیا یعنی تمام امتوں سے بڑھ کر اور بہتر اور افضل امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہے جسطرح افضل الرسل محمدؐ صلعم ہیں اور جو کمالات اور انعامات فرداً فرداً دوسرے انبیا کو مرحمت ہوئے یہ تمام کا مجموعہ ہے جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا سہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح امت محمدیہ میں وہ تمام اوصاف تمام انعامات تمام کمالات ان کو مل گئے اگر نبوت اور رسالت انعام ہے اور ضرور ہے تو وہ بھی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملنا چاہئے اگر نبوت لعنت اور مصیبت ہے تو بیشک امت محمدیہ اس سے محروم رہنی چاہیے دیگر امتوں کی قسمت میں تو سیکڑوں ہزاروں نبی لکھے تھے مگر چونکہ نبوت لعنت اور ایک مصیبت تھی اور امت محمدیہ کی قسمت میں ہمیشہ کے لئے کذاب اور دجال لکھدیے گئے

جو ہم برگشتہ قسمت آرزو کرتے ہیں پانی کی	زہے باران رحمت چرخ سے پتھر برستے ہیں
ہر بلا کز آسماں آید	خانہ انوری تلاش کند

کیونکہ یہ انعام تھا بس ایسے خیال کے آدمی خوش ہو جائیں کہ نبوت کی لعنت سے ہمیشہ کے واسطے امت محمدیہ کا چھٹکارا ہو گیا اور افسوس ہے کہ بعض او ندھی کھوپری کے انسان اس آیت کریمہ کو انہیں معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

(۲۳) الم ترالی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا (سورۃ ابراہیم) یعنی کیا دیکھا ہے ان لوگوں کی طرف جو بدلتے ہیں نعمت کو کفر (لعنت) سے مگر وہ کبھی خیال نہیں کرتے کہ وہ بادشاہ جو سلطنت مغلیہ کا بانی تھا تیمور جسکے بعد سیکڑوں برس تک اسکی اولاد نے بادشاہت کی وہ افضل ہے یا جسکے بعد بادشاہت تمام ہو گئی اور اس کی اولاد آج بھیک مانگتی فاقہ مستی میں زندگی بسر کرتی ہے وہ افضل ہے ان دونوں میں جو افضل ہے ویسا ہی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرلو آجکل ہندوستان پر انگریز قوم فاتحانہ قبضہ رکھتی ہے جنہوں نے کروڑوں روپیہ اور لاکھوں آدمیوں کی قربانی کے بعد ہندوستان پر قبضہ کیا ہے تو وہ عہدے اور انعامات اور جو مراعات انگریز قوم کو حاصل ہیں وہ نہ سناتنیوں کو ہیں نہ آریوں کو نہ بدھ نہ مسلمانوں کو اب آپ غور کریں کہ جس قدر وایسرائے اور گورنر ہندوستان میں مقرر ہو کر آئیں گے وہ انگریز قوم سے ہوں گے اگر انگریزوں اور ہندوستانیوں میں مساوات ہو اور جنہوں نے اتنی عظیم الشان قربانیاں کرکے اس پر قبضہ کیا ہے ان کے واسطے اور انکی آئندہ اولاد کے واسطے نہ ہوں جسطرح دوسری قومیں مراعات حسنہ وانہ سے فائدہ اٹھائیں سی

طرح انگریز بھی تو بغیر انگریزدنی قوم ہرگز فخر نہیں کر سکتی اسی طرح امت محمدیہ کو آج یہ فخر حاصل
کہ جس قدر انعامات بشارات نبی صدیق شہید صالح اولیا قطب ابدال بنیگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی اطاعت اور غلامی کا جوا اپنی گردن پر رکھنے سے بنیں گے اگر کبھی عیسائیوں میں کبھی یہودیوں
میں کبھی بدھ میں کبھی پارسیوں میں کبھی سناتنیوں میں نبی پیدا ہو کر خدا کی طرف سے اصلاح
کے واسطے مقرر ہونے لگیں تو پھر امت محمدیہ خیر الامم نہیں کہلا سکتی لیکن یہ اس قدر صاف
بات ہے کہ اس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم قیامت
کے روز تمام قوموں سے دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے پاس ہمارے رسول نہیں آئے
تھے۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نبیوں کا آنا ہی بند ہے تو محمد صلعم کے بعد جو آئیں یا قومیں
گذریں ان سے جب سوال کیا جائیگا کہ کیا تمہارے پاس کوئی رسول نہیں آیا تو وہ یہ کہہ دیں گے
کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول آیا نہیں چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کے آنے کو تو
بند کر چکا تھا پھر ہمارے پاس نبی کہاں سے آتے اگر اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ یہ کہیگا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو وہ لوگ اس کا
جواب دینے کا حق رکھتے ہیں کہ تو نے نوح اور ابراہیم اور یعقوب اور داؤد اور موسیٰ علیہ السلام
کے بعد کیوں نبی مبعوث کئے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے چھ سال میں سوا سو نبی تو نے
مبعوث کئے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے واسطے اس نے نصف نبی بھی مبعوث نہ کرتا۔
(۱۲۴) فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شہیدا (سورۃ النساء)
ہر امت پر اس کا نبی بطور گواہ کے پیش کیا جائے گا بخاری پارہ ۱۸۔ اب ظاہر ہے گواہ تو
صرف وہ ہو سکتا ہے جو سامنے موجود ہو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو برس کے لوگوں
پر کس طرح شہادت دے سکتے ہیں جبکہ انہوں نے ہمیں دیکھا ہی نہیں پس یقیناً ہر زمانہ
میں ایک نبی کی ضرورت ہے جو ہمیں دیکھ کر پہچان سکے اور پھر سچی شہادت دے سکے
(۱۲۵) یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا پ ۲۲ ع ۲۶۔ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بھیجا
تم کو گواہ بنا کر۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیگر انبیاء کی طرح اپنے زمانے کے ایک سو سال کے
اندر لوگوں کے واسطے شاہد تھے سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد دعویٰ نبوت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ۲۳ سال تک زندہ رہے تو صرف ۲۳ کے اندر اندر جن لوگوں نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا صرف ان کے واسطے آپ شاہد ہوئے اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص
ستر برس کی عمر والے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ دو سال کے بعد مر گیا تو حضور

اس کے شاہد ہوئے پھر ایک شخص حضور کی آخری عمر میں پیدا ہوا اور اس نے اپنی ابتدائی
عمر میں دیکھا اور اسکی عمر ۷۵ سال کی ہوئی جب اس نے دیکھا اس وقت وہ پانچ سال کا تھا
تو ستر برس تک بعد میں زندہ رہا آپ   اس کے بھی شاہد ہوئے اس طرح اس کی باتوں کو اس
کے بیٹوں اور پوتوں نے سنا اور وہ حضور پر اسی طرح ایمان لایا جسطرح دیکھکر ایمان لاتے
ہیں اس عرصہ میں سو سال گذر گئے اب پہلی صدی میں حضرت عمر بن عبد العزیز خدا کی طرف
سے مامور ہو کر آئے۔ ہم نے جس طرح اپنے باپ کو رحم مادر میں نطفہ ڈالتے نہیں دیکھا مگر والدہ
کی شہادت پر ہم اپنے باپ کا نطفہ ہونے پر یقین کر لیتے ہیں اسی طرح ایک شہادت بچی کو ہم
چشم دید کے برابر درجہ دے سکتے ہیں۔ ستکون عنی رواۃ یرون الحدیث الخ ابن عساکر
نے روایت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب راوی پیدا ہوں گے جو میری طرف سے
حدیث بیان کریں گے تم ان حدیثوں کو قرآن پر عرض کرنا اگر وہ قرآن کے موافق ہوں تو ان
کو لے لو ورنہ ترک کر دو کنز العمال جلد ا صفحہ ۵۰۔ اس سے معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد ہی احادیث بنانے والوں کی خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدی اور واقعات گواہ ہیں
کہ بہت کثرت سے جھوٹی احادیث بنائی گئیں تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ جسطرح ہر نبی کے
بعد اس کی امت میں فتنہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتنہ شروع
ہو گیا جس سے ثابت ہوا کہ جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبیوں کی ضرورت باقی رہی
اسی طرح آپ کے بعد بھی ہے کیونکہ نبی کا کام اتنا ہی ہوتا ہے کہ جو دین میں زائد باتیں داخل ہو جائیں
ان کو خدا سے خبر پا کر نکالدے۔

(۱۲۶) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا پ ۲۹ ع ۱۳۶ تحقیق ہم نے بھیجا ہے
طرف تمہاری (محمد صلعم کو) پیغمبر گواہ بنا کر جس طرح ہم نے بھیجا تھا فرعون کی طرف (موسیٰ کو)
پیغمبر اس آیت سے ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت ختم نہیں ہوئی کیونکہ حضرت موسیٰ
پر بھی نبوت ختم نہیں ہوئی تھی حضرت موسیٰ کے مانند محمد صلی اللہ علیہ وسلم تب ہی رسول ہو سکتے
ہیں جب کہ حضرت موسیٰ کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح پیغمبر آئیں جس طرح
حضرت موسیٰ کی کتاب پر عمل کرانے کے واسطے سیکڑوں نبی آتے رہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی کتاب پر بھی عمل کرانے کے واسطے رسول آنے چاہئیں اور جسطرح حضرت موسیٰ کے بعد
چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ آئے اسی طرح حضرت سیدنا مصطفیٰ کے بعد چودھویں صدی
میں مثیل مسیح آنا چاہئے آخری حصہ سے تو ہمارے دوستوں کو بھی اتفاق ہے مگر پہلے حصہ سے

ان کو انکار ہے اور انکار کی کوئی وجہ معقول ان کے پاس موجود بھی نہیں پھر پ ۶ ع ۱۱
(۱۲۷) انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا
والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ اتاری توریت جسکے اندر ہدایت
تھی اور نور تھا اور حکم کیا کرتے تھے اسکے ساتھ رسول وہ جو مطیع تھے خدا کے واسطے ان
لوگوں کے لئے ہدایت پائی جنہوں نے اور حکم کرتے تھے توریت سے خدا والے اور عالم
اس کے ساتھ اور حفاظت کرائی تھی اس کتاب سے۔ اس آیت شریف سے تین باتیں ثابت
ہوتیں اول یہ کہ توریت سے بہت نبی حکم کیا کرتے تھے اور چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت
موسیٰ کے مانند ہیں اس لئے ان کے قرآن شریف سے حکم کرنے کے واسطے بھی نبیوں کے
پیدا ہونیکی ضرورت ہے اور جسطرح علما کا وجود امت محمدیہ کے واسطے کافی سمجھا جاتا ہے
اس طرح حضرت موسیٰ کی امت کے علماء بھی توریت سے حکم کیا کرتے تھے پھر انکی امت
کے واسطے صرف علما کیوں نہ کافی ہوئے تیسری بات جسطرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نسبت
نور کا لفظ استعمال کیا ہے اسی طرح توریت کی نسبت بھی چوتھی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء
جو ہوف اصفت ہو گئے ہیں وہ نبیوں کے نہ آنیکی دلیل ایک یہ دیا کرتے ہیں کہ دیگر کتابیں
محفوظ نہیں رہیں اس لئے آنبر نیا نبی آنیکی ضرورت ہوئی مگر قرآن شریف کے واسطے اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے

(۱۲۸) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ اگر قرآن
شریف کی نسبت حافظون کا لفظ آیا ہے تو دیکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک
توریت کی نسبت بھی بما استحفظو فرمایا ہے اگر یہ لفظ آجانے سے نبی کے آنیکی بندش ہو جاتی
ہے تو پھر توریت کے بعد بھی نبی آنا بند ہو جانا چاہئے تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت
موسیٰ کے مانند نبی کہنا آپ کے عقیدہ کے قطعی خلاف پڑتا ہے اور نہ صرف حضرت موسیٰ کی
طرح محمد صلی اللہ وسلم تھے بلکہ ہر ایک نبی ایسا ہی تھا چنانچہ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(۱۲۹) لا نفرق بین احد من رسلہ صاف ظاہر ہے کہ کسی نبی میں بلحاظ نبوت کے کوئی فرق
نہیں پھر بخاری میں ایک حدیث ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو یونس نبی پر بھی ترجیح
نہ دو تمام انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہیں اگرچہ ان کی مائیں الگ الگ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی
فرماتا ہے۔

(۱۳۰) لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ

رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ الخ پ ۳۰ نہ تھے وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اہل کتاب میں سے اور مشرک باز رہنے والے یہاں تک کہ آوے ان کے پاس دلیل ظاہر یعنی پیغمبر خدا کی طرف سے جو پڑھتے تھے پاکیزہ صحیفہ بیچ ان کے ہے کتابیں قائم کر شیوائی دین کو اور نہ متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے تھے کتاب الخ - پھر فرمایا

(۱۳۱) ومن قبلہ کتب موسیٰ اماما ورحمۃ وھذا کتاب مصدق لسانا عربیا پ ۲۶ احقاف پہلے اس (قرآن) سے کتاب ہے موسیٰ کی جو اس (قرآن) کی پیشوا اور رحمت اور یہ کتاب (قرآن) ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے صرف اتنی بات ہے کہ یہ عربی میں ہے اور وہ عربی میں نہ تھی - اس آیت سے یہ بات کس قدر صاف ہو جاتی ہے کہ یہ قرآن شریف کوئی خاص خصوصیت نہیں رکھتا اس کی پیشوا توریت ہے جو رحمت سے بھی اسی طرح لبریز تھی جیسا کہ قرآن شریف ہے پھر کیا وجہ ہے کہ توریت پر عمل کرنے والے ہزاروں نبی ہوں اور قرآن شریف پر عمل کرنے والے نہ ہوں ؎

سیکڑوں مست بھلا جس کی مناتے ہوں خیر

پھر وہ میخانہ ترا ساقیا آباد نہ ہو

پھر ارشاد فرمایا -

(۱۳۲) قالوا یقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق پ ۲۶ تو ہم کہا انہوں نے کہ اے قوم تمہاری تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب (قرآن) کہ اتاری گئی ہے جو موسیٰ کے بعد جو تصدیق کرتی ہے اس (توریت) کو جو اس سے پہلے ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن شریف توریت کی تصدیق کرنے والی ہے اس لئے ضرور ہے کہ جس طرح توریت کے سمجھانے اور اس پر عملدرآمد کرانے کے واسطے انبیاء آتے رہے اسی طرح قرآن پر عمل کرانے کے واسطے نبی آتے رہنے چاہئیں اس آیت میں بعدی کا لفظ بھی موجود ہے اور حدیث لانبی بعدی میں بھی بعدی کا لفظ ہے اب اہل بصیرت بعدی کے معنی پر انصاف کے ساتھ غور کریں کہ بعدی کے کیا معنی ہیں کیا حضرت موسیٰ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مبعوث ہوئے ؟ یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ کے درمیان اور بھی کوئی نبی مبعوث ہوا ؟ اس کے جواب میں آپ فوراً فرمائیں گے کہ ہاں نبی تو بہت سے اس درمیان میں آئے تو معلوم ہوا کہ بعدی کے معنی عرب کے اور خصوصاً اسلام کے محاورہ میں بعدی کے معنی مخالف کے ہیں چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

موسیٰ کی شریعت کو منسوخ کر دیا پس لبعدی کو قرآن شریف نے ان معانی میں استعمال کیا ہے کہ ایسا مخالف نبی جو شریعت کو منسوخ کر دے قرآن شریف میں بعدی کا لفظ سیکڑوں جگہ استعمال ہوا ہے ہر جگہ اپنی معنوں میں آپ کو ملیگا پس بعدی کے معنی مخالف کرو نہ کہ اور کچھ۔

(۱۲۴) یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر الخ پ ۶ ع ۸ یعنی اے کتاب والو تحقیق آیا تمہارے پاس رسول جو بیان کرتا ہے اوپر تمہارے ایسا نہ ہو موقوف ہو جائے تمہارے اوپر رسولوں کا آنا اور تم یہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول نہ ڈرانیوالا آیا نہ خوشخبری سنانے والا آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ڈرانا اور خوشخبری سنانا نبی کا کام ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم باب تفسیر بخاری میں فرماتے ہیں لم یبق الا المبشرات یعنی مبشرات کے سوا اب کچھ باقی نہیں رہا تو کم از کم تم اتنا ہی مان لو کہ بشارت دینے والا نبی آسکتا ہے کیونکہ آیت میں اللہ تعالیٰ صاف فرما رہا ہے کہ دیکھو تم رسولوں کے انکار کی عادت چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ ہم رسولونکا بھیجنا موقوف کر دیں اور پھر تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی رسول خوشخبری دینے والا نبی نہیں آیا پس اب تم غور کے واسطے غور کرو کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ مبشرات باقی ہیں اور نبی کا کام ہی بشارت دینا ہے پھر تم کیوں رسول کے خلاف کرتے ہو۔

(۱۲۵) ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا پ ۵ ع ۱۴۔ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کی یعنی تسلیم کرنے والونکی یا مان لینے والونکی یعنی جو مسلمانوں کا کام ہے کہ جب ان کے پاس ہدایت آئے اس کو نہ مان اور انکار کرے کافر بنیں گے تو ہم ان کو دوزخ میں داخل کریں گے اور یہ وعدہ پہلے ہی مرتبہ حضرت آدم سے لیا گیا تھا کہ منی ھدی فمن تبع ھدای یعنی جب کبھی تمہارے پاس ہدایت (نبی) آئے اس کا انکار نہ کرنا پس اب اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کیوں کرتے ہیں؟

(۱۲۶) اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ پ ۱۰ ع ۱۱۔ تم لوگوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو اپنا پروردگار سمجھ رکھا ہے کہ وہ جو کچھ کہیں وہ ٹھیک ہے اور جو قرآن وحدیث کہے وہ غلط ہے اپنی مولویوں کی نسبت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء یعنی اس وقت آسمان کے نیچے علماء سے بدتر کوئی نہ ہوگا پس اس

حدیث کو پڑھ لینے کے بعد فوراً دماغ میں خیال گذرتا ہے کہ جب علماء بدترین مخلوق ہو گی
اور نبیوں کے آنے کی بھی بندش ہو گئی تو اس سے زیادہ امت محمدی کے واسطے اور
کیا مصیبت ہو سکتی ہے ؎

لب شیریں سے ایسی سخت باتیں میری تربت پر
کہ گویا کوہ کن کی قبر پر پتھر برستے ہیں

بنی اسرائیل تھوڑے عرصہ بھی خدا کی فرمانبرداری کریں تو ان کو نبوت اور بادشاہت ملجائے
اور تمام جہان پر ان کو فضیلت ملجائے مگر امت محمدی افریقہ امریکہ انگلینڈ جرمنی جاپان۔
چین بخارا کشمیر ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں جاکر اس کے نام کو بلند کرے تو وہ نبوت کا
انعام بھی اس سے چھین لیا جائے ؎

آپ بخیر دلی کئے جائیں مرادیں پوری
کوئی اچھا برا میرے لئے ارشاد نہ ہو

پھر یہ خیر الامم کس طرح ہوئی اس کا نام تو شر الامم ہونا چاہئے جب ان کے خیال کے مطابق
اسم بامسمّیٰ ہو سکتی ہے جس طرح احادیث جھوٹی گھڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو لوگوں
نے خراب کیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسی طرح قرآن کی تفاسیر لکھکر لوگوں نے اس میں
غلط ملط کر دیا ؎

حاشیہ اتنے چڑھائے متن پر
اعتبار اصل تک جاتا رہا

ایک تفسیر لکھی گئی دوسرے مولوی نے اس تفسیر کو دیکھکر تبرابازی شروع کر دی کہ اس
سے بہتر میں لکھہ سکتا ہوں جب اس نے لکھی تو تیسرا اٹھا اور اس نے ہزاروں عیب اسکی تفسیر
میں نکالدئے چنانچہ لکھا ہے۔ تفسیر ابن عباس طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن
عباس فاذا نضم الیہ محمد بن مروان السدی الصغیر فہو سلسلۃ الکذب
مجمع البحار صفحہ ۵۰۹ جلد ۲ یعنی ابن عباس نام کی تفسیر
جو کلبی کے طریق پر ابی صالح سے ابن عباس تک مروی ہے اگر اس میں محمد بن سدی صغیر
بھی شامل کیا جائے تو یہ سارا سلسلہ جھوٹ اور اختراعی ہی کلہ ہے۔ اب آپ غور فرمائیے
کہ ایسی حالت میں ان مفسروں نے جو تفاسیر میں مطلب دیا بس صحابہ کرام اور محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے نام پر تھوپا پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس قدر علماء کی بری حالت ہو جائے کہ وہ اپنے

پاس سے قرآن کی تفسیر کریں اور اس کو مستند بنانے کے واسطے صحابہ کرام کے نام پر منسوب کرکے تفسیر عباسی اس کا نام رکھدیں پھر کیا وجہ ہے کہ نبی مبعوث نہ کئے جائیں ہم کیونکر اندازہ کریں کہ مجمع البحار کا مصنف ٹھیک کہہ رہا ہے یا تفسیر عباسی کا مصنف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ورأیت عن فضائل الامام الشافعی لابی عبد اللہ محمد بن احمد بن شاکر قطان انہ اخرج بسندہٖ من طریق بن عبد الحکیم قال سمعت لشافعی یقول لم یثبت عن ابن عباس فی تفسیر الاشتبیہ بمائۃ حدیث تفسیر اتقان مصنفہ امام جلال الدین سیوطی نے بھی یہ ہی قول لکھا ہے اب آپ اندازہ کیجئے کہ کیا وجوہات ہیں جنکی بنا پر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اب نبی کے آنیکی ضرورت نہیں۔ بعض ایسے بزرگ نکلے کہ انہوں نے کفر و الحاد کا دروازہ کھول دیا اور یہاں تک نوبت پہنچائی کہ بیدھڑک پکار اٹھے۔ اور کہنے لگے۔

(۱۲۷) ان ھی الا فتنتک ما علی العباد من بتھم یعنی جسقدر فتنہ و فساد دیکھا جاتا ہے یہ سب اے خدا تیرا ہی ہے۔ اور بندوں پر خدا سے بڑھ کر کوئی زیادہ ضرر رساں نہیں ہے۔ بعض ایسے متکلمین پیدا ہوے جنہوں نے بلا سند کلام اختیار کیا نہ انہوں نے اصول شرعیہ کو مد نظر رکھا اور نہ قواعد عربیہ کے پابند رہے حتیٰ کہ بعض علماء کو بعض تفاسیر کی نسبت کہنا پڑا فیہ کل شیءٔ الا التفسیر یعنی اس میں تفسیر کے سوا اور سب کچھ ہے۔ یہ حال ہے ان تفاسیر کا جو بعد زمانہ تابعین کے لکھی گئیں۔ نہ تو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی مستقبل بسیط تفسیر لکھی گئی اور نہ تابعین کے زمانہ میں کسی ایسی تفسیر کا ظہور ہوا جو کل انسانی ضروریات کے لئے مکتفی ہو اب اس زمانہ کے بعد جسقدر تفسیر لکھی گئی نہیں وہ نقص ہیں جو اوپر ظاہر کئے گئے۔ پس ایسی صورت میں ان تفاسیر پر من کل الوجوہ اعتبار کر لینا اور ان کو غیر متنزل اور غیر مبدل ٹھیرانا اور اپنا ماویٰ ملجا قرار دینا عقلمندوں کا کام نہیں۔ ہاں جو بات نص قرآنی کے عین مطابق اور احادیث صحیحہ کے موافق ہو اور عقل بھی خلاف ورزی نہ کرتی ہو۔ اس کو ماننا اور اسپر اپنا عملدرآمد قرار دینا نہایت ہی انسب اور اولیٰ ہے لیکن ان کے ہر رطب و یابس کو مان لینا شایان عقل نہیں۔ ورنہ اس سے بجز اس کے اور کچھ متصور نہ ہو گا کہ گویا ان بزرگوں کا ایسی لغو اور دور از کار باتوں کا قرآن جیسی پاک اور مطہر کتاب کی تفسیروں میں درج کرنا دولت اسلام پر ہی ایک خطرناک حملہ مقصود تھا تاکہ لوگ ایسی بیہودہ اور بیہودہ باتوں کو دیکھکر

اسلام سے بیزار ہو جائیں۔ اب ہم ذیل میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس میں رسول علیہ السلام نے تفاسیر کی نسبت خبر دی ہے۔ وہو ہذا۔

(۲۸) عن عمر قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجتمعین و انا اعرف الحزن فی وجہہ فقال انا للہ وانا الیہ راجعون قلت یا رسول اللہ انا للہ وانا الیہ راجعون ماذا قال ربنا قال اتانی جبرئیل آنفا فقال انا للہ وانا الیہ راجعون قلت اجل انا للہ وانا الیہ راجعون فیم ذاک یا جبرئیل قال ان امتک مفتتنۃ بعدک بقلیل من الدھر غیر کثیر قلت فتنۃ کفر او فتنۃ ضلالۃ قال کل ذلک سیکون قلت ومن این یاتیھم ذالک وانا تارک فیھم کتاب اللہ قال بکتاب اللہ یضلون و اول ذلک من قبل قرائھم وامرائھم یمنع امرائھم الناس حقوقھم فلا یعطونہا فیقتتلون فیتبع القراء اھواء الامراء فیمدون فی الغی ثم لا یقصرون قلت یا جبرئیل فیما سلم من سلم منھم قال بالکف والصبر ان اعطوا الذی لھم اخذوہ وان منعوہ ترکوہ رواہ الحکیم وابن ابی عاصم فی السنۃ والعسکری فی المواعظ وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غم اور حزن کے آثار نمودار ہوئے اور اسی حالت میں آنحضرت کے منہہ سے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ نے کیوں پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبریل آیا اور اس نے یہی کلمہ پڑھا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کلمہ تو نے کیوں پڑھا ہے تو جبریل نے کہا تیری امت تیرے بعد بہت قلیل زمانہ میں فتنہ میں مبتلا ہونے والی ہے میں نے کہا کیا کفر کا فتنہ ہوگا یا ضلالت کا تو اس نے کہا کہ سب باتیں ہوں گی میں نے کہا یہ سب باتیں کہاں سے پیدا ہوں گی حالانکہ میں ان میں قرآن شریف چھوڑ جاؤں گا۔ کہا کہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے وہ گمراہ ہوں گے۔ یعنی اپنی من گھڑت تفسیریں بنالیں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے) کیونکہ سب سے پہلے قرآن پڑھنے والوں (یعنی علماء) اور امیروں کی طرف سے یہ ناشائستہ کام وقوع میں آئے گا وجہ یہ کہ امرا لوگوں کے حقوق تلف کریں گے بلکہ ان کو قتل کرادیا کریں گے اور قرآن کے جاننے والے علماء امیروں کی خواہشوں کی پیروی کیا کریں گے اور گمراہی میں ترقی کرتے جائیں گے اور باز نہیں

آئیں گے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۶۰

اس حدیث سے پورے طور سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ان کے زمانہ حیات میں خبر دی تھی کہ ان کے تھوڑے عرصہ کے بعد لوگ قرآن شریف کی غلط اور دور از قیاس تفاسیر لکھکر امت کو گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں ڈالیں گے اور حقیقی تعلیم قرآن کریم سے دور کر دیں گے (اب تم خود ہی انصاف کرو کہ کیا ایسی حالت میں نبی کی ضرورت نہیں) اس کی وضاحت حدیث ذیل سے ہوتی ہے۔

(۱۲۹) حدثنا عبد الله ابي ثنا عبد الرحمن ثنا ابن لهيعه عن ابي قبيل قال لم اسمع من عقبة بن عامر الا هذا الحديث قال ابن لهيعة وحدثه يزيد ابن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة ابن عامر الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هلاك امتي في الكتاب واللبن قالوا يا رسول الله ما الكتاب واللبن قال يتعلمون القرآن فيتأولونه على غير ما انزل الله عز وجل ويحبون اللبن فيدعون الجماعات والجمع ويبدون رواه احمد

امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبد الرحمن سے اس نے ابن لہیعۃ سے اس نے ابی قبیل سے روایت بیان کی ہے اور اس نے کہا کہ میں نے عقبہ بن عامر سے سوائے اس حدیث کے اور کچھ کبھی نہیں سنا۔ ابولہیعۃ نے کہا کہ میرے پاس یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا اور اس کے پاس ابی الخیر نے عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ میری امت کی ہلاکت اسی کتاب اور دودھ سے ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب اور اللبن سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا کہ قرآن تو لوگ سیکھیں گے مگر منشاء الہی کی اصلی غرض کے سوا دور از قیاس تاویلیں کریں گے اور دودھ سے پیار کریں گے اور جماعتوں اور مجمعوں کو بلاکر دکھلاوا کریں گے دیکھو مسند امام محمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۵۵

(۱۳۰) طبرانی میں ابو مسعود کی روایت ہے خير الناس قرني ثم الثاني ثم الثالث ثم يجيء قوم لا خير فيهم یعنی میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں اس سے دوسرے درجہ پر دوسرے زمانہ کے لوگ اور پھر اس سے اتر کر تیسرے زمانہ کے لوگ اور پھر ایک قوم ایسی

ہو گی - کہ جس میں کچھ بھی خیر نہیں - دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ ایسا ہی الحکیم میں بروایت ابی وردا یوں آیا ہے -

یعنی میری امت کا اوّل و آخر اچھا ہے اور درمیانی زمانہ خراب ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ - اس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ کا زمانہ اچھا قرار دیا گیا ہے اور درمیانی زمانہ کو ناپاک اور میلا کچیلا اس امر کی وضاحت حلیہ ابو نعیم میں بروایت عروۃ بن رویم ہوتی ہے جس میں یہ حدیث آئی ہے -

(۱۳۱) خیر ھذہ الامۃ اولھا و اخرھا اولھا فیھم رسول اللہ صلعم و اخرھا فیھم عیسی بن مریم و بین ذلک ثبج اعوج لیسوا منکم و لست منھم

اس امت کا اوّل و آخر اچھا ہے اوّل حصہ تو وہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آخر حصہ میں جس میں عیسیٰ بن مریم ہیں اور ان کا درمیانی زمانہ کجرو ہوگا نہ ان کو تم سے کچھ تعلق ہوگا اور نہ تمہاری ان سے کچھ رسم و راہ ہو گی دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ -

دوسری روایت میں یوں آیا ہے -

(۱۳۲) خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یکون بعدھم قوم یخونون ولا یؤتمنون و یشھدون ولا یستشھدون و ینذرون ولا یفون و یظھر فیھم السمن رواہ البخاری و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن عمر ابن حصین

بخاری اور امام مسلم اور ابوداؤد و ترمذی اور نسائی نے عمر ابن حصین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صحابیو تمہارے لئے میرا زمانہ اچھا ہے پھر دوسرے درجہ پر بعد کا ملحق زمانہ ہے - (یعنی تابعین کا) ان کے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ خیانت کریں گے اور امانت کے لائق نہیں ہوں گے اور بغیر طلب شہادت کے گواہی دیا کریں گے اور نذر مانیں گے مگر وفا نہیں کریں گے اور ان میں فربہی اور سستی زیادہ ہو گی دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ - اور ابن ماجہ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے -

(۱۳۳) امتی علی خمس طبقات فاربعون سنۃ اھل بر و تقوی ثم الذین یلونھم الی العشرین و مائۃ سنۃ اھل

میری امت کے پانچ طبقہ ہیں چالیس سال تک نیکوں کار اور متقی لوگ ہوں گے بعد ازاں ایک سو بیس برس تک ایک دوسرے

تراحم و تواصل ثم الذین یلونہم — کے ساتھ رحم کرنے والے اور باہم صلہ رحمی
الی ستین و مائۃ سنۃ اهل تدابر — کرنے والے ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو
و تقاطع ثم الهرج الهرج النجاء النجاء — ساٹھ برس تک باہم قطع تعلق کرنے والے
رواہ ابن ماجہ عن انس — ہوں گے اور لڑائی اور فساد کا زمانہ ہوگا

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۳۲۔

ان احادیث سے روشن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانے اعلیٰ درجہ کے
فرمائے ہیں ایک اپنا زمانہ اور ایک مسیح موعود کا زمانہ۔ اور نیز فرمایا کہ تین زمانے یعنی اپنی
رسالت کا زمانہ صحابیوں کا زمانہ اور ایک مسیح موعود کا زمانہ ہے اور نیز خیر اور بھلائی کے
پھر وسطی زمانہ کو مسیح موعود کے زمانہ تک خراب اور فسادوں اور شرارتوں کا بھرا ہوا زمانہ
قرار دیا ہے حتیٰ کہ تاریخ بھی بتادی کہ ۲۲۰ برس تک بھلائی اور برکت کا زمانہ رہے گا اور یہی
زمانہ ہے کہ جہاں تابعین کا زمانہ ختم ہوتا ہے۔ جب بھلائی کا زمانہ ختم ہو گیا تو کیا نبی کی ضرورت نہیں

تیسویں آیت

ثلۃ من الاولین و قلیل من الآخرین پ ۲۷

خدا کے مقرب بڑی جماعت سے پہلوں میں سے ہے اور تھوڑی بھی پچھلوں میں سے ہے

جواب

ناظرین یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے اس امر پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کوئی نبی نہیں آئے گا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ آخری امت ہے
تم بھی یہی کہتے ہو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد کوئی امتی نبی بھی نہیں آئے گا اگر آخر کے لفظ نے آپ کو پریشان کر دیا ہو تو سنو
(نمبر ۱) فانی آخر الانبیاء و ان مسجدی آخر المساجد مسلم ۶ ۴ ۴ کتاب الحج باب فضل الصلوۃ
فی مسجد مکہ و المدینہ یعنی میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے اب بتلائیے
جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو کیا مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد
نہیں بنائی گئی وہ پہلی مسجد تھی اور اس کے بعد کروڑوں مسجدیں بن گئیں اسی طرح معلوم
ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کروڑوں نبی ہو سکتے ہیں جس طرح محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی مسجد کے بعد مسجدیں بن گئیں اگر آپ اس آیت کو پیش کر کے یہ بتانا چاہتے
ہیں کہ پہلے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ خدا کے مقرب زیادہ تعداد میں تھے اور
حضرت مسیح موعود کے صحابہ تھوڑی تعداد میں خدا کے مقرب ہوں گے تو ہم اس بات سے انکار نہیں

کرتے کیونکہ چودھویں آیت جو آپ نے پیش کی ہے وہ خود اس کی تردید کر رہی ہے
تم نے تو کوئی آیت ایسی ابھی تک پیش نہیں کی مگر ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں۔
(۱۳۵) ولقد وصینا الذین اوتوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ وان تکفروا
فان للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وکان اللہ غنیا حمیدا پ ۵ ۱۶۔
ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق یہ وصیت ہے بہ تاکید حکم دیا ہم نے ان کو جو دیئے گئے تم سے پہلے
کتاب اور تم کو بھی کہ ڈرو اللہ سے اور اس سے انکار نہ کرو۔
تو بیشک اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں سب ہے اور ہے بے پرواہ تعریف کیا گیا۔
(۱۳۶) ان یشاء یذھبکم ایھا الناس ویات باخرین وکان اللہ علی ذلک قدیرا پ ۵ ۱۶
ترجمہ۔ اور اگر وہ چاہے تو لیجائے تم کو اے لوگو اور لائے دوسروں کو اور ہے اللہ اسپر
قادر۔ دیکھا مولانا ایک دوسری قوم کے لانے کے واسطے اللہ تیار ہے اب شرطیہ تم کفر کرو
اب چونکہ تم نے کفر کیا تو وہ دوسری قوم کو لے آیا آخرین کے معنی اب آپ کی سمجھ میں آگئے
یا نہیں اور اگر لفظ اولین نے آپ کو مغالطہ میں ڈالدیا ہے تو سنو۔
(۱۳۷) ولقد ارسلنا من قبلک فی شیع الاولین
(۱۳۸) کذلک نسلکہ فی قلوب المجرمین
(۱۳۹) لایؤمنون بہ وقد خلت سنۃ الاولین پ ۱۴ ۱۔
ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے پیغمبر پہلے تجھ سے امتوں پہلی میں اور نہیں آتا
تھا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے اسپر ٹھٹھا کرتے اسی طرح چلا دیتے ہیں ہم اس انکار کو مجرموں کے
دلوں میں۔ وہ نہیں ایمان لاتے اسپر اور تحقیق یہ عادت ہے پہلوں کی لیں مولانا آپ کا انکار بھی
اولین کی عادت ہے اگر وہ تمہارے بھائی جو پہلے انکار کرنے والے تھے خدا کے فرمان
کے مطابق مجرم ہیں تو آپ بھی مجرم ہونگے۔
(۱۴۰) کذلک یبین اللہ ایتہ للناس لعلھم یتقون پ ۲ ۷۔
ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ بچیں۔

چودھویں آیت

ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین پ ۲۷
ترجمہ۔ اصحاب اولین یعنی جنتی جماعت کثیر ہیں پہلوں میں
سے اور جماعت کثیر ہیں پچھلوں میں سے لگ

جواب ناظرین فاضل دیوبندی کی مذکورہ عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا مگر اس جگہ بھی دیوبندی کو آخرین کے لفظ نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے۔ مگر مولانا ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہیں اور وہ یہ ہے حضرت موسیٰ کے آخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ آخر ہونے کا حق رکھتے ہیں یا آپ جو ان سے بھی چودہ برس کے بعد ہوئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ آپ کو آخر کہنا بہ نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ سزاوار ہے ہر سمجھدار انسان یہ بات مان لے گا کہ ہم لوگ زیادہ مستحق ہیں آخرین کے۔ تو ہم اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر آپکی توجہ مبذول کرائیں گے جو سورۃ جمعہ کی تفسیر میں بخاری شریف میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کی پشت پر ہاتھ رکھکر آخرین کی تفسیر کی ہے جب آپ تعصب کو دور کرکے خدا کے لئے غور کریں گے تو وہ فارسی نسل مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا مصداق نظر آنے لگ جائے گا اس کی تفصیل آگے آپ کو ملیگی مگر کسیقدر ہم یہاں تذییل کرتے ہیں

(۱ نمبر ۱) الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون پ ۷ ع ۷۔ ترجمہ سب تعریف اس کے لئے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو بنائے اندھیرے اور نور پھر وہ جو انکار کرتے ہیں اپنے پیدا کرنے والے رب سے برابری کرتے ہیں اس جگہ ظاہر ہے کہ کوئی شخص اس امر سے تو انکار نہیں کرتا کہ روزانہ اللہ تعالیٰ اندھیرا کرتا ہے اور روشنی کرتا ہے بلکہ اس مقام پر نبی کے مان لینے کو روشنی اور گمراہی میں رہنے کو ظلمت فرمایا ہے

(۲ نمبر ۱) وما تاتیھم من اٰیۃ من اٰیات ربھم الا کانوا عنھا معرضین پ ۷ ع ۷

ترجمہ۔ اور نہیں آتا کوئی رسول ان کے رب کا بھیجا ہوا مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

(۳ نمبر ۱) فقد کذبوا بالحق لما جاءھم فسوف یاتیھم انبٰؤا ما کانوا بہ یستھزءون پ ۷ ع ۷۔

ترجمہ۔ پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے جب آیا ان کے پاس پس البتہ آئینگی ان کے پاس خبریں اس کی کہ تھے جس سے وہ ٹھٹھا کرتے۔ اس جگہ کس قدر صریح نبی کے آنے کی خبر موجود ہے نبی نبا سے مشتق ہے جمع ہے نبا کی یعنی اس کے بعد بھی خبریں دینے والے نبی آئیں گے مگر یہ مذاق اڑائیں گے اس سے آگے بتایا کہ وہ باوجود اس کے جان لیں گے کہ۔

(۴ نمبر ۱) الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکنٰھم فی الارض ما لم نمکن لکم پ ۷ ع ۷ ترجمہ۔ کیا نہ دیکھا

انہوں نے کتنی ہلاک کیں ہیں ہم نے پہلے ان سے امتیں - وہ طاقت دی تھی ہم نے ان کو
زمین میں جو نہیں دی ہم نے تم کو - اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں - اول یہ کہ اس سے روز
کی آیات میں ضرور نبی کا ہی ذکر تھا دوسرے یہ کہ ان پہلی امتوں کو ہم سے بہت زیادہ طاقت
ملی تھی مگر جب انہوں نے نبی کا انکار کیا تو -

(۵ الم ۱) الم یمکن لکم و ارسلنا السماء علیہم مدرارا و جعلنا الانہار تجری من تحتہم فاہلکنہم
بذنوبہم وانشانا من بعدھم قرنا اخرین پ ۷ ۔ ترجمہ - بھیجا ہم نے آسمان سے
ان پر موسلا دھار برسنے والا اور بنائیں ہم نے نہریں جاری تھیں ان کے پیچھے پس ہلاک کیا ہم نے
بسبب ان کے گناہوں کے اور پیدا کئے ہم نے بعد ان کے دوسرے لوگ - دیکھا مولانا اس
جملہ آخرین کا لفظ بھی موجود ہے اور رنج ۱۹۲۰ء کا سیلاب عظیم بھی آپ کو ابھی یاد ہوگا اس کا سلسلہ
اس رکوع میں ابھی جاری ہے قرآن شریف لیکر تلاوت کیجئے اور تدبر فرمائیے اگر آپ
شکریہ ادا کریں تو ایک آیت اور آپ کو سنا دیں جس میں آخرین موجود ہے -

(۶ الم ۱) ان یشا یذھبکم و یستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین پ ۸ نو ۲۲
اگر وہ چاہے لیجا دے تم کو اور جانشین بنا دے بعد تمہارے جس کو چاہے جیسے کھڑا کیا تم کو
اولاد دوسری قوم کی - چنانچہ جس طرح یہود کے بعد نصاریٰ کو اور نصاریٰ کے بعد مسلمانوں
کو گذشتہ اقوام کا جانشین بنایا اسی طرح اس حدیث بخاری کے مطابق حضرت سلمان فارسی
کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے جو آخرین ہیں ان کا جانشین بنا دیا - خلیفہ بنا دیا نبی بنا دیا اور یہ خدا
تعالیٰ کا وعدہ تھا اور وہ ضرور پورا ہوا بخاری کے علاوہ اس آیت کے اگلے حصہ میں بھی وہ
وعدہ موجود ہے -

(۷ الم ۱) انما توعدون لآت وما انتم بمعجزین پ ۳۶ -
ترجمہ - تحقیق جو وعدہ تم دے جاتے ہو البتہ وہ وعدہ آنے والا ہے اور نہیں تم اللہ تعالیٰ
کو اس وعدہ سے روکنے والے - کہو مولانا خدا کے واسطے کس قدر صریح آیت ہیں مگر تم ہرگز
اس سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے مگر میں نے اس لئے لکھ دیا ہے کہ دوسرے سعید النفس اس
سے فائدہ اٹھا سکیں انشاء اللہ تعالیٰ -

پندرھویں آیت

الم نہلک الاولین ثم نتبعہم الاخرین
(مرسلات ع) ترجمہ - کیا ہم نے پچھلوں کو
ہلاک نہیں کیا پھر ان کے پیچھے چلاتے ہیں ہم پہلوں کو -

جواب ناظرین اس آیت کو بھی غور کر لیجئے کہ کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا فاضل دیوبندی مؤلف کتاب اس طرح استدلال کرتا ہے کہ

اس آیت میں اولین سے مراد پہلی امتوں کے کفار ہیں اور آخرین سے مراد اس امت کے پس یہ ثابت ہوا کہ یہ آخری امت ہے" سبحان اللہ سبحان اللہ مولانا کیا خوب ثابت کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آخری نبی ہیں مولانا دماغ کا علاج کرائیے - اسے حضرت اس آیت میں تو یہ لکھا ہے کہ اے یہودی صفت دیوبندیو جو تم ایک نعمت سے امت محمدی کو محروم کرتے ہو جس طرح پہلی امتیں کرتی تھیں تو کیا تم نے ان ہلاک ہونیوالی امتوں کے حالات عبرت انگیز نہیں پڑھے جو تم نے باوجود آخرین ہونے کے باز نہیں آتے اور کفران نعمت کرتے نعمت کو لعنت سے بدل رہے ہو؟

(۴۸) سیجدون من اخرین پ ۲۶ - ترجمہ - اور عنقریب پاؤ گے تم آخرین میں کچھ لوگ مولانا اگر آپ کا وہاں ہے تو ایک آیت آخرین والی اور سن لیجئے شاید وہ آپ کے واسطے ہدایت کا باعث ہو سکے -

(۴۹) ان فی ذلک لایت وان کنا لمبتلین ثم انشانا من بعدھم قرنا اخرین

(۵۰) فارسلنا فیھم رسولا منھم ان اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون پ ۲۶ -

ترجمہ - تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں اور تحقیق ہم ہیں آزمائش کرنے والے پھر پیدا کیا ہم نے پیچھے ان سے جماعت دوسری تو بھیجا ہم نے ان میں رسول ان میں کا (نبی اسرائیل میں سے نہیں نہ آسمان سے) یہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے پس کیا نہیں ڈرتے -

(۵۱) وقال الملا من قومہ الذین کفروا وکذبوا بلقاء الاخرۃ واترفنھم فی الحیوۃ الدنیا ماھذا الا بشر مثلکم پ ۲۶ - ترجمہ - اور کہا سرداروں (علماء) نے اس کی قوم سے جو اس نبی کا انکار کر رہے تھے اور جھٹلاتے اوس آخرین ان سے ملنے والے (نبی) کو اور آسودگی دی تھی ہم نے ان کو زندگی دنیا میں - (نہایت بے باکی سے بولے) نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہارے کیونکہ یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ وہ آسمان سے آئیگا جو دو ہزار برس سے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے) کھاتا ہے وہی جو کھاتے ہو تم اور وہی پیتا بھی ہے یہ رکوع بھی تمام پڑھنے اور تدبر کرنے کے قابل ہے جو اس زمانہ کا نقشہ پیش کر رہا ہے اور سعید از دلوح اس سے بہت کچھ

فوائد و اٹھا سکتے ہیں۔

(۲۶ ف ۱) کذٰلک یبیّن اللہ لکم الاٰیٰت لعلکم تتفکرون۔ پ ۲ ع ۱۱

ترجمہ: اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تاکہ تم غور کرو۔

سولھویں آیت: ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (سورۃ توبہ پ ۱۰)

ترجمہ: وہ ہے جس نے بھیجا اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر۔

جواب: ناظرین مذکورہ آیت میں دیکھ لیجئے کہ کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اب آپ فاضل دیوبندی کا استدلال بھی ملاحظہ فرما کر داد دیجئے گا۔ چونکہ تمام مذاہب کے پیدا ہونے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس لئے یہ غلبہ انہیں کو ملا۔ جی حضور! اگر حسنی معقولی سے منقولی تفسیر کو بھی آپ اٹھا کر دیکھ لیتے۔ دیکھی تو ضرور ہوگی مگر یہ بیان دیکھ کر آپ کو سانپ سونگھ گیا ہوگا (وہاں یہ لکھا ہے کہ:

(۲۳۸ ف ۱) عن ابی ہریرۃ و یہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام الحدیث رواہ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸

یعنی ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کل مذاہب سوائے اسلام کے ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسری جگہ آیا ہے۔

(۲۴ ف ۱) عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا تذہب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزّٰی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من فی قلبہ مثقال حبۃ خردل من ایمان

الحدیث مسلم جلد ۲ کتاب الفتن باب لا تقوم الساعۃ حتی تعبد دوس ذا الخلصۃ و مشکوٰۃ کتاب الفتن فی قرب الساعۃ اور دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۱۰ صفحہ ۸۲ و جلد ۲۸ صفحہ ۵۸ تفسیر حسینی زیر آیت لیظہرہ صفحہ ۱۰۹ و بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۹۳ و کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ و مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ و صفحہ ۲۷۲ ف ۱۔ اب منقولی معقولی والا بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں تمام مذاہب پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو وہ ہلاک کہاں سے ہو جاتے اور تمام مذاہب کا لوگوں کو علم بھی نہ تھا خود قرآن شریف اور احادیث میں چند مذاہب کا ذکر ہے

نیز اس وقت تمام عالم میں تبلیغ کے ذرایع ہی موجود نہ تھے آج موٹر ریل۔ تار۔ ٹیلیفون ہوائی جہاز۔ ڈاک اسٹیمر اخبار چھاپہ خانہ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ ہو سکتی ہے تمام مذاہب بھی پیدا ہو چکے چنانچہ احادیث اور قرآن میں ان مذاہب کا مفصل ذکر نہیں۔
برہمو[1]۔ سماج[2]۔ آریہ سماج[3]۔ جینی[4]۔ سکھ[5]۔ شاکتک[6]۔ سناتن دھرم[7]۔ بابی[8]۔ نیچری[9]۔ تھاسوفسٹ[10]۔ ویدانت[11]۔ دیو سماج[12]۔ وغیرہ غرضیکہ صرف مسلمانوں میں چار سو فرقے ہیں تفصیل کے واسطے دیکھو ہماری کتاب کذابوں کا انجام اگر آپ اعتراض کریں کہ ان فرقوں کو ملت نہیں کہا جاتا تو ہم حدیث پیش کر دیں گے۔ ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا واحدۃ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہو جائیگی اور ان میں صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب دوزخی پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ملت پیدا ہی اس وقت ہوں گے اور پیدا ہو کر ہلاک ہونا تو درست بھی ہو سکتا ہے مگر پیدائش سے پہلے کیونکر ممکن ہے

ستترھویں آیت

یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء پارہ ۵)

ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (محمدؐ) کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اہل امر ہیں"

جواب

ناظرین اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے اشارۃً یا کنایۃً یہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکے گا اولی الامر کے متعلق بھی آپنے غور نہیں کیا کاش اسپر غور فرماتے لا نفرق بین احد من رسلہ کا ایک خدا کا فرمان ہوتا جس طرح تمام انبیاء کے آنیکی ضرورت رہی اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کا آنا اگر بند ہو جائے تو یہ امت ہلاکت سے کس طرح بچ سکتی ہے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خبر دے رہے ہیں۔

(۱۵۸) یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القران الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳

کہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر زمانہ آئے گا جبکہ

اسلام کا نام ہی نام رہ جائے گا اور قرآن بھی صرف رسمی طور پر پڑھا جائے گا اس پر عمل کرنے والا کوئی شخص نہیں رہے گا مسجدیں تو خوب آباد ہونگی مگر ان میں کوئی ہدایت کے ذریعہ نہیں ہونگے کیونکہ اس فرقے کے علماء ایسے ہوں گے کہ آسمان تلے ان سے بدتر کوئی مخلوق نہ ہوگی جسقدر فتنہ اور فساد برپا ہوں گے سب انہیں سے ہوں گے اور ان کا وبال بھی انہی پر الٹ کر پڑے گا یہ حدیث کسقدر صاف اور صریح الفاظ میں آج پوری ہو رہی ہے مسجدیں بھی خوب آباد ہو رہی ہیں قرآن بھی رسمی طور پر پڑھا جاتا ہے اور مولویوں کی حالت اس قدر خراب ہے کہ قابل بیان نہیں اگر آپ دوسرے مولویوں کی حالت نہیں دیکھنا چاہتے تو صرف دیوبند کے علماء اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر دیکھہ لیتے تو خود آپ کو اس حدیث شریف کا پورا ہو جانا روز روشن کی طرح معلوم ہو جاتا اسی طرح دیگر علماء کی حالت ہے کہ ہر فرقہ کے اخبارات اور مجلہ اور انسان اپنے بیٹھکار ڈال رہا ہے اب کوئی صاحب انصاف کرے کہ کیا ایسی حالت میں کسی نبی کے آنیکی ضرورت نہیں کیا ایسی حالت میں نبیا کے مبعوث ہونے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی ہے۔

(۱۵۶) لعن رسول اللہ صلعم اکل الربوا وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ اخرجہ تیسیر الوصول الی جامع الاصول مطبع نولکشور جلد ۱ صفحہ ۱۳۱۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے دینے والے اور لینے والے اور گواہوں اور کاتب پر لعنت ہے۔ پھر فرمایا۔

(۱۵۷) عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلعم لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربوا فمن لم یاکلہ اصابہ من بخارہ اخرجہ ابوداؤد والنسائی مشکوٰۃ مطبع مجتبائی صفحہ ۲۴۴

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی بھی سود کھانے سے نہ بچے گا اگر کوئی نہ بھی کھاتا ہوگا تو اس کی ہوا ضرور اس کو لگ جائیگی۔ اب کوئی خدا کے لئے غور کرے کہ جب تمام لوگ سود کی لعنت میں گرفتار ہو جائیں گے تو کیا ان کو اس لعنت سے نکالنے کے واسطے خدا کی رحمت کسی نبی کو نہ بھیجے گی؟

(۱۵۸) عن بن علی الباقر قال اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق القرن ذو السنین وکان اول ما طلع بھلاک قوم نوح اغرقھم اللہ وطلع فی زمن ابراھیم حین القی فی النار وحین اھلک اللہ قوم فرعون ومن

معہ حین قتل یحیی بن ذکریا واذا رأیتم ذلک فاستعیذوا باللہ من شر الفتن ویکون ظلامۃ بعد انکشاف الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یطلع الاثنا عشر تمضی رواہ نعیم بن حماد

دیکھو کتاب اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۴۸ و

مسلک العارف صفحہ ۲۰۰۔ یعنی جب بنی عباس خراسان پہنچ جاینگے تو ایک دم دار ستارہ مشرق کی طرف سے نکلیگا اور یہ وہی ستارہ ہے جو پہلے بھی حضرت نوح کی قوم کی ہلاکت کے وقت نکلا تھا اور نیز اس وقت جبکہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور جبکہ قوم فرعون معہ ہمراہیوں کے غرق ہوئی تھی اور جبکہ حضرت یحیی بن ذکریا قتل کئے گئے تھے پس جب تم اس کو دیکھو تو فتنوں کے شر سے خدا تعالی کے حضور پناہ مانگو اس حدیث کو حضرت ابو نعیم حماد نے روایت کیا ہے۔

اب کوئی صاحب عقل غور کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاف ارشاد فرماتے ہیں حضرت نوح و ابراہیم و عیسی وغیرہ کے زمانہ میں جو ستارہ نکلا وہی ستارہ آخری امت پر بھی نکلیگا اور جس طرح وہ تباہ ہوئے اسی طرح یہ بھی تباہ ہونگے اور ویسا ہی یہ بھی فتنہ ہوگا جب یہ سب کچھ ہوگا تو کیا جس طرح اس وقت ان فتنوں کو رفع کرنے کے واسطے نبی آئے ایسے وقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے واسطے نبی نہیں آئیں گے ؟

(۵۹) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو سلکوا حجر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ البخاری

بخاری نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان قوموں سے جو تم سے پہلے ہو چکی ہیں ایسی موافقت تامہ پیدا کر لوگے کہ اگر وہ لوگ سوسمار کے بل میں گھسے ہیں تو تم بھی گھسوگے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاری سے موافقت ہوگی فرمایا اور کہا۔ دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۷ صفحہ ۵۶۔

اس حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ جو تمام انبیاء کی قوموں پر وقت آیا وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر آئیگا۔ پس ان پر جب ایسا وقت آیا تو اللہ تعالی نے انکی اصلاح کے واسطے نبی مبعوث کیا پھر کیا وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بھی وہی وقت آوے اور اس کی اصلاح کے واسطے نبی مبعوث نہ ہو اس فلسفہ کو کوئی ایماندار منصف انسان سمجھ سکتا ہو تو سمجھ

وہی حل کرے گا ورنہ کسی مومن کی سمجھ میں تو یہ فلسفہ آنہیں سکتا۔

(۱۶۰) عن انس قال قلت یارسول الله متی یترک الامر بالمعروف والنھی عن المنکر قال اذا ظھر فیکم ما ظھر فی بنی اسرائیل قبلکم قلت وما ذلک یا رسول الله قال اذا ظھر الادھان فی خیارکم والفاحشة فی شرارکم وتحول الملک فی صغارکم والفقه فی رذالکم رواہ ابن عساکر وابن النجار

دیکھو کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۔

یعنی ابن عساکر اور ابن النجار نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک ہوگا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تمہیں وہ باتیں ظاہر ہوں گی جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہو چکی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ وہ کب ہوگا فرمایا کہ جب تم میں سے نیک آدمی دینی کاموں میں سستی کرنے لگ جائیں گے اور شریروں میں برائی بڑھ جائیگی اور چھوٹی چھوٹی قوموں میں سلطنت چلی جائے گی اور علم فقیر رذیل آدمیوں میں آجائیگا۔ کیا باقی تمام باتیں پوری نہیں ہو گئیں کیا یہود کی قدم بقدم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی خبر نہیں دی گئی پھر کیا وجہ ہے کہ جب یہود کی ایسی حالت ہوئی تو انبیاء مبعوث ہوا اور امت محمدؐ نے ایسی خطا کی ہے کہ اس کی اصلاح کے واسطے انبیاء مبعوث نہیں ہوں گے۔

(۱۶۱) یا صہیب لیاتین علی الناس زمان کثیر امراؤہ قلیل فقہاؤہ کذاب خطباؤہ مراؤن قراؤہ یتفقھون فی غیر الدین یاکلون الدنیا کما تاکل النار الحطب الا وان النار مثوی لھم وبئس للظالمین منزلا

کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۱۰

یعنی دیلمی نے صہیب سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صہیب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس وقت امیر بکثرت ہوں گے مگر فقیہ تھوڑے اور خطیبہ (لیکچر) پڑھنے والے بڑے جھوٹے دغاباز اور قاری ریاکار اور غیر دینی (دین کو چھوڑ کر) اور مذہب یا بات میں تفقہ (غور و فکر) کریں گے اور دنیا کو اس طرح کھائیں گے جیسے طرح آگ لکڑی کو لیکن یاد رکھو کہ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کو ہمیشہ برا ٹھکانا ملا کرتے ہیں۔

اب غور کرو کہ یہ باتیں دوسری امتوں میں نہیں پیدا ہوئی تھیں جن کی وجہ سے نبی ہونے لگے

آنیکی ضرورت ہوئی پھر کیا وجہ ہے کہ وہی حالت امت محمدیہ پر پیدا ہو تو اسکی حفاظت اور اصلاح کے واسطے خدا تعالیٰ کوئی نبی نہ پیدا کرے یہ امت ایسی بے والی وارث ہے کہ جسکی کوئی رکھوالی کرنے والا نہیں ہو سکتا اس قدر دلائل دینے کے بعد ہم ضروری سمجھتے ہیں اولی الامر کی بھی تشریح کردیں خود فاضل دیوبندی اس آیت کی تشریح میں اس امر کو تسلیم کیا ہے اولی الامر سے مراد سلاطین اسلام اور ارباب حکومت اسلامیہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی فاضل مؤلف اس بات کا بھی اقرار کر رہا ہے کہ بہت سے مفسرین نے ائمہ مجتہدین اور علماء امت کو بھی اولوالامر میں داخل کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ فاضل مؤلف کے قول کے مطابق سلاطین اسلام اور ارباب حکومت اسلامیہ اور مفسرین۔ مجتہدین اور علماء امت کی فرمانبرداری کو خدا اور رسول کی فرمانبرداری کے ساتھ بیان کیا ہے تو کیا ایک شخص کسی امام کا منکر ہو کر کافر ہو جائے گا یا مومن رہے گا؟ اگر انکار کر دینے سے کافر ہو گیا تو ظاہر ہے کہ نہ صرف آئندہ پیدا ہونے والے نبی کے انکار سے کافر ہوا بلکہ عام مولوی جو اس امت کا ہے اس کے انکار سے بھی کافر ہو گیا چہ جائیکہ کسی آئندہ نبی کی اطاعت کے جوے سے گردن نکلنے سے اور زیادہ سخت ہو گیا کہ معمولی مولوی کی اطاعت بھی ایسی ہی لازم ہوئی جیسی خدا اور رسول کی اطاعت اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں اولوالامر سے کیا مراد ہے تو سب سے پہلی آیت ہمیں ملتی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ پ ۴ ۳۶۔ ترجمہ۔ ہونا چاہئے تم میں ایک گروہ (فرقہ) جو نکالا گیا ہو لوگوں کو حکم کرنے کے لئے نیکی کا اور برائی کو روکنے کے لئے اس آیت میں امت کے دو معنی ہو سکتے ہیں معلم خیر دوسرے جماعت اخرجت بصیغہ مجہول بحذف فاعل ہے اس کے بھی دو معنی ہو سکتے ہیں اول معنی لوگوں کے وہ نکالے ہوئے اور بائیکاٹ کئے ہوئے کافر گردانے ہوئے جیسے احمدی دوم معنی خدا کے منتخب کئے ہوئے وہ بھی احمدی ہو سکتے ہیں تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ اس آیت میں تین فرض بھی بتلائے ہیں (۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر (۳) ایمان باللہ امر وہی کر سکتا ہے جو صاحب حکومت ہو۔ حکومت کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) قہری (۲) ارادی قہری حکومت کے واسطے فوج پولس اور اسلحہ وغیرہ کی ضرورت ہے اور ارادی حکومت کرنے والا اپنی پوزیشن قوم کے اندر ایسی پیدا کرتا ہے جس سے قوم یہ سمجھے کہ یہ ہمارا بھلا خیر خواہ ہے اور حقیقی امین ہے اور قوم اس پر پورا اعتماد کرتی ہے اب اس میں دو قسمیں ہیں

(۱) خواہ مخواہ لیڈر بن بیٹھنا جیسا کہ اس زمانہ میں محمد علی شوکت علی ظفر علیخاں لیڈر نے خوب روپیہ جمع کیا مگر چند روز میں ہی اعتماد جاتا رہا اب کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا
(۲) خدا کی طرف سے مامور ہو حضرت مرزا صاحب ان کے بعد ان کے خلیفہ مولوی۔ نور الدین ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اول قسم کے لیڈر جس تحریک کو جاری کرتے ہیں انجام برعکس ہوتا ہے دوسرے قسم کے لیڈر جو کچھ کرتے ہیں عمدہ نتیجہ نکلتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ اسکی تشریح دوسری جگہ نفظامرنے کردی ہے۔

(۶۲) لاخیر فی کثیر من نجوٰہم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نوتیہ اجرا عظیما
(۶۳) و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا ۱۴۲ پ ۵

ترجمہ۔ نہیں خیر اکثر ان کے مشوروں میں سوائے اس کے جو تحریک کرے خیرات یا نیکی یا صلاح کی درمیان لوگوں کے جو کرے یہ واسطے چاہنے رضائے الٰہی کے تو ضرور ہم دیں گے اس کو اجر بڑا اور جو خلاف کرے رسول کے بعد اس کے جو کھل چکی اس پر ہدایت اور پیروی کرتا ہے سوائے راہ مسلمانوں کے ہم پھیر دیں گے اس کو جدھر وہ پھرا اور ہم داخل کریں گے اس کو جہنم میں۔ اس جگہ امر کے معنی کی خوب تشریح ہو گئی جو محتاج تفصیل نہیں۔

اٹھارھویں آیت

و من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہار و من یتول یعذبہ عذابا الیما (سورۃ فتح پ ۲۶)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور جو شخص اعراض کرے گا اس کو سخت دردناک عذاب دے گا۔

جواب اس آیت میں ظاہر ہے کہ کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے ظاہر ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ البتہ یہ آیت فاضل دیوبندی کو جہنمی ثابت کر رہی ہے وہ اس طرح کہ دیوبندی اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے بھی فرمایا کہ نبی آئیں گے اور رسول نے بھی بشارت دی مگر یہ علماء یہود کی طرح منکر ہیں اس لئے اپنے جہنمی ہونے پر اپنے ہاتھ سے مہر

کر رہے ہیں۔

ہم ایک اور موٹی سی دلیل پیش کرتے ہیں جو ہر سعید روح کو انشاء اللہ ایمان بخشیگی۔

(۱۶۴) وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون (اعراف ع ۱۲)

یعنی ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر ہم نے اس کے اہل کو انواع اقسام کے دکھ امراض اور قحطوں اور عذابوں سے گھیر لیا تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور زاری کریں پس حضرت مسیح موعود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص ایسی قسم عذاب نہیں دکھا سکتا ہر طرح کے عذابوں کا نازل ہونا۔

(۱۶۵) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا آپکی صداقت کی بین دلیل ہے یہی بات حضرت موسیٰ کو آل فرعون نے کہی تھی۔

(۱۶۶) ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم یذکرون

(۱۶۷) فاذا جاءتھم الحسنۃ قالوا لنا ھذہ وان تصبھم سیئۃ یطیروا بموسیٰ ومن معہ (اعراف ع ۱۶)

اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں کی خشک سالیوں اور کمی پیداوار کے عذاب میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ متنبہ ہوں اور نصیحت پکڑیں وغیرہ اسی طرح سورۃ یٰسین رکوع ۲ میں آیا ہے۔

(۱۶۸) قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم

کفار رسولوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تو تمہیں بڑا منحوس پایا کہ تمہارے آتے ہی ابتلاء وقحط وغیرہ ہو گئے اگر تم اپنے وعظ ونصیحت سے باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے

(۱۶۹) ویبین آیاتہ للناس لعلھم یتذکرون پ ۲ ع ۱۱- ترجمہ وہ بیان کرتا ہے اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

(۱۷۰) یاایھا الناس خذوا من العلم قبل ان یقبض العلم وقبل ان یرفع العلم قیل یا رسول اللہ کیف یرفع العلم وھذا القرآن بین اظھرنا وقال ای ثکلتک امک وھذہ الیھود والنصاریٰ بین اظھرھم المصاحف لم یصبحوا یتعلقون بالحرف مما جاءت بہ انبیاءھم الا وان ذھاب العلم ان یذھب حملتہ ثلاث مرات

کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۰۰ ، احمد بن حنبل اور دارمی اور طبرانی اور ابو الشیخ اپنی تفسیر میں اور ابن مردویہ ابی امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اے لوگو علم کے اٹھائے جانے سے اور قبض ہونے سے پہلے کچھ علم حاصل کر لو پوچھا گیا یا رسول اللہ علم کیوں کر اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن شریف ہمارے درمیان موجود ہے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تیری ماں تجھے پیٹے کیا تو نہیں جانتا کہ یہودی اور نصرانی باوجودیکہ صحیفے ان میں موجود ہیں لیکن پھر بھی ان کو اسکی تعلیم سے ذرہ بھر بھی تعلق نہیں ہے جو تعلیم ان کے انبیاء دلاتے تھے۔ خبردار یاد رکھو کہ علم کے چلے جانے سے یہ مراد ہے کہ علم پر عمل کرنے والے نہیں رہیں گے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔

اب وہ لوگ جواب دیں جو کہا کرتے ہیں کہ یہ قرآن جب تک ہمارے پاس موجود ہے ہمیں کسی نبی کی ضرورت نہیں اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گیا یہود و نصاریٰ کی کتاب موجود رہنے کے باوجود وہ گمراہ ہوئے پس وہی گمراہی ہم میں آئی اور ہم ایسے بدنصیب ہیں کہ ہماری اصلاح کے واسطے نبی نہیں آئے گا اور ہم اسی گمراہی اور حالت کس مپرسی میں دوزخ کے ایندھن بن جائیں گے۔ غرضیکہ اس قسم کی سینکڑوں احادیث موجود ہیں اگر ان کو جمع کیا جائے تو بہت طویل کتاب کی ضرورت ہے اس لئے ہم اسی قدر احادیث پر اکتفا کر کے اب بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔

انیسویں آیت

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولیٰ فما ارسلناک علیھم حفیظا (آخر النساء پ ۵)

ترجمہ۔ اور جس نے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ہیں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے پشت پھیری تو بلا سے ہم نے آپ کو ان پر محافظ کر کے نہیں بھیجا ہے

جواب

اس میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا راستہ بند ہونا ظاہر ہو سکے یہ آیت بھی ہماری تائید میں ہے ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کا نام خلیفہ رکھا ہے اسی طرح حضرت داؤد کا جس سے معلوم ہوا کہ ہر مامور من اللہ کا نام خلیفہ بھی ہے اور ان کا آنا بند نہیں ہوا جیسا کہ ہم آیت وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ہم ان کو زمین میں خلیفہ بنائیں گے جس طرح خلیفہ بنائے تم سے پہلے زمین میں ہم لوگوں نے پہلے کون خلیفہ

(۱۷۱) یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور انی جاعل فی الارض خلیفہ

اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلیفے کے پیدا ہونیکی خبر دیتے ہیں۔

(۱۷۲) یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسٰی (سورۃ احزاب ۵۶)

ترجمہ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کے مانند مت ہو جانا کہ جنہوں نے حضرت موسیٰ کی تکذیب کرکے ان کو تکلیف پہنچائی اب اگر امت محمدیہ میں نبی آنیوالے نہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بار بار فرمایا کہ میری امت یہود کے قدم بقدم چلےگی غور کرو کہ یہود کی پوری پوری مشابہت اس وقت تک نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ امت محمدی میں بھی نبی نہ آئے۔ نبی آئیں گے تب ہی یہود کے قدم بقدم امت محمدی چل سکے گی اور جو جو یہود نے انبیاء پر اعتراض کئے اور جو جو تکالیف پہنچائیں وہ سب ان کے اندر آجائینگی تب ہی اس کے مشابہ ہو سکے گی اور جس طرح موسیٰ کے بعد خلیفوں کے آنیکی فہرست وہ بھی موجود ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو موسیٰ کے مانند بھی فرمایا ہے۔

(۱۷۳) کذلک یبین اللہ لکم ایٰتہ لعلکم تعقلون پ ۲۔ ۱۵۶۔

ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۱۷۴) تکون ھدنۃ علی دخن قیل یارسول اللہ ماھدنۃ علی دخن قال قلوب لا تعود علی ما کانت علیہ ثم تکون دعاۃ الضلالۃ فان رأیت یومئذ خلیفۃ اللہ تعالیٰ فی الارض فالزمہ وان نہک جسمک واخذ مالک وان لم تزہ فاضرب فی الارض ولو ان تموت وانت عاض بجذل شجرۃ

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶۔ طبرانی اور احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ابوالعلی اور سعید بن منصور نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں کے دل ایسے ہو جائیں گے کہ جس بات پر جمے ہوئے ہوں گے اس سے نہیں ہٹیں گے پھر ان کے لئے گمراہی کے داعی بھی ہوں گے ایسی حالت میں اگر تو خلیفۃ اللہ کو ان ایام میں دیکھ لے تو لازم ہے کہ اس کا دامن پکڑ لے خواہ تیرا جسم ہلاک ہو جائے اور تیرا مال لوٹا جائے اور اگر تجھے نظر نہ آئے تو دوسری جگہ چلا جا خواہ تجھے موت ہی کیوں نہ آجائے اور خواہ درخت کھجور برداشت مار کر تجھے موت آجائے۔ آج دنیا میں ۳۸۲ صرف مسلمانوں میں فرقے ہیں

(دیکھو ہماری کتاب کذابوں کا انجام) ان میں جس فرقہ کو تمہارا جی چاہے سمجھا کر دیکھو کہ تمہارا فلاں عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے مگر وہ اس عقیدہ کو ہرگز نہ چھوڑے گا آمدم بر سر مطلب۔ خلیفۃ اللہ کے آنیکی خبر موجود ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا کام تھا جو ہم نے باحسن وجوہ ثابت کر دیا اگر کوئی خلیفہ آنیوالا نہ تھا تو پھر یہ کس خلیفہ کی خبر ہے کہ تو بڑی سے بڑی مصیبت برداشت کرکے بھی اس کو حاصل کر اور خلیفہ کیا ہے نبی جیسا کہ داؤد نبی اور خلیفہ تھے

بیسویں آیت

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا پ۵ ع۲

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول یعنی آنحضرت صلعم کی اطاعت کرے وہ قیامت کے روز ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی نبی صدیق شہید صالح اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

جواب

اس آیت میں بھی دیکھو کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ یہ آیت ہمارے قول کی تصدیق کر رہی ہے اور بتا رہی ہے کہ نبی صدیق شہید صالح بننے کی کوشش کرو اس اجمال کی تفسیر یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے کہ تم یہ مانگا کرو۔

(۷۵) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یعنی اے اللہ ہمیں اس راستہ پر چلا جس پر چلکر لوگوں کو انعام ملا۔ اب انعام کن لوگوں کو ملا اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے کہ ہم نے جن پر انعام کیا وہ لوگ۔

(۷۶) انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین نبی صدیق شہید صالح ہیں جو کچھ انعام ان لوگوں کو ملا وہ کیا چیز ہے؟ ظاہر ہے کہ وہ در و جواہر نہ تھے بلکہ۔

(۷۷) نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین پ۱ ع۵ اور

(۷۸) اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا یعنی بنی اسرائیل پر جو اللہ تعالیٰ نے نعمت نازل کی وہ نبوت اور بادشاہت تھی اور بزرگی تمام عالم پر اور وہ نعمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر سب سے زیادہ نازل ہوئی جیسا کہ فرمایا۔

(۷۹) اتممت علیکم نعمتی بنی اسرائیل پر بھی یہ نعمت نازل ہوئی تو ان کو اللہ

تعالیٰ نے نبوت اور بادشاہت دی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر سب سے زیادہ نعمت نازل ہوئی تو جس طرح اس امت میں بادشاہ بنائے گئے اسی طرح نبی بھی ہونے چاہئیں اگر اس امت میں صرف بادشاہ ہوتے اور نبی نہ ہوتے تو پھر بنی اسرائیل کی نسبت امت محمدیہ ادھوری نعمت پاتی چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جب اس امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہمرتبہ ہوں گے تو ظاہر ہے کہ اس امت محمدیہ کے قطب ابدال ولی مجدد محدث وغیرہ تو اور بھی بڑے مرتبہ کے ہونے چاہئیں تب ہی یہ امت خیرالامم ہو سکتی ہے اور نعمت سب سے زیادہ پا سکتی ہے چنانچہ ختم نبوت کے مسئلہ میں تم سے زیادہ مخالف انبیاء صراط المستقیم کے ماتحت لکھتا ہے وہ بھی سن لو۔

مقام نبوت اور مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر القرآن میں آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم تفسیر کرتے ہیں:-

یہ انعام کے معنے ہیں انسان کو احسان پہنچانا انعمت علیہم سے کون مراد ہیں۔ قرآن کریم خود تشریح فرماتا ہے الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین نساء یعنی وہ انبیاء اور صدیق اور شہیداور صالح ہیں۔ یہ تفسیر حضرت ابن عباس سے ہے کہ تمام مفسرین نے قبول کی ہے۔ آگے رقمطراز ہیں:-

"یہاں نبی کا لفظ آجانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے کہ خود مقام نبوت بھی اس دعا کے ذریعہ سے مل سکتا ہے اور گویا کہ ہر مسلمان ہر روز بار بار مقام نبوت کو ہی اس دعا کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے۔ یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ اس لئے کہ نبوت محض موہبت ہے اور نبوت میں انسان کی جہد وجہد اور اس کی سعی کو کوئی دخل نہیں۔ ایک وہ چیزیں ہیں جو موہبت سے ملتی ہیں۔ اور ایک وہ جو انسان کی جد وجہد سے ملتی ہیں۔ نبوت اوّل میں سے ہے پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہے"

مولوی صاحب کی طویل عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ نبوت موہبت ہے۔ اور موہبت کے لئے دعا اور جد وجہد لاحاصل ہے پس اھدنا کی دعا میں مقام نبوت کو شامل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید کرنا کہ وہ کسی کو نبوت بخشے گا۔ غلط امید باندھنا ہے۔۔ اس امت کے لئے

اب دروازہ نبوت بند ہے۔ مولوی صاحب یہاں غلطی کھا گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ نبوت ان چیزوں میں سے ہے۔ جو جد و جہد سے نہیں ملتیں مگر قرآن شریف کے جس مقام سے آپ نے مقام نبوت لیا ہے وہاں اور بھی تین مقامات ہیں۔ یعنی صدیق۔ شہید۔ اور صالح اور اللہ تعالیٰ نے انعم اللہ علیہم کے الفاظ چاروں مقامات کے متعلق فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاروں مقامات موہبت ہیں اور موہبت مولوی صاحب کے اصول کے مطابق جد و جہد اور دعا سے نہیں ملا کرتی اس لئے ان کے لئے جد و جہد کرنا یا دعا کرنا لاحاصل ہے ؎

وعدے تو میرے ساتھ کئے تو نے ہزاروں
پر ایک بھی ان میں سے سر انجام نہیں ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان چاروں مقامات میں سے کوئی مقام اس امت کو مل سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا۔ اس امت میں نہ کوئی نبی نہ صدیق نہ شہید نہ صالح ہوگا یہ اچھی خیر الامم ہوئی۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب تمام مقامات موہبت ہیں اور موہبت کے لئے جد و جہد اور دعا بے فائدہ ہے۔ تو پھر اس دعا کے سکھلانے کا کیا مقصد؟ اس دعا کا سکھانا لاحاصل ہوا۔ حالانکہ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔ کہ خدا نے یوں ہی یہ آیات رکھ دی ہیں ؎

نہیں ممکن کہ ہم سے ظلمتِ امکان زائل ہو
چھڑا دے آہ کوئی کیہ نکہ زنگی کی سیاہی کو

پس ماننا پڑے گا کہ یہ دعا اور جد و جہد بھی ان مقامات کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور ان آیات میں ان مقامات کے حاصل ہونے کی امید دلائی گئی ہے بارگاہ الٰہی میں یہ ایک درخواست ہے تاکہ وہ اپنے لطف و کرم سے منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ چنانچہ مولوی صاحب نبوت کا انکار کرنے سے پہلے خود بھی یہی تفسیر کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"اصل مقصد اس دعا کا اس اعلیٰ منزل پر پہنچانا ہے کہ ؎

چشم رحمت ادھر کو بھی نظر کیجئیگا
اسی امید پہ آیا یہ گنہگار بھی ہے۔

جس کی تشریح آگے آتی ہے...... یعنی کمال انسانی کا معراج۔
میں کہتا ہوں۔ کہ اس دعا میں انسان کے سامنے وہ بلند مقام ہے"

جس پر وہ پہنچ سکتا ہے۔ قرآن شریف کی دعاؤں میں سے
یہ دعا سب سے افضل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اہدنا کی دعا
کرنے والا اعلیٰ سے اعلیٰ منازل پر پہنچنے کی دعا کرتا ہے۔ جہاں
نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح پہنچے۔ وہیں ہر مسلم پہنچنے کی تڑپ
اپنے اندر رکھتا ہے۔ ..... بلکہ اس مقام پر پہنچنے کی دعا ہے۔
جہاں بڑے بڑے برگزیدگان الٰہی پہنچے ..... یہ دعا روپیہ مال
مرتبہ کے لئے نہیں۔ کمالات معرفت۔ محبت۔ کے حصول کے لئے ہے"

مولوی صاحب نے اس عبارت میں صاف صاف اقرار کیا ہے کہ یہ دعا چاروں مقامات پر پہنچنے کے لئے ہے۔ لیکن اب آپ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور "مقام نبوت" کو اس دعا سے باہر نکالتے ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔
"مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اس شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہے" ؎

اے در رفتہ رفتہ کیا آپ کو بھی گم
اس راہ میں چلا تھا میں سراغ کو

گویا ان کے نزدیک دعائیں اور التجائیں کرنے سے نہ کوئی نبی بنا اور نہ کوئی آئندہ بنے گا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے یا مولوی صاحب کا یہ فقرہ بے معنی ہے ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
(۱۸۰) انی جاعلک للناس اماما میں تجھے لوگوں کے لئے پیشوا بناؤں گا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں دعا کی۔
(۱۸۱) قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظٰلمین عرض کی کہ میری اولاد کو بھی پیشوا بنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ظالموں کے سوا۔ پھر حضرت ابراہیم نے دعا فرمائی۔
(۱۸۲) ربنا وابعث فیھم رسولا منھم اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے رسول بنا۔
ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ ان کی اولاد میں سے نبی بنایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو منظور کیا۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور ایسے

منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہو مولوی صاحب حضرت ابراہیم کے متعلق جنہوں نے نبوت کے لئے دعا کی فرمادیں۔ وہ اصول دین سے واقف تھے یا ناواقف جو دعا حضرت ابراہیم نے کی وہ مولوی صاحب کے اصول کے مطابق لاحاصل اور بے معنی فقرہ ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ پھل لائی۔ ان کی اولاد کو نبوت ملی۔ اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ وہ دعا لاحاصل نہیں۔ بلکہ ثمرور ہوئی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ انا دعوۃ ابی ابراھیم میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں یعنی اس دعا کی قبولیت میرے ذریعہ ہوئی۔ تفسیر صفحہ ۱۲۱

کیوں جناب مولوی صاحب آپ تو فرماتے ہیں۔ دعاء نبوت بے معنی فقرہ ہے۔ لیکن نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ بامعنی اور باثمرہ فقرہ ہے۔ سوچ لیں آپ کیسی غلطی پر ہیں۔

(۱۸۳) جناب مولوی صاحب ووجدک ضالاً فھدیٰ ان آیات کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔

یہ چھ آیتیں ایک ترتیب میں ہیں۔ پہلی تین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین انعامات کا ذکر ہے۔ یتیم پایا اور پناہ دی۔ ضال پایا اور ہدایت دی۔ مفلس پایا اور غنی کیا۔ مگر اپنے محبوب کی امت کی حالتِ زار پر رحم نہ فرمایا ؎

پگھلا دل اثر نہ میرے حال پر کبھی
ہر چند روتے روتے ہیں نالے بہا دئے

اور پچھلی تین میں تین ارشادات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیں۔ یہ یتیم پر سختی نہ کرنا۔ سائل کو نہ ڈانٹنا۔ آن میں اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرنا...... یہ معنی لفظ ضال کے درست بھی ہیں اس لئے کہ ضال ایک معنی میں محبت بھی ہے اور یا وہ ایسا طالب ہے۔ کہ اپنے وجود کو طلب میں ہی محو کر دیتا ہے اور یہی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از بعث تھی۔

(ب) آپ کی ضلالت مخلوق خدا کے لئے آپؐ کی بے حد محبت تھی اور سائل سے مراد بھی سائل دینی ہے۔ جیسا کہ نعمت سے مراد نبوت ہے۔ تفسیر صفحہ ۱۹۶۴ و ۱۹۶۵

صفحہ ۱۹۶۵ غرض کیا بلحاظ عقائد اور کیا بلحاظ اعمال آپ شروع سے ہی جادہ صواب پر قدم زن تھے۔

مولوی صاحب کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم (ﷺ) قبل از بعث اصلاح عالم کا جوش دل میں رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ اور مقامات نبوت

بھی ایک مقام قرب ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب خود فرماتے ہیں۔ کہ نعمت سے مراد یہاں نبوت ہے۔ یعنی وہ نعمت جو نبی کریم (ص) کو اللہ تعالیٰ نے سائل ہونے کی وجہ سے دی تھی۔ اور جس کا چرچا کرنے کے لئے کہا گیا وہ نبوت تھی۔ پس معلوم ہوا۔ کہ قبل از بعثت نبی کریم (ص) ایسی دعائیں کیا کرتے تھے۔ جن میں مقام نبوت بھی شامل تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ مقام بخشا۔ اس سے بھی مولوی صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ دعائے نبوت ایک بے معنی فقرہ ہے۔ بے معنی فقرہ ثابت نہ ہوا۔

پس مولوی صاحب کا فرمانا کہ موہبت کے حاصل کرنے کے لئے جد وجہد (دعا بھی جد وجہد میں داخل ہے) کو کوئی دخل نہیں۔ حضرت ابراہیم کی دعا اور اس کی قبولیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اسکی قبولیت سے غلط ثابت ہوا۔

اکیسویں آیت

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ واٰمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم (آخر حدید پ۲۷)

ترجمہ۔ اے پہلے انبیاء پر ایمان لانے والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت میں سے دو حصہ دے گا اور تمہارے لئے ایک روشنی کر دے گا جس کے ذریعہ سے تم چلو گے اور تمہاری مغفرت فرمائیگا اور اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔

جواب

اس آیت کا کوئی لفظ اس بات کا متحمل نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر ضد اور تعصب کا پتلا فاضل دیوبندی اس سے یہ استدلال کرتا ہے کہ اس آیت میں پہلے انبیاء پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری فرمایا ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی ظلی بروزی پیدا ہونے والا تھا تو اس پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے۔ نہ اس پر ایمان لانا ضروری۔

ہم فاضل دیوبندی سے پوچھتے ہیں۔

(نمبر ۱) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ باب نزول مسیح یعنی تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تم ہی میں سے ایک امام ہوگا دوسری حدیث۔

(۱۸۵) قال لا یزداد الامر الا شدۃ ولا الدنیا الا ادبارا ولا الناس الا شحا ولا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس ولا المہدی الا عیسی بن مریم نزول ابن مریم ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ ہر کام میں زیادتی ہو جائیگی جس سے دنیا میں خرابی اور آدمیوں (دیوبندیوں اور یہودی صفت مولویوں میں) بدبختی بھیل جائیگی اور قیامت شریر آدمیوں (یعنی علماء شر من تحت ادیم السماء اس وقت کے مولوی آسمان کے نیچے سب سے بدتر مخلوق ہونگی) پر قایم ہوگی اور مہدی سوائے عیسی ابن مریم کے کوئی نہیں ۔

یہ دو حدیثیں سنا کر اب آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو کوئی نبی آتا ہی نہیں پھر یہ بخاری اور ابن ماجہ تمہارے منہ میں کیا دے رہی ہیں ڈوب مرو بدبختو خود تو گمراہ ہو گئے بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے ہو۔ تو انپر بھی ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں تو فتوی شایع کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسی تو آئیں گے مگر ان پر ایمان لانا ضروری نہیں ۔ ؎

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست

این علم تیرہ را بہ پشیز سے نمی خرم

بائیسویں آیت

یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل (اخیر سورۃ نساء پ ۵)

ترجمہ ۔ اے ایمان لانے والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کی کتاب پر جسکو نازل کیا اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کتاب پر جو نازل کی پہلے سے ۔

جواب

اس آیت سے بھی ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا دیوبندی کھٹ ملانے پھر وہی مضمون پیش کر دیا حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے

(۱۸۶) وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علیم حکیم پ ۲۵ ع ۴

ترجمہ ۔ اور نہیں تاب کسی آدمی کو کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر بذریعہ وحی یا پردے کے

پیچھے سے یا بھیجے فرشتہ پیغام لانیوالا تو وحی ہیں ڈالدیتا ہے اذن سے جو چاہتا ہے
تحقیق وہ بلند مرتبہ اور حکمت والا ہے بھیجے اسو لاتا آپ تو فرمارہے تھے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد کی وحی بھی اگر کوئی ہوتی تو اس کا ذکر قرآن میں ہوتا اب دیکھ لیجئے کہ یہ قرآن
کی آیت ہے اور پھر یرسل رسولاً سے قیامت تک نزول جبریل ثابت ہورہا ہے کیونکہ
یرسل صیغہ مضارع ہے جو حال اور استقبال دونوں کے واسطے آتا ہے اگر آئندہ
وحی نازل نہیں ہونی تھی تو اللہ تعالی نے مضارع کا صیغہ کیوں استعمال کیا۔ اور اسی طرح
فیوحی باذنہ ما یشاء کیوں فرمایا پھر دیکھئے دوسری دلیل یہ ہے کہ۔

(۱۸۷) ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ پ ۲۴ ع ۱۸
ترجمہ تحقیق جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور پھر اسپر مضبوط رہیں گے تو اللہ تعالی
کے اتپر فرشتہ نازل ہوتے رہیں گے اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ جو لوگ اسپر قایم
رہیں گے انپر اللہ تعالی فرشتے نازل کرتا رہے گا۔

(۱۸۸) الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملئکۃ رسلاً پ ۲۲ ع ۱۳
ترجمہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور بنانیوالا
فرشتوں کو پیغامبر دوسری آیت سے یہ ثابت ہوا کہ فرشتوں کا کام پیغام پہنچانا ہے۔

(۱۸۹) ما ننزل الملئکۃ الا بالحق پ ۱۴ ع ۱۲۔ ترجمہ۔ نہیں نازل کرتے
ہم فرشتوں کو مگر ساتھ حق کے۔

(۱۹۰) ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا
انہ لا الہ الا انا فاتقون پ ۱۴ ع ۷۔ ترجمہ۔ اتارتا ہے فرشتوں کو ساتھ حکم اپنے
کے جسپر وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس لئے کہ ڈرا دے۔ پس جو شخص اس سے
انکار کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر فرشتہ نازل نہیں ہوگا وہ مذکورہ
بالا قرآن کے حکم خلاف کرتا ہے اور اس کا دشمن اللہ کا ہے اور وہ پکا کافر ہے۔

(۱۹۱) من کان عدواً للہ وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکفرین پ ۱ ع ۱۲
ترجمہ۔ جو ہو دشمن اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل
کا پس یقیناً اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔ دشمن کے یہ معنی ہیں کہ جبرئیل کا آنا
انبیاء کا آنا اس کو گوارا نہیں ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرمارہے ہیں کہ
(۱۹۲) قال یوشک من عاش منکم ان تلقی عیسی بن مریم اماماً مہدیاً وحکماً

مسند احمد حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ جو شخص تم میں سے زندہ رہا عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے گا جو امام مہدی بھی ہوگا اور حکم عدل بھی ہوگا صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا فرمایئے جب کوئی آنیوالا ہے تب ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب بھی اگر تمہاری سمجھ میں نہ آوے اللہ تمہیں سمجھائیگا۔

بقیہ عربی صفحہ ۱۳۰۔ عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر الخ

گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم — چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اگر روز روشن میں بھی چمگادڑ کو کچھ نظر نہ آئے تو اس میں آفتاب کا کیا قصور ہے۔

تیئسویں آیت

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ الآیہ

سورۃ بقرہ ۳۔ ترجمہ۔ ایمان لائے رسول اس پر جو کہ اترا اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور مسلمان سب ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر کہ ہم تفریق نہیں کرتے درمیان کسی کے اس کے رسولوں میں سے

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا آپ تو اس آیت میں ہو ثابت نہ کرسکے لیجئے ہم بتاتے ہیں کہ نبی ضرور آئیں گے چنانچہ۔

(۱۹۳) کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتب لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ سیپ ۲

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی کے آنیکی غرض ڈرانا اور بشارت دینا اور اختلاف مٹانا ہوتی ہے اب دنیا میں اگر اختلاف ہو گیا ہے تو نبی کے آنیکی ضرورت ہے ورنہ نہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ جس طرح تمام انبیاء کی اتنیں امت واحدہ ہیں اسی طرح تمام نبی بھی واحد ہیں اور ان میں لانفرق بین احد من رسلہ تفریق کرنی جائز نہیں قرآن شریف میں کسی جگہ حضرت موسیٰ کی مثال دیکر بتایا ہے کہ اے امت محمدیہ تو قوم موسیٰ کی طرح نبی کا انکار نہ کرنا کہیں عیسیٰ کی مثال دے کر کہیں یوسف کی مثال دے کر تعلیم دی بلکہ اس کے ساتھ

فرعون کی بیوی اور نوح کی بیوی کی مثالیں دیں جو ہم آگے تحریر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں گے کہ نبیوں کا سلسلہ برابر جاری ہے غور سے سنو۔

(۱۹۴) اللہ تعالیٰ نے کافروں کو نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں سے مشابہت دی ہے دیکھو پ ۲۸ ع ۲۶۔

(۱۹۵) مومنوں کو فرعون کی بیوی کی مشابہت دی ہے اور مریم بنت عمران سے دیکھو پ ۲۸ ع ۲۶۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر اور عمر کیا تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہاری مماثلت فرشتوں اور انبیاء سے ہے؟ اے ابوبکر تو فرشتوں میں میکائیل فرشتہ کا مثیل ہے جو اللہ کی رحمت نازل کرتا ہے اور انبیاء میں تیری مماثلت ابراہیمؑ سے ہے جب اس کی قوم نے اس کی تکذیب کی تو ابراہیم نے کہا کہ جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو غفور الرحیم ہے جسے چاہے بخشے اور اے عمر تو فرشتوں میں جبریل کا مثیل ہے جو شدت الخ یہ پہلے لکھا جا چکا ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جسطرح انبیاء بنی اسرائیل میں ایک وقت میں کئی کئی نبی موجود رہا کرتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں ہمیشہ متعدد نبی پیدا کرتا رہے گا کہاں ہیں؟ وہ ختم نبوت کے قایل کہاں ہیں وہ نبوت کو لعنت سمجھ کر اس سے بھاگنے والے کہاں ہیں نبوت کو مصیبت سمجھ کر خیر الامم کو محروم کرنے والے کیا ان کے پاس حق قدر دلائل کے سامنے کوئی کمزور سا استدلال بھی موجود ہے؟ لما وقع لشیخنا حین قبل انت عیسی بن مریم فید اوینه فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۱۹۹۔ یعنی جیسا کہ ہمارے شیخ کے ساتھ واقعہ ہوا جبکہ لوگوں نے انہیں کہا کہ آپ عیسیٰ ابن مریم ہیں اس کا علاج کریں۔ سنا آپ نے نہ صرف عیسیٰ کہا گیا بلکہ عیسیٰ ابن مریم کہا گیا غرضیکہ ان اقوال سے اس قدر واضح ہو گیا ہے کہ نبی کا آنا بند نہیں پھر خدا جانے کیوں اس نعمت کا انکار کر کے ہمارے مسلمان بھائی خوش ہوتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ صاف فرما رہا ہے۔

(۱۹۶) وان من امة الا خلا فیها نذیر یعنی ہر قوم میں ہم نے ڈرانے والا بھیجا یہ بھی ایک مقررہ قانون ہے اور آیت

(۱۹۷) ولا تجد لسنة اللہ تبدیلا کے ماتحت قانون ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے جو قوانین

ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی اس لئے یہ کیونکر مان لیا جائے کہ انسان پیدا ہوتے ہیں گناہ پیدا ہوتے ہیں پیغمبر نبی کیوں آنے بند ہو سکتے ہیں۔ البتہ اگر مولانا یہ ثابت کر دیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گناہ پیدا ہونے بند ہو گئے تو البتہ مجبوراً یہ مان لینا پڑے گا کہ نبی کے آنے کی بھی اب ضرورت نہیں رہی اگر گناہ کا سلسلہ جاری ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ نبی کے آنیکی ضرورت نہ رہے۔

(۱۹) کذلک یبین اللہ لکم الآیاتہ لعلکم تتفکرون ‏ پ ۳ ع ۴۔

ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تاکہ تم سوچو۔

چوبیسویں آیت

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون ‏ ابتدائے سورۂ بقر

ترجمہ۔ اور جو ایمان لائے ہیں اس وحی پر جو اتری تجھ پر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو وحی کہ اتری تجھسے پہلے اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں انہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی اور وہی مراد کو پہنچے ۱۱۔

جواب

اس آیت سے نبی آنیکی ممانعت ظاہر نہیں ہوتی جسطرح آیت میں وحی کا لفظ نہیں اور وحی کا لفظ آپنے بڑھا لیا اسی طرح آخرت کے معنی آخر کے کرکے جو اس کے اصل معنی ہیں یہاں بھی وحی کا لفظ بڑھا لیجئے:

کیونکہ اس جگہ وبالیوم الآخر نہیں بلکہ صرف آخرت ہے یعنی تین زمانوں کا اللہ تعالیٰ ذکر فرمایا ہے حال ماضی اور آخر (مستقبل) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں جو نازل ہوگا جب اس طرح آپ اس آیت کے معنی کریں گے تو آخر کے معنی صرف آخر ہی نہیں بلکہ جو خاتم کے معنی ہیں وہی آخر کے ہیں یعنی افضل مثال کے طور پر ہم نے متعدد احادیث میں آخر کا استعمال دکھلایا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے ہاں بھی شعراء استعمال کرتے ہیں مثلاً ڈاکٹر سر محمد اقبال کہتا ہے

چل بسا داغ آہ میت اسکی زیب دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

بانگ درا صفحہ ۶۰) دیکھئے اس شعر میں علامہ اقبال نے مرزا داغ کو دہلی کا آخری شاعر کہا ہے حالانکہ دہلی میں اس وقت تک ہزاروں شاعر موجود ہیں اس نظم میں خود ڈاکٹر سر محمد اقبال فرماتے ہیں ؎

اٹھ گئے ساقی جو تھے مے خانہ خالی رہ گیا
یادگار بزم دہلی ایک حالی رہ گیا...

اس سے معلوم ہو گیا کہ وہ مقرر ہے کہ شاعر موجود ہے آپ کے باطل عقیدہ کا یہ آیت قلع قمع کر دے گی اس پر ہم مفصل پہلے بحث کر چکے ہیں مگر تاہم ایک آیت ہم بھی پیش کئے دیتے ہیں

(۱۹۹) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (سورۃ بنی اسرائیل)

یعنی عذاب کبھی نہیں آتا جب تک نبی مبعوث نہ ہووے دیکھا مولانا یہ ایک اللہ تعالیٰ کا ان مٹ قانون ہے اور موجودہ وقت میں جب متعدد عذاب نازل ہو رہے ہیں انکی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی نوح طوفان لوط کے زمانہ کا عذاب غرضیکہ ہر نبی کے زمانہ کا عذاب اس وقت موجود ہے مگر آپ کے آنکھیں ہوتیں تو آپ دیکھتے اگر عذاب آ رہے ہیں تو نبی بھی ضرور آیا ہے

(۲۰۰) کذلک یبین اللہ لکم اٰیتہ لعلکم تھتدون پ ۲ ع ۲۶

ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم ہدایت پاؤ

چھبیسویں آیت

وما انزلت مصدقا لما معکم (سورۃ بقر)

ترجمہ۔ ایمان لاؤ اس وحی پر جو ہم نے نازل کی ہے تصدیق کرنے والی اس وحی کی جو تمہارے پاس ہے

جواب

اس میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تھیں تو کوئی آیت ایسی ملی نہیں جو تمہارے مطلب کو پورا کرتی لو ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں

(۲۰۱) وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا کان ذلک فی الکتب مسطورا پ ۱۵ ع ۶

ترجمہ۔ اور نہیں کوئی بستی میں سے مگر ہم تباہ کرنے والے ہیں اس کو پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنے والے ہیں اس کو عذاب سخت یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ چھبیسویں آیت کے جواب میں جو آیت ہم نے لکھی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہم اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتے تاوقتیکہ نبی مبعوث نہ کر لیں اور اس آیت میں یہ بتا دیا کہ ہر ایک بستی پر ہم عذاب یا تباہی نازل کریں گے تو ثابت ہوا کہ نبی ضرور آئے گا تب ہی تو انپر عذاب نازل ہوگا پھر اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

(۲۰۲) وما کان ربک لیھلک القری حتی یبعث فی امھا رسولا وما کنا مھلکی

القریٰ الا واھلھا ظٰلمون　　　　　　　　سورۃ قصص یعنی اس

وقت تک اللہ تعالیٰ کسی بستی پر عذاب نازل نہیں کرتا تاوقتیکہ ان میں کوئی نبی مبعوث

نہ کرے۔ اب خدا کے لئے غور کیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ مقررہ قانون ہے کہ اس وقت تک

عذاب نہیں نازل کیا کرتا جب تک کسی نبی کو مبعوث نہ کرے تو پھر یہ اسقدر عذاب خلاف

وعدہ اللہ تعالیٰ کیوں نازل کر رہا ہے اور عذاب بھی ایسے جو فرداً فرداً ایک ایک نبی پر

آئے وہ تمام اس زمانہ میں جمع ہو گئے ہیں جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی نبوت ثابت کر سکتے ہیں

(۲۰۳) قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین

(۲۰۴) ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین　　　　پ ۴ ع ۵۔

تحقیق گذرے پہلے تمہارے طریق (گروہ) پس حالات معائنہ کرو پھر کر زمین میں کہ کیا انجام

ہوا نبیوں کے جھٹلانیوالوں کا۔ یہ بیان ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں

کے لئے۔

(۲۰۵) یرید اللہ لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم

واللہ علیم حکیم　　　پ ۵ ع ۲۶۔ ترجمہ۔ چاہتا ہے اللہ کہ بیان کرے تمہارے

لئے اور بتائے تمکو راہیں ان کی جو تھے پہلے تم سے۔

چھبیسویں آیت

قل اٰمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علیٰ ابراھیم
واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط
وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من

ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون　　　　سورۃ آل عمران پ ۳

ترجمہ۔ اے محمدؐ تم کہدو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اسی وحی پر جو اتری ہم پر اور جو وحی اتری ابراہیم

پر اور اسمعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور اس کی اولاد پر اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ کو

اور سب نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے ہم جدا نہیں کرتے ان میں سے کسیکو“

جواب

کج فہم دیوبندی صاحب وہ کونسا لفظ ہے جس میں یہ نکلتا ہے کہ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا البتہ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ یہ ایک قانون قدرت ہے کہ ہمیشہ نبی آتے رہے اسی طرح ان کے

بعد بھی نبی برابر آتے رہیں گے اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کا آنا بند کر دوگے تو

تم تفریق کرنے کا فرض جاوگے لیس تفریق مت کرنا فقط کہ سب نبی یکساں ہیں۔

دیکھو تم تو اس سے نبی کی بندش نہیں ثابت کر سکے بلکہ ہم نے اسی سے نبوت کا اجرا ثابت کر دیا اور ایک آیت اور دوسری اتمام محبت کے واسطے تمہارے آگے پیش کرتے ہیں۔

(۲۰۶) انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظلمین (سورہ بقر)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیری ذریت میں نبی بناتا رہوں گا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے بند ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی وعدہ خلافی ثابت ہو گی اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلاف نہیں۔

(۲۰۷) ان اللہ لایخلف المیعاد۔ ہاں یہ ضرور فرمایا کہ میرا وعدہ ظالموں کے واسطے نہیں اگر امت محمدی ظالم ہو گئی ہے تو یہ ضرور محروم ہے ورنہ اس سے وعدہ ہے اور وہ ضرور پورا ہوا۔

ستائیسویں آیت

الم تر الی الذین یزعمون انھم اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک الآیۃ

سورۃ نساء پ ۶۶۔

ترجمہ۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔

جواب

دیکھا ناظرین اس جگہ بھی وہی حال ہے اس آیت کے کسی لفظ سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مگر مولانا کو اپنے دماغ کا علاج کرانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ وہی مرغ کی ایک ٹانگ برابر چلی جا رہی ہے۔ تو مولانا تم تو خاک بھی اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکے مگر ہم سے ایک آیت سن لو جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبیوں کا آنا برابر جاری ہے

(۲۰۸) ولقد ارسلنا نوحا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب پ ۲۷

تحقیق ہم نے بھیجا نوح اور ابراہیم کو اور رکھی ہم نے ان کی نسل میں (ہمیشہ کے لئے) نبوت اور کتاب یہ کسی تشریح کی محتاج نہیں مگر تم جیسے کج فہم کو بتلائے دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان کی نسل میں نبوت رکھی اب اگر نبوت بند ہو جائے تو ان کی نسل سے نبوت منقطع ہو گئی تو آیت غلط ہو گئی پس سنئے مولانا قیامت تک یہ آیت قرآن میں موجود رہے گی اور نبی آتے رہیں گے اور تمہارے جیسے ابلیس صفت ان کی تکذیب کرتے رہیں گے۔ ایک آیت اور سنو۔

(۲۰۹) وجعلنا للمتقین اماما پ ۱۹ ع ۴۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی اور اللہ نے قبول کی کہ میں تجھے متقیوں کا امام بناؤں گا اگر اب حضرت رسول کریم کے بعد نبی آنے بند ہو جائیں تو امامت بھی منقطع ہو جائیگی کیونکہ سب سے بڑے متقی تو نبی ہوتے ہیں۔

(۲۱۰) یبین اللہ لکم ان تضلوا پ ۶ ع ۴۔ ترجمہ بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

اٹھائیسویں آیت

والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت واٰمنوا بما انزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیاٰتھم واصلح بالھم (ابتدا سورۃ محمد پ ۲۶)

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور وہ اس وحی پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی اور وہ ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ انپر سے اتار دے گا اور ان کی حالت اچھی رکھے گا۔

جواب

اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا اگر آپ اس آیت کو سورۂ نور کی اس آیت کے ساتھ ملا کر پڑھ لیں تو پھر اسی آیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا آنا ثابت ہو جائیگا وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم ارتضیٰ

یعنی وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائیں گے جس طرح تم سے پہلے خلیفہ بناتے رہے جو دین کو تازہ کرے گا چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی زبان فیض ترجمان میں اس آیت کی تائید اس طرح فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ابو داؤد نے اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع اس امت میں سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا رہیگا جو ان کے لئے دین کو تازہ کرے گا ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث نے تمہارے عقائد باطلہ کی بخوبی قلعی کھولدی اس ۲۸ ویں آیت کو پہلی آیت بھی ... کے ساتھ ملا لیجئے۔

(۲۱۱) الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم یعنی جن لوگوں نے انکار کیا اور روکا راہ خدا سے کھو دئے خدا نے ان کے عمل یہ تو تمہارے حق میں ہے تم نے ہی نبی کا انکار کیا اور لوگوں کو راہ خدا

سے روکا اور ۲۸ویں آیت سے اگلی آیت بھی پڑھ لو۔

(۲۱۲) ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل وان الذین امنوا اتبعوا الحق من ربہم کذلک یضرب للناس امثالہم

ترجمہ۔ یہ اس لئے کہ وہ (دیوبندی) لوگ جو انکار کرتے ہیں پیروی کی انہوں نے باطل کی اور یہ (احمدی) لوگ جو ایمان لائے پیروی کی انہوں نے حق کی رب اپنے سے۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لئے۔ اب مولانا انصاف کرو کہ انکار کرنے والا کون ہے احمدی یا دیوبندی بس جو منکر ہے وہ باطل پر ہے جو ایمان لایا ہے وہ حق پر ہے

انتیسویں آیت

یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم سورۃ النساء پ۶ ع۲

ترجمہ۔ اے لوگو تمہارے پاس رسول آچکا حق بات لے کر تم ایمان لاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

جواب

اس آیت سے تمہارا مطلب تو ثابت ہوا نہیں البتہ ہمارا مطلب یہ نکلا کہ حق بات یہ کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے اس پر اے دیوبندیو تم بھی ایمان لے آؤ تو بہتر ہوگا۔

(۲۱۳) ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ ورزقنہم من الطیبت وفضلنا ہم علی العالمین

(۲۱۴) ھذا بصائر للناس وھدی ورحمۃ لقوم یوقنون پ۲۵ ع۱۸

ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور پیغمبری اور رزق دیا ہم نے ان کو پاکیزہ چیزوں سے اور بزرگی دی ہم نے ان کو جہانوں پر۔ ...... یہ نصیحتیں ہیں اور ہدایتیں ہیں اور رحمت ہے اس قوم کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو ان خدا کی باتوں پر یقین کرتے ہیں مولانا آپ تو خدا کی باتوں پر یقین نہیں رکھتے مگر شاید کوئی اہل یقین ان نصائح سے ہدایت اور رحمت خدا کی حاصل کر سکے اس لئے بتلائے دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے رزق نبوت کتاب ہمیشہ کے واسطے دی جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے نبوت اور کتاب وغیرہ تو العلماء ورثۃ الانبیاء کے مطابق ہمیشہ ان کے پاس رہے گی اور جو یہود ان پر ایمان نہیں لاتے انہیں صرف رزق باقی رہ گیا ہے یہ ایک پیشگوئی ہے کہ یہود ہمیشہ دولتمند رہیں گے چنانچہ آج ہر جگہ یہود بہت مالدار ہیں

(۲۱۵) وما كان الله ليضل قوما بعد اذ هدٰهم حتی یبین لهم ما یتقون پ ۳۶-

ترجمہ۔ اور نہیں اللہ کہ گمراہ ٹھیراوے کسی قوم کو بعد اس کے کہ جب ہدایت کی ان کو یہاں تک کہ بیان کرے ان کو وہ باتیں جس سے کہ وہ بچیں۔

(۲۱۶) الم تروا ان الله سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمه ظاهرة وباطنة پ ۲۱ ۱۲۶-

ترجمہ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے اے انسان کہ اللہ نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لئے سب کچھ جو کچھ زمین و آسمان میں موجود ہے اور تمام ظاہر و باطن جس قدر نعمتیں ہیں وہ تمہیں عطا کر دیں کیا زمین و آسمان کی نعمتوں میں نبوت شامل نہیں اور ظاہر و باطن کی نعمتوں میں رسالت شامل نہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں کس قدر صریح آیت ہے اسی سلسلہ میں دو آیت آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۲۱۷) واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما وجدنا علیه اٰباءنا

ترجمہ۔ اور جب کہا جاتا ہے ان کو کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اتاری ہے اللہ نے (قرآن) تو کہتے ہیں کہ بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنے کو۔

(۲۱۸) اولو کان الشیطٰن یدعوهم الی عذاب السعیر پ ۲۱ ۱۲۶-

ترجمہ۔ خواہ ان کے باپوں کا عقیدہ شیطان کا ہی بلانا دوزخ کی طرف کیوں نہ ہو۔ چنانچہ آج احمدیوں کے سوا باقی ہر فرقہ کا یہی کام ہے کہ قرآن کو چھوڑ رکھا ہے اور دوسری کتابوں پر عقیدہ رکھتے ہیں اور انہی کے احکامات کو قرآن و حدیث سے زیادہ تصور کرتے ہیں سوائے ان چند فرقوں کے جو احادیث کو مقدم مانتے ہیں مگر جو لوگ احادیث پر عمل کرتے ہیں وہ بھی قرآن کو مقدم نہیں رکھتے بلکہ قرآن کو احادیث کے ماتحت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کی اصل تعلیم مٹ گئی گو زبانی دعویٰ بہت کچھ کرتے ہیں مگر وہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔

بیسویں آیت

یاایها الناس قد جاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا فاما الذین اٰمنوا بالله واعتصموا به فسیدخلهم فی رحمة منه وفضل پ ۶ ۲۲-

ترجمہ۔ اے لوگو تم کو پہنچ چکی تمہارے رب کی طرف سے سند (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اتاری ہم نے تم پر روشنی واضح (یعنی قرآن مجید) جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کو مضبوط پکڑا تو ان کو داخل کرے گا اپنی مہر میں اور فضل میں۔

جواب خدا کے لیے ناظرین اس دیوبندی کا علاج کرائیں اس آیت کے کسی لفظ سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا غنیمت ہے کہ آپ نے ختم نبوت کی دلیل میں قل ھو اللہ نہیں پیش کر دی اس سے اوپر والی آیت میں بھی پڑھ کر دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے کتاب نور نفضیلت نبوت وغیرہ بنی اسرائیل کو بھی دی تھی مگر ان کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہا پھر یہ کس طرح مان لیا جائے کہ اب نبی نہیں آئیں گے تو دیکھو ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں جو نہایت صراحت سے یہ ظاہر کر رہی ہے کہ نبیوں کا سلسلہ باقی ہے

(۲۱۹) ولقد نادنا نوحا فلنعم المجیبون ونجینہ واھلہ من الکرب العظیم وجعلنا ذریتھم الباقین وترکنا علیہ فی الاٰخرین سلام علیٰ نوح فی العٰلمین انا کذالک نجزی المحسنین پ ۲۳ ع ۷۔ اور البتہ تحقیق پکارا ہم کو نوح نے تو البتہ بہت اچھے جواب دینے والے تھے ہم اور نجات دی ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو بڑی مصیبت سے اور رکھا ہم نے اس کی اولاد کو باقی اور چھوڑا ہم نے اسپر پچھلوں میں سلامتی ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔ اگر حضرت نوح کے بعد نبوت کا سلسلہ بند ہو جاوے تو تمام جہانوں میں ان کو سلامتی نہیں رہتی جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک نبوت کی سلامتی سے نوح کی سلامتی تھی اسی طرح آج بھی سلسلہ جاری ہے تو نوح کی سلامتی ہو سکتی ہے پس ظاہر ہوا کہ تمام انبیاء کی سلامتی کا قرآن میں جو بار بار ذکر ہے اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے نہ کہ بند ہو گئی۔

(۲۲۰) یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مؤمنین

(۲۲۱) ویبین اللہ لکم الاٰیٰت واللہ علیم حکیم پ ۱۸ ع ۶۔

ترجمہ۔ نصیحت کرتا ہے اللہ اس سے کہ پھر نہ کرو تم ایسا کام کبھی بھی اگر ہو تم ایمان والے اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اکتیسویں آیت قد جاء کم من اللہ نور وکتٰب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام پ ۶ ع ۷۔

ترجمہ۔ تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب مبین (یعنی قرآن) جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے سلامتی کے راستہ کی ان کو جو تابع ہوئے اس کی رضامندی پہ چلے۔

جواب وہی بے معنی بات ہے کہ اس شخص میں غیرت بھی ہے یا نہیں یا یہ شخص خیال کر رہا ہے کہ کیا گڑھے ہے جسکی آواز کسی کو نہیں پہنچے گی کتاب چھاپتا ہے اور غیر متعلق آیات لکھکر اپنی علمی پردہ دری کرنے کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کچھ اشارہ کنایہ اس میں اگر ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس وجہ سے نبوت ختم ہو گئی تو خیر ایک بات بھی تھی لو دیکھو امکان نبوت اس آیت سے کس قدر واضح طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔

(۳۳) وجعلنٰها وابنها اٰية للعالمين ان هذه امتكم امة واحدة وانا ربكم فاعبدون و تقطعوا امرهم بينهم كل الينا راجعون........ وحرام على قرية اهلكنٰهم انهم لا يرجعون حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج الخ پ۱۷ ع۷

یعنی ہم نے مریم صدیقہ اور اس کے بیٹے حضرت مسیح کو تمام جہانوں کے واسطے نشان بنا دیا۔ اور یہ تحقیق یہ تمام امت ایک ہی امت ہے یعنی آدم سے تا ایندم اور میں تمہارا رب ہوں اس لئے میری عبادت کرو مطلب یہ کہ ہر نبی کا کام صرف میری وحدانیت اور میری ہستی منوانا ہوتا ہے اس لئے جو کوئی تمہیں میری طرف بلائے اسپر مت لڑنا جھگڑنا تمام انبیا ایک ہی گروہ سے شروع ہوتے ہیں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے تم نے اپنے کام کو مگر آخر تم سب ہماری طرف جمع ہو کر آجاؤ گے اور حرام کر دیا ہے اس بستی کو کہ جسکو ہم نے برباد کر دیا وہ نہیں لوٹیں گے مگر اس وقت جبکہ یاجوج ماجوج کھولے جاویں گے اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت مسیح موعود مبعوث ہوں گے اس وقت یہ تمام امتیں پھر یکجا ہو جاویں گی تفاسیر اور احادیث میں اس کے متعلق مفصل ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ موعود کی بعثت کی طرف اس میں اطلاع ہے پس اس جگہ بھی نبی کا آنا ظاہر ہو رہا ہے

بتیسویں آیت قد جاءكم من الله نور و كتاب مبين يهدى به الله من اتبع رضوانه سبل السلام الاية
پ۶ ع۷

ترجمہ۔ تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین یعنی قرآن جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے سلامتی کے ساتھ ان کو تابع ہوے اس کی رضامندی کے

جواب اس آیت میں بھی کوئی ذکر نہیں کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے برعکس نواس بن سمعان والی حدیث جو مسلم میں درج ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اس میں چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے اور پھر مسیح ناصری جنکو حضرت کے ساتھ منصور نے آسمان پر دیکھا ہے معراج میں ان کا حلیہ میں گھونگر والے بال

اور سرخ رنگ بتایا ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے جو حضور نے مسیح کو دیکھا ہے تو اس کا حلیہ الگ بتایا ہے کہ وہ گندمی رنگ اور سیدھے بال والے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے مسیح ناصری ایک اور تھے اور آنے والا ایک اور شخص ہے جسکی اِمامکم منکم تشریح کرکے بتا رہا ہے کہ وہ اس امت میں ہی سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ پھر لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا والی حدیث جو بے حد مشہور ہے محتاج نقل نہیں ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا یہ نہیں فرمایا چونکہ نبوت میرے بعد نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو وفات دی ہاں اگر محمد صلعم یہ فرماتے کہ ہر نبی کا بیٹا چونکہ نبی ہوا کرتا ہے اس لئے میرا بیٹا زندہ رہتا تو اس کا نبی ہونا لازمی تھا اور میرے بعد نبوت کسیکو نہیں مل سکتی اس لئے اللہ نے ابراہیم کو وفات دے دی۔

تینتیسویں آیت

فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون اعراف پ ۹ ع ۱۸

ترجمہ۔ پس جو لوگ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جنہوں نے آپ کی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اس نور فرقان کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی مراد کو پہنچے ہیں۔

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی کی بندش ہو مگر ہم اجرار نبوت پر ایک دلیل پیش کرتے ہیں ہمیں امید ہے کہ ناظرین اس چودھویں صدی کے مولوی کے قول کے مقابلہ میں اس قول کو سر اور آنکھوں پر جگہ دیں گے حضرت ام المومنین عائیشہ فرماتی ہیں قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لانبی بعدی (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ نیز اس حدیث کو ابن قتیبہ نے تاویل الاحادیث میں بھی درج کیا ہے اور اس جگہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے) یعنی یہ تو کہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں یہ نہ کہو کہ حضور کے بعد نبی نہیں اس حدیث کو آپ سے بہتر سمجھنے والے حضرت محمد طاہر صاحب اپنی کتاب مجمع البحار الانوار میں صفحہ ۸۵ پر تحریر فرماتے ہیں اور لا نبی بعدی مسیح کے متعلق ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود لا نبی بعدی سے یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی شریعت منسوخ کرے سمجھے مولانا خاتم النبین کے معنی؟ پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۲۲۳) ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین

پ ۹ ع ۷۔ تحقیق زمین اللہ کے لئے ہے وارث کرتا ہے اس کا جس کو چاہے اپنے بندوں سے متقیوں کا اچھا انجام ہوا کرتا ہے یعنی وارث کس کو کہتے ہیں جانتے ہو یا نہیں جانتے ہو تو سنو اگر دہلی کا آخری بادشاہ اچھے عمل کرتا تو اس کی اولاد ہندوستان کی وارث ہوتی اب چونکہ انہوں نے اچھے عمل نہیں کئے اس لئے وہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں اسی طرح اگر مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر چلیں گے تو ان کو بھی نبی صدیق شہید صالح بنایا جائے گا ورنہ نہیں اور بس۔

(۲۲۴) قال عیسی ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ ع ۷۔ قریب ہے رب تمہارا ہو کہ ہلاک کرے تمہارے دشمن کو اور خلیفہ بنائے تم کو زمین میں پھر دیکھیں کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو مگر افسوس یہ ہے کہ تمہارے خیال میں صرف حجام ہی خلیفہ ہے اس لئے تم لوگوں کی حجامت ہی کرنی جانتے ہو کاش نہیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ خلیفہ بادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور خلیفہ نبی کو بھی قرآن میں کہا گیا ہے۔

چونتیسویں آیت

فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون اعراف پ ۹ ع ۱۹۔

ترجمہ۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلام پر اور اس کے تابع ہو جاؤ تو شاید تم ہدایت پاؤ۔

جواب

اس جگہ بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں ہو سکتا دیکھو ہم تمہیں بتائیں کہ نبی آسکتے ہیں چنانچہ امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ میں فرماتے ہیں کہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی یعنی آنحضرت ؐ کی حدیث لانبی بعدی سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانیوالا نبی نہیں آسکتا۔

پینتیسویں آیت

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ الآیۃ انفال پ ۹ ع ۱۷

ترجمہ۔ اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے

جواب پنجم اس میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے نبوت کا منقطع ہونا ثابت ہووے پس مولانا سورۃ انعام کا دسواں رکوع پڑھو جہاں اللہ تعالیٰ بہت سے انبیاء کا نام لے کر فرماتا ہے کہ۔

(۲۲۵) فبھداھم اقتدہ۔ پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام انبیاء کی اقتدا کے واسطے جو ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے چنانچہ تفسیر بیضاوی نے ختم کے معنی ختم کے ہیں یعنی البلاغ الآخر کسی چیز کے کمال کو انتہا تک پہنچا دینا اسی طرح تفسیر کشاف نے لکھا ہے اور فتوی لکھتا ہے مجازاً مبالغہ کے طور پر کہا گیا ہے چنانچہ ابوالبقاء اپنی کلیات میں لکھتے ہیں کہ ختم کو کتم کے بھی معنوں میں لینا چاہیے کیونکہ حضور اپنے نور شریعت سے سائر الانبیاء ہیں جیسے آفتاب اپنے نور سے ستاروں کی روشنی کو چھپا دیتا ہے اسی طرح اکمال شریعت سے تشریعی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی یہی قول ابن شہاب کا ہے کچھے مولانا؟ لو ہم سے ایک اور دلیل سن لو۔

(۲۲۶) اذ قال عیسی بن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدق لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد پ ۲۸۔

ترجمہ۔ اور جس وقت کہا عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں طرف تمہاری (واسطے محمدی کی طرف نہیں کہا) اور تصدیق کرنے والا ہوں اس چیز کی جو مجھ سے پہلے ہے توریت اور بشارت دینے والا ہوں ایک پیغمبر کی جو میرے بعد آئے گا (پہلے نہیں کہا) جس کا نام احمد ہوگا۔

اب مولانا آپ غور کیجئے جب حضرت عیسیٰ آنے والے ہیں اور چالیس سال دنیا میں رہیں گے تو احمد ان کے بعد ہوا یا پہلے اگر حیات مسیح کے آپ قایل ہیں اور لانبی بعدی کے بھی تو آپ خود ہی معنی کر لیجئے کس طرح صاف ہو گیا؟ الحمد للہ علی ذالک

چھبیسویں آیت یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ (انفال پ ۹ ع ۳)

ترجمہ۔ اے ایمان والو مانو حکم اللہ تعالیٰ کا اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ بلاتے تمکو ایک کام پر جس میں تمہاری زندگی ہے۔

جواب

اس میں بھی کوئی لفظ مانع نبوت نہیں۔ مگر دیوبندی صاحب کو خبر نہیں کیا نظر آگیا۔

(۲۲۷) قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن و الانس فی النار..... ان الذین کذبوا بایتنا واستکبروا پ ۱۱۶۔

فرمائے گا اللہ کہ داخل ہو جاؤ ان جماعتوں میں تحقیق گذریں تم سے پہلے...... تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا ان لوگوں کے لئے نہیں کھولے جائیں گے آسمان کے دروازے نہ وہ داخل ہوں گے جنت میں یہاں تک کہ اونٹ داخل ہو جائے سوئی کے نکے میں۔ اب تم ایمان سے کہو کہ تم بھی انہی لوگوں میں ہو یا نہیں نبیوں کی جھٹلانیوالی قوموں کے حال پڑھ کر بھی تم نے اپنی اصلاح نہ کی جلد دوم نامہ دانشوران حالات ابو نعیم اصفہانی میں لکھا ہے ایسی طرح مؤید الافاضل میں درج ہے کہ فرقہ اسحاقیہ کا عقیدہ ہے کہ وہ زمین کبھی پیغمبر سے خالی نہیں رہتی مطلق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی۔" تم سے تو یہی لوگ اچھے گذرے ہیں کچھ خوف خدا ہے تو ان سے سبق حاصل کرو۔

سینتیسویں آیت

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم الانفال پ ۵۶۔

ترجمہ۔ اور حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپس میں نہ جھگڑو کہ نامراد ہو جاؤ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

جواب

اس جگہ بھی کوئی لفظ ایسا نہیں کہ نبوت بند ثابت ہو مگر لیجئے ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں جس سے تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔

(۲۲۷) وما منعنا ان نرسل بالایت الا ان کذب بھا الاولون پ ۱۵ ع ۶۔ اور نہیں روکا ہمیں کسی چیز نے کہ بھیجیں ہم نبی۔ (بالآیات) مگر یہ کہ جھٹلایا تھا ان کو پہلوں نے اگر تم کہو کہ نبی کا لفظ اس جگہ نہیں تو سنو اگلی آیت

(۲۲۸) واتینا ثمود الناقۃ مبصرۃ فظلموا بھا وما نرسل بالایت الا تخویفا یعنی اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دیں تو ظلم کیا انہوں نے اسپر اور نہیں بھیجے ہم نبیوں کو (بالآیات) مگر ڈرانے کیلئے۔ چنانچہ سید شریف اپنی تعریفات میں اور شرح مواقف نے اور ملل و نحل میں ابو حفص بن ابی مقدام کا یہ عقیدہ درج کیا ہے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رسول عجم سے مبعوث کرے گا۔ دیکھا مولانا تم کافروں سے یہ لوگ بھی اچھے ہیں کاش تمکو ان سے سبق حاصل ہوتا۔

اٹھتیسویں آیت

یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین
سورۃ انفال پ ۱۰ ع ۴-

ترجمہ۔ اے نبی کافی ہے اللہ آپ کو اور ان مسلمانوں کو جو آپ کا اتباع کریں۔

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ مانع نبوت نہیں مگر دیکھو یہ ہے امکان نبوت (۲۲۹) افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسی اماما ورحمۃ پ ۱۲ ع ۲-

ترجمہ۔ یعنی پس آیا جو شخص ہو دلیل پر رب اپنے سے اور پیچھے آتا ہے اس کے ایک شاہد اس کی طرف سے اور پہلے اس سے ایک کتاب ہے موسیٰ کی پیشوا اور رحمت۔

یہ بھی ایک قانون قدرت قاعدہ کلیہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جب کوئی نبی آیا کرتا ہے تو اس کے بعد ایک ایسا نبی آتا ہے جو گذشتہ نبی کی تصدیق کیا کرتا ہے جس طرح حضرت موسیٰ کی تصدیق کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے واسطے حضرت مسیح موعود وغیرہ چنانچہ کشاف اصطلاحات الفنون میں لکھا ہے کہ فرقہ حالطیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ چوپایوں پرندوں اور حشرات الارض یہاں تک کہ مچھر پسّو میں بھی نبی پیدا ہوتے ہیں اور یہ لوگ آیت ومن امۃ الا خلا فیھا نذیر سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ ہر امت میں نبی آتا ہے۔ اور (۲۳۰) وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم کے مطابق ہر زمین پر چلنے والی نسل کو ایک امت قرار دیتے ہیں اور عبداللہ بن مغفل ابو داؤد اور ترمذی میں ایک حدیث درج ہے کہ اگر کتے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔ پہلی آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر امت میں نبی آتے ہیں دوسری آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر ذی روح زمین پر چلنے اور اڑنے والا ایک امت ہے حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ کتے بھی ایک امت ہیں۔

انتالیسویں آیت

ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم (توبہ پ ۱۰ ع ۹)

ترجمہ۔ مسلمان حکم پر چلتے ہیں اللہ کے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انپر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

جواب

اللہ آپ کے اوپر رحم کرے اس آیت سے کبھی یہ ثابت نہ ہو سکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا پس مولانا اس ایک حکم کو ذرا غور سے سنئے جو مخصوص آپ کے واسطے ہے۔

(۲۳۱) لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بایات اللہ فتکون من الخاسرین ان الذین حقت علیہم کلمۃ ربک لا یومنون پ ۱۱ ع ۱۵۔
تحقیق آیا (اے دیوبندی) تیرے پاس حق رب تیرے سے پس نہ ہو شک لانیوالوں میں سے اور مت ہو ان لوگوں میں سے جو جھٹلاتے ہیں اللہ کے نبیوں کو ورنہ ہو جاؤ گے ٹوٹا پانیوالوں میں سے تحقیق وہ لوگ (دیوبندی) کہ ثابت ہوئی جن پر بات اللہ کی وہ ایمان نہیں لائیں گے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ ان کے فرقہ منصوریہ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں بلکہ قیامت تک نبی مبعوث ہوتے رہیں گے

چالیسویں آیت

فامنوا باللہ والنور الذی انزلنا واللہ بما تعملون خبیر (التغابن پ ۲۸ ع ۱۶)۔

ترجمہ۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد پر اور اس نور قرآن پر جو ہم نے نازل کیا اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے خبر دار ہے۔

جواب

اس آیت کو لکھکر بھی فاضل مؤلف کو بجز خسر الدنیا والآخرہ کچھ حاصل نہیں ہوا اس کا بھی کوئی لفظ نہیں بتاتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا پس مولانا۔

(۲۳۲) والذین کذبوا بایاتنا ولقاء الاخرۃ حبطت اعمالہم ھل یجزون الا ما کانوا یعملون پ ۹ ع ۷۔
اور وہ (دیوبندی) جنہوں نے جھٹلایا ہمارے نبیوں کو اور آخرت آنیکو ضائع ہوئے عمل انکے نہیں جزا دیے جائیں گے مگر اس کے جو وہ تھے کرتے۔ دیکھو مولانا نبیوں کو جھٹلانیکی سزا فرقہ خطابیہ کا حال کتاب خلاصہ۔ اور طحطاوی کے حاشیہ درمختار میں اس کا ذکر لکھا ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ اہلبیت نور ہے نبوت اور امامت سے اور زمین ان انوار طیبات سے کبھی خالی نہیں رہتی تم سے تو یہی اچھے نکلے

اکتالیسویں آیت

یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (صف پ ۲۸ ع ۱۷)

ترجمہ۔ اے ایمان والو میں بتا دوں تمہیں ایک سوداگری کہ بچائے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے"

جواب اس آیت نے بھی مولانا کا منہہ کالا کرا اور کوئی لفظ بھی اس میں نہ نکلا جس سے یہ معلوم ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا

(۴۲) وان تکذبوا فقد کذب امم من قبلکم وما علی الرسول الا البلغ المبین سپ ۲۰۔ ۱۴۔ یعنی اگر تم جھٹلاؤ اے دیوبندیو! پس جھٹلایا تھا تم سے پہلے امتوں نے اور نہیں رسول کے ذمہ مگر پہنچا دینا کھلے طور پر۔

خلاصہ یہ ہے کہ مولانا تم نے یہ عقیدہ گمراہی کا تراش لیا ہے مگر تم سے پہلے لوگ اس کے قائل نہیں تھے چنانچہ کتاب مذاہب اسلام میں فرقہ کا یہ کھلا عقیدہ لکھا ہے کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہوتی بلکہ جس کو عالم لاہوت کے ساتھ اتحاد حاصل ہوگیا وہ نبی ہے۔

بیالیسویں آیت امنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین امنوا منکم وانفقوا لہم اجر کبیر۔ حدید پ ۲۷۔ ۱۷۔
ترجمہ۔ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں تمہیں پہلوں کا قایم مقام بنایا ہے پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اللہ کے راستہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

جواب افسوس کہ اس آیت نے بھی تمہارے باطلہ عقیدہ کی تائید نہ کی تو ہم ایک ایسی آیت پیش کرتے ہیں جس سے نہ صرف انبیاء کا آنا ظاہر ہوتا ہے بلکہ تمہارے جیسے منکروں کا اس سے مشرک ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

(۴۳) ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح الظلمون ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا پ ۷۔ ۹۔

اور کون ہے بہت ظالم اس سے کہ باندھے اوپر اللہ پر جھوٹ کہ میں خدا کی طرف نبی ہو کر آیا ہوں یا اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا کے رسول کو جھٹلائے بیشک نہیں کامیاب ہوئے ظالم اور قیامت کے روز ہم جمع کریں گے ان کو جنہوں نے شرک کیا۔

اس آیت سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ ہمارا ایک قانون مقررہ ہے کہ جو اللہ پر جھوٹ باندھ کر نبوت کا مدعی بنتا ہے وہ کبھی اپنے جھوٹ میں کامیاب نہیں ہوا کرتا اور اسی طرح وہ لوگ جو صادق نبی کی تکذیب کرتے ہیں پس اب دیکھنا یہ ہے کہ جو آج کل نبوت کا مدعی ہے اس

کو خدا کامیاب کر رہا ہے ہندوستان مصر میں اس کے مشن قائم ہیں نارتھ بیرن ڈیوک نواب اس کی غلامی میں آرہے ہیں اور اس کی تکذیب کرنے والے روز بروز ذلیل وخوار ہوتے چلے جارہے ہیں جو کچھ منصوبہ کرتے ہیں جو کچھ اس کے خلاف کام کرتے ہیں اس میں ان کو ناکامی ہوتی ہے مشرک اس وجہ سے ان کو کہا گیا کہ وہ خدا کی خدائی میں شریک ہو کر اس کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور خدا کے وعدوں کو نہیں دیکھتے کہ۔

(۲۳۵) انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا قرآن کو پڑھ کر ان کا فرض تھا کہ اگر مدعی نبوت کا دعوی انکی سمجھ میں نہیں آیا تھا تو نیک نیتی سے صبر کر کے دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس کو ذلیل کرتا ہے یا نصرت بخشتا ہے مگر یہ علماء یہود کی طرح خدا کا کام خود کرنا چاہتے ہیں۔

دوسرا جواب کتاب مذاہب اسلام میں لکھا ہے کہ یزید بن انیسہ کے اصحاب کا یہ عقیدہ ہے کہ قریب ہے کہ عجم سے اللہ تعالیٰ ایک رسول کو مبعوث کرے گا جس پر یکلخت پوری کتاب نازل ہوگی اور اس پیغمبر کا دین صابیانی ہوگا۔

نوٹ صابیانی مشتق ہے صئب سے جس کے معنی ہیں ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں چلا جانا اسی واسطے کفار مکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ صابی کہا کرتے تھے فاضل دیوبندی نے جس قسم کی آیات پیش کرکے تاویلیں کی ہیں دل چاہتا ہے کہ میں بھی صابیانی کا قادیانی بنالوں؛ تاہم ایک آیت لکھی سن لو شاید آپ کو فائدہ پہنچ جائے۔

(۲۳۶) وھبنا لہ اسحٰق ویعقوب......

(۲۳۷) الی والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العٰلمین

(۲۳۸) ومن اٰبائہم وذریتہم واخوانہم واجتبینٰہم وھدینٰہم الی صراط مستقیم

(۲۳۹) ذلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ (سورۃ انعام آیت ۹۷)

اس آیت میں اجتبینٰہم وھدینٰہم الی صراط مستقیم سے تو یہ معلوم ہوا کہ ان کو ہدایت ملی اور یہ سب برگزیدہ تھے دوسرا جملہ ذلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ جس میں یہدی بہ اور من یشاء دونوں مضارع کے صیغے ہیں جو ھدی اللہ کے استمرار اور دوامت

پر روشنی ڈال رہے ہیں کہ ذالک ھدی اللہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت قیامت تک جاری رہے گی اور کبھی بند نہیں ہوگی اور من یشاء من عبادہٖ ظاہر کر رہا ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے منتخب فرمالے۔

تینتالیسویں آیت

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم جمعہ پارہ ۲۸۔

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں کا پڑھتا ہے ان کے پاس اس کی آیتیں اور اس کو سنوارتا اور سکھاتا ہے عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے یہ صریح گمراہی میں اور ایک اوروں کے واسطے انہیں میں سے جو ابھی ان میں نہیں ملے اور وہی حکمت والا ہے۔

جواب

اس آیت نے تو کوئی آپکی مدد کی نہیں مگر قربان جاوں اس اللہ تعالیٰ کے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے تمہارے قلم سے اس آیت کا وہ ترجمہ کرا دیا جو حقیقتاً اس آیت کا ترجمہ ہے صرف اس میں اس قدر اصلاح کرانا چاہتا ہوں کہ آپ واٰخرین منھم کے ترجمہ کے اندر سے جس پر آپ نے بھی خط کھینچ دیا ہے اردو کے بجائے عربی ہی رہنے دیجئے یعنی اس طرح کر دیجئے گا اور ایک آخر کے واسطے انہیں میں سے جو ابھی نہیں ملے۔ کہو تو ذرا تشریح کر دوں تو شاید آسانی سے تم سمجھ سکو دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ایک رسول مبعوث کیا امیوں میں سے یعنی ان پڑھوں میں سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایک رسول آخر میں مبعوث کریں گے ان کے لئے جو ابھی نہیں ملے یعنی چودھویں صدی میں۔ عربی کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک ہی بات دوسری میں شامل کی جاتی ہے تو وہاں اس کا نام نہیں لیا جاتا اسی طرح آخرین منھم میں رسول اور مبعوث کا لفظ ارشاد کیا گیا ہے۔ کہو مولانا کیسی اقبالی ڈگری میرے مولا نے دلوائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور یہ معنی آپ نے بھی غلط نہیں کئے چنانچہ بخاری باب تفسیر سورۃ جمعہ میں اسی طرح وارد ہے اور وہاں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ رسول مغل بچہ ہوگا یعنی سلمان فارسی کے اوپر ہاتھ رکھکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہوگا غالباً سمجھ گئے وہ مغل بچہ کون ہے ۵

جبکی دعا ہے آخر لیکھو مرا لقا تھکر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اس آیت کی شرح اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔

چوالیسویں آیت

قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (اخیر یوسف پ ۱۳)

ترجمہ۔ آپ کہدیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں۔ اور میرے ساتھ والے بھی ۔

جواب

اس کا کوئی شوشہ بھی فاضل دیوبندی کی تائید نہیں کرتا خط کشیدہ الفاظ سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے مگر لطف یہ ہے کہ یہی الفاظ اس عقیدہ باطلہ کو دھکے دے رہے ہیں تو ہم بتائیں انا ومن اتبعنی سے کون مراد ہے وہی مغل بچہ چنانچہ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم تلا ھذہ الایت

(۱۰م ۲) وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ھو الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالکم فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ھذا وقومہ لو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس

رواہ الترمذی مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۶۸۴۔

ترجمہ۔ ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ نے اس آیت کو پڑھا۔

(الم ۲) وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (پ ۲۶ ع ۸)

ترجمہ۔ اور اگر پھر جاؤ تم بدل دے گا ایک قوم سوائے تمہارے پھر نہ ہوں گے مانند تمہارے تو اصحابؓ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس عظمت کے ساتھ کیا ہے تو اس وقت رسول اللہ نے سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ رکھا اور کہا یہ اور اس کی قوم ہوگی اگر دین ثریا میں ہوگا تو اہل فارس اس کو اتار کر لے آئیں گے دیکھا مولانا وہ اتبعنی کون ہیں۔ چنانچہ فرقہ کرامیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبوت اور رسالت دو صفتیں ہیں جو کسی نبی کی ذات کے ساتھ مختص نہیں دوسرے لوگ بھی اس سے متصف ہو سکتے ہیں جس کسی میں یہ صفت ہو وہ رسول ہے اور اللہ کی سنت ہے کہ وہ لگاتار نبی بھیجتا رہے۔ دیکھو کتاب مذاہب اسلام ۔

پینتالیسویں آیت لکن الراسخون فی العلم منہم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (انساء پ ۶ ع ۲۲)

ترجمہ - لیکن ان میں سے جو علم پر ثابت ہیں اور ایمان والے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ پر نازل ہوئی اور جو آپ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی ہے۔

جواب یہ آیت بھی تمہاری تائید نہیں کرتی بلکہ ہماری تائید کرتی ہے وہ اس طرح لیکن ان میں سے جو علم پر ثابت ہیں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ نبی بھیجتا رہتا ہے پس جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی نبی آئے تو اس کو مان بھی لیتے ہیں پس اس جگہ علماء راسخین نبوت کو مان لینے والے مراد ہیں۔

(۲ لم ۲) ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الھدیٰ لن یضر اللہ شیئا وسیحبط اعمالہم۔ پ ۲۶ ع ۸۔

مطلب تحقیق شدہ بات ہے کہ جن لوگوں نے ہمارے نبی سے انکار کر دیا اور کتاب ختم نبوت لکھکر نبی کی فرمانبرداری سے روکا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو ہدایت ظاہر ہوئی یعنی نبی آیا اس کی مخالفت کی وہ ہرگز اللہ کے کام میں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور انکی کتابیں اور مضامین لکھنے بیکار رہیں گے۔

چھیالیسویں آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ۔

اس کا جواب لکھا جا چکا ہے دیکھو سولہویں آیت مزید ایک آیت سن لو۔

(۳ لم ۲) ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتٰہم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ ولقد جاءک من نبا المرسلین پ ۷ ع ۱۰۔

اور البتہ جھٹلائے گئے پہلے رسول تجھ سے پس صبر کر اس بات پر کہ تجھ سے پہلے بھی جھٹلائے گئے ہیں اور ایذا دئے گئے ہیں یہاں تک کہ ان کے پاس آئی مدد ہماری اور نہیں کوئی بدلنے والا ہماری اس بات کو کہ آئی امتم تمام انسانوں کے پاس پیغمبروں کی آنے کی خبریں اور یہ لوگ اسی طرح ان کو جھٹلایا کرتے ہیں ان کلمات اللہ کو کوئی نہیں بدل سکتا ہے کلمات اللہ کیا چیز ہے؟ وہ اللہ کے رسول ہیں جن کے آنیکی قدیم سنت اللہ کو آپ بدلنا چاہتے ہیں مگر کیا مجال جو آپ بدل سکیں۔

سینتالیسویں آیت

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَہُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ پ ۲۱ ع ۸

ترجمہ۔ اور یاد کرو جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم سے"

جواب

اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ تم نے اس عہد کو بھلا دیا دنیا میں ہمیشہ یہی قاعدہ ہے کہ گذشتہ واقعات دکھا کر عبرت دلائی جاتی ہے تم خود اس آیت کو لکھ رہے ہو مگر تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ تمہارے عقیدہ کی تردید کرتی ہے۔

غور کرنے والو ذرا دیکھو جو عہد ابراہیم موسیٰ نوح اور عیسیٰ سے لیا گیا وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اب اس سے تو یہ ظاہر ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی برابر آئیں گے کیونکہ تمام انبیاء سے عہد نبیوں کے آنے کا لیا گیا نہ کہ نہ آنے کا اور انکی یہ فطرت میں یہ بات داخل ہے

(۴۴) اَوَکُلَّمَا عٰہَدُوْا عَہْدًا نَّبَذَہٗ فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ بَلْ اَکْثَرُہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پ ۱ ع ۱۲۔

ترجمہ۔ جب کبھی کیا انہوں نے کوئی عہد۔ پھینکدیا اس کو ایک گروہ نے ان میں سے بلکہ اکثر ان کے نہیں ایمان لاتے۔

(۴۵) وَلَمَّا جَآءَہُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَہُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَرَآءَ ظُہُوْرِہِمْ کَاَنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ پ ۱ ع ۱۲۔

ترجمہ۔ اور جب آیا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرنیوالا اسکی جو ساتھ ان کے ہے پھینکدیا ایک گروہ نے ان میں سے جو دئے گئے تھے کتاب کتاب اللہ کو پیچھے اپنی پیٹھوں کے گویا کہ وہ نہیں جانتے۔ مسلمانوں خدا کے واسطے غور کرو کس قدر یہ آیات تمہارے حسب حال ہیں مگر آہ نہیں غور کرتے۔

(۴۶) وَلَوْ اَنَّہُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ خَیْرٌ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ پ ۱ ع ۱۲۔

ترجمہ۔ اور اگر یہ لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے ضرور بدلہ ہوتا پاس اللہ کے بہتر کاش وہ جانتے دوستو اگر کوئی نبی آنا ہی نہیں تھا تو ان آیات اور واقعات کو اللہ تعالیٰ کیوں بار بار بیان فرما رہا ہے پس ان کا بار بار بیان کر کے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا۔

(۴۷) وَتَرَکْنَا فِیْہَا اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ پ ۲۷ ع ۱۔

اور چھوڑدی ہم نے بیچ اس کے نشانی واسطے ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں عذاب درد دینے والے

(۲۴۸) وفی موسیٰ اذ ارسلنٰہ الی فرعون بسلطٰن مبین پ ۲۷-۱۶
ترجمہ۔ اور نشانیاں بیچ موسیٰ کے جس وقت بھیجا ہم نے اس کو فرعون کی طرف۔

(۲۴۹) وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم پ ۲۷-۱۶
ترجمہ۔ اور نشانیاں ہیں بیچ عاد علیہ السلام کے جس وقت بھیجا ویران کر۔

(۲۵۰) وفی ثمود اذ قیل لہم تمتعون پ ۲۷۔
ترجمہ۔ اور بیچ ثمود پیغمبر کے بھی نشانیاں ہیں۔

(۲۵۱) فعتوا عن امر ربہم فاخذتہم الصاعقۃ وھم ینظرون پ ۲۷-۱۶
پس سرکشی کی انہوں نے حکم رب اپنے سے پس پکڑا ان کو کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے

(۲۵۲) وقوم نوح من قبل انھم کانوا قوما فٰسقین پ ۲۷۔
اور ہلاک کیا قوم نوح کو قوم سے پہلے تحقیق قوم نوح بھی فاسق تھی۔ سونمبکہ۔

(۲۵۳) کذٰلک ما اتی الذین من قبلہم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون پ ۲۷ ۔
اسی طرح نہیں آیا تھا ان لوگوں کے پاس کہ پہلے قوم نوح سے تھے کوئی پیغمبر مگر کہا انہوں نے جادوگر ہے یا دیوانہ۔

(۲۵۴) اتواصوا بہ بل ہم قوم طٰغون پ ۲۷ ۔
گویا انبیاء کو جھٹلانے کی ایک قوم دوسری قوم کو وصیت کر جاتی ہے اس لئے یہ لوگ خدا سے سرکش ہیں۔

(۲۵۵) فتول عنہم فما انت بملوم پ ۲۷ ۔
پس جب یہ قاعدہ ہے ہمیشہ سے چلا آتا ہے تو تو ان سے منہ پھیرے ان کی تو ہمیشہ سے یہی عادت چلی آتی ہے۔

(۲۵۶) وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین پ ۲۷-۲۶
مگر نصیحت اور تبلیغ کرتا رہ جو مومن ہے ان کو فائدہ ضرور دے گی۔

(۲۵۷) فویل للذین من یومہم الذی یوعدون
بائے افسوس ہے ان لوگوں کے لئے کہ جو وعدہ دے جاکر کافر ہو جاتے ہیں۔

(۲۵۸) ولقد ترکنٰہا اٰیۃ فہل من مدکر پ ۲۷-۶
اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہم نے اس قصے کو نشانی پس کیلئے کوئی نعمت پکڑنے والا مگر آپ کو کیوں نظر آتا آپ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۲۵۹) والذین کذبوا بآیتنا صم وبکم فی الظلمت من یشاء اللہ یضللہ ومن یشاء یجعلہ علی صراط مستقیم پ ۷-۱۰

یعنی جنہوں نے جھٹلایا ہمارے انبیاء کو بہرے ہیں اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں ہیں جس کو چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ مولانا دیکھو اور سنو ہم تو انبیاء پر ایمان لانے کے واسطے ہر وقت تیار ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی آمد کے قایل ہیں عربی میں ہمارا نام رکھئے اور قسم کھا کر ایمان سے کہئے عربی میں ہمارا نام مومن ہے یا نہیں اور آپ مخالف ہیں استہزا کرنے والے ہیں جھٹلانے والے ہیں اور انکار کرنے والے ہیں آپ کا نام قرآن کے محاورہ میں کافر منکر مکذب مستہزء ان سب یا نہیں بس تم دعا کرو کہ اللہ تعالی تمہیں انبیاء کے منکرین اور کافرین ظالمین مستہزءین میں حشر کرے اور ہم دعا کریں کہ الہی ہمارا حشر مومنین مصدقین مسلمین میں کرے۔

اڑتالیسویں آیت

انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک ہم المفلحون

(النور پ ۱۸ ع ۷)

ترجمہ۔ ایمان والوں کی بات یہ تھی کہ جب بلائے ان کو اللہ اور رسول کی طرف ان میں فیصلہ کرنے کے لئے کہ ہم نے سنا اور مانا اور وہی فلاح پانے والے ہیں"۔

جواب

مولانا کا ترجمہ کیا ہوا بھی موجود ہے اصلی عربی عبارت بھی موجود ہے جس سے ظاہر و باہر ہے کہ کوئی لفظ اس میں ایسا نہیں جو ہمارے فاضل دیوبندی کے عقیدہ باطلہ کی تائید کرے البتہ ہماری تائید کر رہا ہے کہ اے دیوبندی مولانا اگر آپ ایمان والے ہوتے تو آپکی یہی علامت تھی کہ جب اللہ اور اس کے رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کو فیصلہ کی طرف بلایا تھا تو آپ کا فرض تھا کہ فوراً پکار اٹھتے کہ سمعنا واطعنا تو آپ فلاح پاتے مگر چونکہ آپ نے مخالفت کی اس لئے آپ ذلیل ہو گئے۔ وہ بروز آپ کو ذلت آ رہی ہے۔ سہ

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا

میری خاطر خطے سے یہ علامت آنے والی ہے (مسیح موعود)

مگر تاہم ایک آیت ایسی پیش کرتا ہوں کہ جس سے نبیوں کا آتے رہنا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

(۲۶۲) ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون

(سورۃ نحل آیت ۳)

یعنی خدا تعالیٰ فرشتہ نازل کرتا ہے اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں اس شخص پر جسکو وہ منتخب کرتا ہے۔ دیکھو یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ فرشتہ نازل کیا کرتا تھا اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں اس شخص پر جسکو وہ منتخب کرتا تھا۔ اس آیت کی تشریح اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

(۲۶۱) اذا احب العبد قال لجبریل انی احب فلانا فاحبہ فیحبہ جبریل ثم ینادی جبریل فی اھل السماء ان اللہ قد احب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یصنع لہ القبول فی الارض

یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے کو دوست رکھتا ہوں تم بھی اس کو دوست رکھو پس جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبریل آسمان والوں میں منادی کرتا ہے پس تمام آسمان اس کی محبوبیت کا اعلان ہو جاتا ہے تو زمین والوں کے دل بھی اس سے محبت کرنے کے لئے کھل جاتے ہیں۔

(دیکھو تذکرہ جلد اوّل صفحہ ۵۶) مؤلفہ مولانا ابو الکلام آزاد

انچاسویں آیت

ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون نور پ ۱۸ع ۶

ترجمہ۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (محمدؐ) کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور بچیں اس کے محرمات سے وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں"

جواب

یہ بھی آپ کی تائید نہیں کرتی ہماری تائید کر رہی ہے اور بتا دیا کہ رسول کا کام ڈرانا اور تقویٰ اختیار کرانا ہوتا ہے پس رسول آیا اور اس نے ڈرایا تقویٰ کرایا مگر تم نے انکار کر دیا اس لئے کامیاب نہ ہوئے وہ کامیاب ہو گیا تم نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا تاکہ کوئی اس کے پاس نہ جاوے مگر لاکھوں اس کی طرف آ گئے تم نے اس پر مقدمہ چلایا کہ یہ پھانسی پا جائے یا کم از کم قید ہو جاوے یا ذلیل ہو جائے مگر کسی منصوبہ میں بھی تمہیں کامیابی نہیں ہوئی یہ بھی تمہارے جھوٹا اور کافر ہونے پر کافی دلیل ہے۔

(۲۶۲) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما

تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین

پ ۷ ع ۱۳ - یعنی اور پاس اس کے کنجیاں ہیں غیب کی نہیں جانتا اس کو مگر وہ ، اور جانتا ہے جو کچھ دریا اور جنگل میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اور نہیں گرتا کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ تر اور نہ کوئی خشک مگر وہ اس کتاب قرآن مجید میں موجود ہے جب قرآن شریف کا یہ دعویٰ ہے کہ سب کچھ غیب کی باتیں اس میں موجود ہیں تو کسی جگہ ایک آیت ایسی بتا دو جس میں لکھا ہو کہ نبی نہیں آسکتا مگر اس کے برعکس ہزاروں جگہ یہ موجود ہے کہ جن قوموں نے خدا کے نبیوں کو جھٹلایا وہ ذلیل ہو گئے ان پر عذاب آیا وہ کافر ہیں مشرک ہیں وہ ظالم ہیں پھر کسی جگہ لکھا ہے یٰبنی اٰدم اما یاتینکم الخ

پ ۸ کہ جب کبھی اے آدمیو تم میں رسول آئیں اور ہماری آیتیں بیان کریں ان کو مان لینا اور کہیں لکھا ہے کہ ہم نے آدم کو نکلتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ جب تمہارے پاس ہدایت (نبی) آئے فوراً مان لیا کرنا انکار نہ کرنا اور کسی جگہ لکھا ہے اللہ یصطفی من الملٰئکۃ الخ

اللہ ہمیشہ چنتا رہتا ہے ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول اور بہت سی آیات ہیں -

پچاسویں آیت

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

(نور پ ۱۸ ع ۶)

ترجمہ - کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی "

جواب

حسب وعدہ رسول تو آگیا پھر کیوں اس کی اطاعت نہیں کرتے یہ آیت جانتے ہوئے پھر تم بغاوت کرتے ہو اس کے بتیں سے ہمیں طرح رے وہ تو کہتا ہے -

(۲۴۳) وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ پ ۷ ع ۱۳

ترجمہ - اور وہ ہے (اللہ) غالب اوپر بندوں کے اپنے اور بھیجتا رہتا ہے اوپر تمہارے نگہبان دیکھو اس جگہ بھی یہ نہیں کہا کہ اللہ بھیجا کرتا تھا نگہبان کون ہیں ظاہر ہے کہ ہماری روحانی جسمانی نگہبان انبیاء سے بڑھ کر کوئی نہیں اور فرشتوں سے جیسا کہ فرمایا۔

اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلا من الناس پ ۱۷ ع ، اس آیت سے بھی ہماری تائید ہوئی نہ کہ تمہاری۔

اکیاونویں آیت

وان تطیعوہ تھتدوا

نور پ ۱۸ ع ۶ -

ترجمہ اگر تم آپ کی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو تو ہدایت پا لوگے -

جواب آپکی ہدایت تو یہ ہے کہ ہر صاری بیر ایک مجدد آئے گا اور اس کو جو نہیں جانیگا وہ کافر ہوگا

دوسری روایت میں ہے من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة الجاهلیه پس اس آیت نے بھی آپکی تائید نہ کی ہماری تائید کی اور تمام قرآن شریف ہماری تائید کرتا ہے اور تمہارے عقیدہ سے بیزار ہے۔

باونویں آیت واقیموا الصلوٰة واٰتوا الزکوٰة واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون نور پ۱۸ ۶۶

ترجمہ۔ اور قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی شاید تم پر رحم ہو۔

جواب بالکل ٹھیک بات ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت یہ ہے کہ تم اس بات کو مانو۔

(۲۶۴) فمن اظلم ممن افتری علی الله کذبا لیضل الناس بغیر علم ان الله لایهدی القوم الظلمین پ ۷ ۴۴۔

پس کون بہت ظالم ہے اس شخص سے جو افترا کرے اللہ پر اور جھوٹ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے یقیناً اللہ نہیں ہدایت کرتا ظالموں کی قوم کو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ تم خدا کی باتوں کا خدا سے براہ راست علم پائے بغیر لوگوں کو خدا کے رسول سے گمراہ کر رہے ہو اس لئے تم ظالم ہو۔ ایک آیت اور آپ کو سنادیں ذرا غور کرنا۔

(۲۶۵) ثم انشانا من بعدهم قرنا اٰخرین

(۲۶۶) فارسلنا فیهم رسولا منهم ان اعبدوا الله ما لکم من اله غیره افلا تتقون (سورۃ المومنون آیت ۳۳) یعنی ہم نے اس کے بعد دوسری صدیاں پیدا کیں پس ہم نے ان میں رسول انہی اقوام میں سے مبعوث کئے۔

تریپنویں آیت انما المؤمنین الذین اٰمنوا بالله ورسوله نور پ۱۸ ۸۶

ترجمہ۔ ایمان والے وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول (محمدؐ) پر۔

جواب یہ آیت بھی ہماری تائید میں ہے ہم تو ایمان لے آئے مگر تم نے رسول کا انکار کر دیا پس تم کافر ہوئے۔

(۲۶۷) ولقد اهلكنا القرون من قبلكم لما ظلموا وجاءتهم رسلهم بالبينت وما كانوا ليؤمنوا كذلك نجزي القوم المجرمين پ ۱۱ ع ۷۔

ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق تباہ کیا ہم نے سنگتوں کو پہلے تم سے جب ظلم کیا تھا انھوں نے اور آئے تھے ان کے پاس پیغمبر لے نشانوں کے ساتھ اور نہ تھے کہ ایمان لائیں اسی طرح ہم جزا دیتے ہیں مجرم قوم کو۔ اس جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ اسی طرح ہم جزا دیا کرتے تھے مجرم اقوام کو۔ کہو مولانا اس نے بھی تمہارے مدعائے باطل کو ثابت نہ کیا۔

چونویں آیت انما تنذر من اتبع الذكر وخشي الرحمن بالغيب فبشره بمغفرة واجر كريم۔ لیسین پ ۲۲۔

ترجمہ۔ پس آپ تو صرف ایسے ہی شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پکڑ رہے ہوں اور خدا سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور عزت کی خوشخبری سنا دیجئے۔

جواب اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نہ ایسی کوئی آیت قرآن میں موجود ہے البتہ اس کے برعکس ایسی تو موجود ہیں جو آپ کے عقیدہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔

(۲۶۸) ثم جعلنكم خلائف في الارض من بعدهم لننظر كيف تعملون

(۲۶۹) واذا تتلى عليهم اٰيٰتنا بينٰت قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقراٰن غير هٰذا

(۲۷۰) او بدله قل ما يكون لي ان ابدله من تلقاء نفسي

(۲۷۱) وما كان الناس الا امة واحدة فاختلفوا ولولا كلمة سبقت من ربك لقضي بينهم فيما فيه يختلفون

(۲۷۲) ويقولون لولا كلمة سبقت من ربك لقضي بينهم فيما فيه يختلفون

یعنی جب پڑھی جائیں ہماری آیتیں کھلی کھلی تو کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کچھ لاؤ .... باوجودیکہ یہ لوگ ایک ہی امت ہے اسی رسول اسی

قرآن اسی حدیث کو مانتے ہیں پھر بھی اس سے اختلاف کیا انہوں نے حالانکہ یہی واقعات اس سے پہلے گذر چکے ہیں کہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ داؤد۔ ابراہیم۔ یعقوب یوسف بھی دنیا پر مبعوث ہوئے اور ان سے بھی ایسا ہی ان لوگوں نے برتاؤ کیا اگر پہلے یہ باتیں نہ گذر چکی ہوتیں تو البتہ اس قدر انپر جرم نہ تھا۔

دوسرا جواب خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

(۲۷۳) یا اھل الکتاب قد جائکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جائنا من بشیر ولا نذیر

(۲۷۴) فقد جائکم بشیر و نذیر کہ اے اہل کتاب ہم نے تمہاری طرف ایک وقفہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس لئے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہماری طرف کوئی نبی نہیں آیا چونکہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجدیا اس لئے اب تم یہ عذر پیش نہیں کر سکتے کہ تمہاری طرف کوئی رسول نہیں آیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے چھ سو سال بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اگر اتنے عرصہ میں رسول نہ آنیکی وجہ سے یہود و نصاریٰ وغیرہ نبی نہ آنے کا عذر پیش کر سکتے ہیں تو کیا تیرہ سو سال کے بعد کے لوگ قیامت کے روز یہ عذر نہیں پیش کر سکتے کہ ہم میں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا ذرا اس آیت شریف اور صریحہ پر غور تو کیجئے۔

پچپنویں آیت انما المومنون الذین امنوا باللہ و رسولہ نور پ ۱۸ ع ۰۔

ترجمہ۔ ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسول محمد پر۔

جواب اس جگہ بھی تمہارا باطل عقیدہ ثابت نہ ہوا۔

(۲۷۵) انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنٰہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض

(۲۷۶) کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون واللہ یدعوا الی دار السلام پ ۱۱ ع ۲۔

مطلب مثال اس زندگانی دنیا کی مانند اس پانی کے ہے جو اتارا ہم نے آسمان سے .... اسی طرح ہم مفصل بیان کرتے ہیں نشان اس قوم کے لئے جو فکر کرتے ہیں اور اللہ پکارتا ہے

سلامتی کے گھر کی طرف خلاصہ یہ کہ انسان کی زندگی کی مثال بارش کی طرح ہے جسطرح بارش کا انسان ہمیشہ محتاج رہتا ہے اسی طرح روحانی بارش کا بھی محتاج ہے یعنی انبیاء اس کے پاس ہمیشہ آتے رہیں اور اس کو خلاصے سے ڈراتے رہیں یہ تفصیل ان لوگوں کے واسطے ہے جو تفکر کرنے والے ہیں اور بار بار نبیوں کا سلامتی کے گھر کی طرف بلانا جس طرح بارش ہر سال نئی زندگی بخشتی ہے اسی طرح انبیاء اگر انسان کے ایمان کو از سر نو تازہ کرتے ہیں سے

ہردم نشان تازہ کا محتاج ہے بشر
قصوں سے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کیوں کر ہے نشانوں سے وہ دلبر ازل
گر اک نشاں ہو ملتا ہے سب زندگی کا پھل
لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں۔

جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
مردہ پرست ہیں وہ جو قصہ پرست ہیں
پس اس لئے وہ مورد ذل و شکست ہیں

بن دیکھے دل کو دست و ٹپ تی نہیں ہے کل
قصوں سے کیسے پاک ہو یہ نفس پر خلل
کچھ کم نہیں یہودیوں میں یہ کہانیاں
پھر دیکھو کیسے ہو گئے شیطاں سے ہم عناں
قصوں کا یہ اثر ہے کہ دل پر فساد ہے
ایماں زبان پہ - سینہ میں حق سے عناد ہے
دنیا کی حرص و آز میں یہ دل ہیں مر گئے
غفلت میں ساری عمر بسر اپنی کر گئے
اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے

اب دیکھو در پہ آکے ہمارے وہ یار ہے

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا۔۔۔
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا
اس رخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا

جنت بھی ہے یہی کہتے یار آشنا

(۲۷۸) اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب (سورۃ الشوریٰ آیت)

یجتبی - یشاء - یہدی - ینیب چاروں صیغے مضارع ہیں جو حال اور استقبال پر دلالت کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جب کو چاہتا ہے اپنی درگاہ سے اس کو منتخب کر لیتا ہے اور جو انابت دکھائے اس کی اپنی درگاہ سے رہنمائی کرتا ہے - فرمائیے مولانا کیا باب نبوت بند ہے؟

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ -

(۲۷۹) یوم ندعوا کل اناس بامامھم فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاو لئک یقرؤن کتابھم ولا یظلمون فتیلا پ ۱۵ ع ۸

ترجمہ جس دن بلالیں گے ہم سب لوگوں کو ان کے اماموں کے ہمراہ پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا اپنے داہنے ہاتھ میں پس یہ لوگ پڑھیں گے اعمال نامہ اپنا اور نہ ظلم کئے جائیں گے تاگے کے برابر - اب بتلائیے کہ اگر کوئی امام یعنی نبی پیدا ہی نہیں ہوگا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو لوگ پیدا ہوئے وہ کس کے ہمراہ ہوں گے امام نبی کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ قرآن میں متعدد جگہ آیا ہے بشلا وجعلنا للمتقین اماما پ ۱۹ ع ۱۰ - میں حضرت ابراہیم سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھے متقیوں کا امام بنانے والا ہوں - اور اسی امام کی تشریح یہ حدیث کر رہی ہے - من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ والکفر والنفاق دیکھو کلینی صفحہ ۱۸۷ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ یعنی جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا اسکی جاہلیت کی موت ہے اور کفر کی موت ہے وغیرہ -

چھبیسویں آیت

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما پ ۲۲ ع ۸ -

ترجمہ - اور جو کوئی پیروی کرے اللہ کی اور اس کے رسول محمدؐ کی اس نے پالی بڑی مراد"

جواب

بالکل ٹھیک بات ہے ہمارا مقصد اس سے پورا ہوتا ہے نہیں یہ آیت بھی کان پکڑ کر نکال کر رہی ہے چنانچہ فرمایا -

(۲۷۹) انفی ذلک لاٰیت للمتوسمین

(۲۸۰) وانھا لبسبیل مقیم انفی ذلک لاٰیۃ للمؤمنین

(۲۸۱) ولقد کذب اصحٰب الحجر المرسلین

(۲۸۲) واتینٰہم اٰیٰتنا فکانوا عنہا معرضین پ ۱۴ ع ۶

تحقیق اس میں نشانیاں ہیں فراست رکھنے والوں کے لیے اور البتہ تحقیق وہ رستہ پر موجود ہے تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں ایمان لانے والوں کے لیے اور البتہ تحقیق جھٹلایا اہل حجر نے پیغمبروں کو۔ پس مولانا خدا کے لئے جب یہ نشانیاں ہم مسلمانوں کے واسطے بیان کی گئی ہیں تو آپ کیوں رسول کے آنے سے انکار کر رہے ہیں اور لطف یہ ہے کہ بار بار اس بات کو دوہرایا جا رہا ہے جب کوئی رسول آنے والا ہی نہ تھا پھر کیوں قرآن کو اس قسم کے واقعات سے بھر دیا گیا

ستاونویں آیت

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء اعراف

ترجمہ۔ اس وحی کا اتباع کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل ہو چکی اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے،،

جواب

تمہارا مطلب اس نے بھی نہیں بیان کیا بلکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو تمہاری طرف وحی نازل کی گئی ہے اس کی اتباع کرو (وہ کیا ہے دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو پھیلا دے گا اور میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا) اور نہ چلو اس کے سوا رفیقوں کے پیچھے وہ رفیق کون ہیں جن کے پیچھے چلنے سے روکا ہے وہ تمہارے باپ دادا استاد اور رسم عقیدہ جو تمہیں اس وحی کی اتباع سے روکتے ہیں جو تمہاری طرف آئی ہے قرآن شریف تیرہ سو برس ہوئے جب نازل ہوئے آج اس کے معجزات اور اس کے جملہ اوصاف پر اعتراضات عیسائی اور آریہ وغیرہ مذاہب کر رہے ہیں اس کی صداقت ظاہر کرنے کے واسطے ایک نبی کی آج بھی ضرورت تھی اس لئے خدا نے اس کو بھیجا مگر تم نے اس سے نہ صرف خود انکار کر دیا بلکہ لوگوں کو بھی اس سے روکتے ہو

(۲۸۳) قد جئنٰک باٰیۃ من ربک والسلام من اتبع الھدیٰ

(۲۸۴) ان قد اوحی الینا ان العذاب علیٰ من کذب وتولیٰ

تحقیق ہم لائے ہیں تیرے پاس نشان رب تیرے سے اور سلامتی ہے اس شخص پر جو پیروی کرتا ہے اس ہدایت کی جو قرآن نے تمہارے آگے پیش کی ہے کہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف ہمارے کہ جو کوئی اس کی تکذیب کرے گا اور منہ پھیرے گا اس پر عذاب ہے۔

اٹھاونویں آیت

ولقد اھلکنا القرون لما ظلموا وجاءتہم رسلہم بالبینٰت وما کانوا لیومنوا کذلک نجزی القوم المجرمین ثم جعلنکم خلئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون سورۃ یونس ۱۶-

ترجمہ - اور ہلاک کر چکے سب امتوں کو تم سے پہلے جبکہ انہوں نے ظلم کیا اور لائے تھے ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں اور ہرگز نہ تھے وہ ایمان والے یوں ہی سزا دیتے ہیں ہم گنہگار قوم کو پھر اللہ نے تمہیں نائب کیا زمین میں ان سب امتوں کے بعد تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو-

جواب

کس طرح واضح اور کھلی آیت ہے اور آپ کے عقیدہ باطلہ کی تائید کرنے کے بجائے بڑے زور سے تردید کر رہی ہے مگر تمہیں نظر نہیں آتا-

(۲۸۵) ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارھم غشاوہ سنئے میں بتاؤں اس کا مطلب اے دیوبندیو ہم تم سے پہلے سب امتوں کو ہلاک کر چکے جبکہ انہوں نے ظلم کیا ظلم کیا- ظلم کیا تقاعدہ بھی سنو-

(۸۶) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالصدق اذجاءہ

یعنی انبیاء کا انکار کا ظلم باوجودیکہ ان کے پاس بھی اسی طرح رسول آئے جسطرح تمہارے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت مرزا غلام احمد تشریف لائے مگر وہ کمبخت ایمان نہیں لاتے اور یہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ایسے نبیوں کے انکار کرنے والوں کو ہم سزا دیا کرتے ہیں ان قوموں کے بعد اے امت محمدیہ ہم نے تمکو ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم اپنے زمانے کے نبیوں کے ساتھ کیا کرتے ہو لوگو خدا کے لئے غور کرو نبیوں کے جھٹلائے جانے کا ذکر ہے پھر ان کی سزا کا ذکر ہے پھر بتاتا ہے اب ہم تمکو ان کا جانشین بناتے ہیں- اور یہ قصہ سنا کر بتاتے ہیں کہ تم کیا برتاؤ کرتے ہو-

مثال - ایک سوداگر جس کا ہیڈ آفس بمبئی میں ہے دہلی آگر ایک دوکان قائم کرکے ایک شخص کو ملازم رکھتا ہے وہ ملازم ہر آنے والے محاسب سے لڑتا ہے اور ان کو دوکان کا حساب کتاب نہیں سمجھاتا مالک اس ملازم کو برطرف کرتا ہے اور ایک نیا ملازم رکھکر اس سے پہلے ملازم کا ذکر کر دیتا ہے کہ تم سے پہلے ملازم کو اس خطا پر نکالا ہے اور اب

دیکھوں تم کیسا برتاؤ کرتے ہو وہ دوسرا ملازم بھی ہر مالکھ کے فرستادہ سے وہی برتاؤ کرتا ہے پھر اس جرم کی پاداش میں اس کو بھی موقوف کر دیتا ہے ایک تیسرے شخص کو ملازم کرتا ہے اور اس کو بھی بتا دیتا ہے کہ اس سے پہلے ایک عملہ اس دوکان پر ملازم رکھا اور ان کے پاس میں نے نوح ایجنٹ کو بھیجا اور وہ ساڑھے نوسو برس تک اس عملہ کو سمجھاتا رہا ہے کہ اس طرح الماریاں صاف کرو اس طرح مال کی حفاظت کرو اس وقت دوکان پر آؤ اس طرح گاہکوں سے برتاؤ کرو اس طرح مجھے روپیہ دو اس طرح خیرات کرو مگر انہوں نے ایجنٹ نوح کا کہنا بھی نہ مانا تب ہم نے اس پورے عملہ کو دوکان سے خارج کر دیا اس کے بعد ہم نے لوط کو بھیجا غرضیکہ یہ آیت بہت صاف ہے مگر آہ افسوس ؎

آنکھ اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا (مسیح موعودؑ)

انٹھویں آیت هو الذی جعلکم خلئف فی الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات آخر الانعام

ترجمہ۔ وہ احمدؐ وہ ہے جس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے درجات دوسروں پر بلند کئے۔

جواب اس آیت میں اگر یہ لکھا ہوتا کہ اب اس کے بعد کسی کو فوقیت نہیں دی جائیگی تو شاید آپ کا مطلب کچھ نکل سکتا مگر اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۲۸۷) یعیسی انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پ۳

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تیرا رفع بھی کرنیوالا ہوں اور تجھے پاک بھی کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے تیری نبوت سے انکار کیا اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان کو فوقیت دوں گا کافروں پر قیامت تک حضرت عیسیٰ کا انکار کرنیوالے یہود ہیں انپر آجتک عیسائیوں کو فوقیت ہے بلکہ مسلمانوں پر بھی کیونکہ سات بڑی سلطنتوں کے مالک عیسائی ہیں دوسرے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر امت محمدیؐ کو اس وقت کے لئے فوقیت دی تو عیسائیوں کو قیامت تک کے واسطے فوقیت دی اس سے ہرگز یہ ثابت نہ ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(۲۸۸) وقال الذین کفروا ان ھذا الا افک افترنہ واعانہ قوم اٰخرون فقد جاء ظلما وزورا قالوا اساطیر الاولین

(۲۸۹) قل انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوات والارض پ۱۸-۱۶

اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے نبی کا انکار کر دیا کہ یہ سب کچھ جو جواب ہماری کتاب کا لکھا گیا ہے محض طوفان ہے اور اس نبی کی جو مدد ہو رہی ہے اور ہم غیر احمدی ناکامیاب ہو رہے ہیں اور ان کو ہر جگہ کامیابی ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرزا صاحب ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ انگریزی راج تھا اس لئے ایک دوسری قوم نے ان کی مدد کی نیز اس کتاب کا جواب لکھا گیا ہے اس میں تو پہلوں کی یوسف یعقوب۔ ابراہیم اسماعیل نوح کی کہانیاں ہیں اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد تم یہ جواب دو گے تو اس کا جواب بھی سن لو کہ۔ قل انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض یعنی اس کتاب میں میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ وہی ہے جو اتارا ہے زمین آسمان کے پیدا کرنے والے علام الغیوب نے اگر یہ تمہارے لئے قابل اطمینان نہیں تو نہ ہو تم سے پہلوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ساٹھویں آیت

ھو الذی جعلکم خلائف فی الارض الاٰیہ سورہ فاطر

وہ اللہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا

جواب

تمہارا مطلب تو اس سے کوئی برآمد ہوا نہیں اور اس آیت کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں مگر ایک آیت اور ہم سناتے ہیں جو تمہارے باطل عقیدہ کی تردید کرتی ہے۔

(۲۹۰) وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا

(۲۹۱) وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین پ۱۹-۱۶

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گے اے میرے رب اس میری قوم نے اس قرآن شریف کو متروک کر دیا تھا آج جیسا کچھ لوگوں نے قرآن کو متروک کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں اسی طرح اول قوموں نے اپنی کتاب کو متروک کر دیا تھا اس لئے وہ نبیوں کے دشمن ہو جایا کرتے تھے اسی طرح امت محمدیہ نے قرآن کو ترک کر کے نبیوں کی دشمنی شروع کر دی متروک کے یہ معنی نہیں کہ اس کا پڑھنا چھوڑ دیا نہیں بلکہ حدیث شریف کے مطابق رسمی طور پر اس کو پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کے مطابق انہوں نے

تدبر کرنا چھوڑ دیا اس لئے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے قفل لگا دیئے۔ افلا یتدبرون القرآن بل طبع اللہ علی قلوب اقفالہا

(۲۹۲) واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءہم نذیر

(۲۹۳) لیکونن اھدیٰ من احدی الامم فلما جاءہم نذیر ما زادھم الا نفورا

(۲۹۴) استکبارا فی الارض ومکر السیئ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ فھل ینظرون الا سنۃ الاولین

(۲۹۵) فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا سورۃ فاطر آیت

یہ لوگ اللہ کی ذات کی نہایت قسم کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس رسول آئے تو تمام اقوام سے بڑھ کر اس کی ہدایت قبول کریں گے پس جب ان کے پاس رسول آیا تو ان کے پاس سوائے النفرت کے اور کچھ نہ تھا اور اس وقت زمین میں اپنے آپ کو سب سے بڑا خیال کیا اور بری تدبیریں کیں اور بری تدابیر منکران رسول پر ہی پڑا کرتی ہیں پس اب یہ منکران نبوت بھی پہلی اقوام کی سنت کا انتظار کرتے ہیں پس تم ہرگز خدا کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے اور نہ تغیر اس کی عادت میں۔ فرمائیے مولانا آپ تو فرماتے ہیں کہ اس نے نبیوں کے بھیجنے والی عادت بدل لی اور اللہ فرماتا ہے کہ ہم کبھی عادت کو نہیں بدلتے؟

اکسٹھویں آیت

اقتربت الساعۃ وانشق القمر (سورہ اقتربت)

ترجمہ۔ قریب آپہنچی قیامت اور شق ہوگیا چاند جو کہ قریب قیامت کی علامت اور آنحضرت صلعم کا معجزہ

جواب

آپ کو شاید دوسری آیت یاد نہیں۔

(۲۹۶) فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المستقر پ ۲۹ ع ۱۷

جسکی تفصیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمائی ہے۔

(۲۹۷) عن محمد بن علی قال ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ

الخ سنن دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸

یعنی محمدؑ بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں اور جب سے آسمان زمین پیدا ہوئے ان کا وقوع نہیں ہوا ایک یہ کہ ماہ رمضان میں چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات کو گہنا جائے گا اور سورج کو بھی اپنے مقررہ دنوں میں سے درمیان کے دن گہن ہوگا اور ایسا جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے کبھی نہیں ہوا چنانچہ تیرھویں رمضان ۱۳۱۱ھ کو گہن ہو کر حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مہر کر چکا اگر ابو جہل اور ابو لہب معجزہ شق القمر دیکھکر بھی ایمان نہیں لائے تو تم بھی اس کسوف وخسوف کو دیکھکر ایمان نہ لائے اس آیت نے بھی تمہاری تکذیب کر دی اور اس آیت سے نبوت کا بند ہونا تو ثابت نہ ہو سکا ہاں یہ ظاہر ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں اور ان کو قیامت کی نشانی بتانے والے غلطی کرتے ہیں۔ قیامت کی اصل نشانی تو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہاں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قیامت ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ آسکتے ہیں تو دوسرا نبی کیوں نہیں آسکتا؟ پھر ایک اور آیت بھی سن لو۔

(۲۹۸) رفیع الدرجات ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق (مومن آیت ۱۶)

خدا تعالیٰ درجوں کو بلند کرنے والا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے حکم سے اپنے کلام کا القاء کرتا ہے تاکہ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈراوے۔

دیکھو مولانا یلقی اور یشاء مضارع کے صیغے ہیں کیا اب بھی کہہ سکتے ہو کہ نبوت کا دروازہ بند ہے کیا اللہ تعالیٰ اب رفیع الدرجات نہیں رہا جو انسانوں کو نبی کے درجہ تک رفع کر سکے

باسٹھویں آیت

اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون

ترجمہ۔ لوگوں کے لئے ان کا حساب (قیامت کا دن) قریب آگیا اور وہ غفلت میں اس سے روگردانی کر رہے ہیں،،

جواب

اس نے بھی تمہاری مدد نہ کی بلکہ یہ بھی ہماری مدد کرتی ہے کہ تمام انبیاء نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا نشان بتایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح ومہدی کو قیامت کا نشان بتایا وہ حسب وعدہ اپنے تمام علامات کے ساتھ تشریف لائے مگر تم غفلت میں پڑے

ہوئے ان سے روگردانی کر رہے ہو۔

مولانا دیوبندی نے جو آیت پیش کی ہے اس سے اگلہ حصہ یہ ہے۔

(۲۹۹) ما یأتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ وھم یلعبون

(۳۰۰) لاھیۃ قلوبھم واسروا النجوی الذین ظلموا

پوری آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب لوگ غفلت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خدائے تعالی لوگوں کا محاسبہ اور پڑتال بلحاظ عقائد اور اعمال شروع کر دیتا ہے اس محاسبہ اور پڑتال کے واسطے ایک نبی اور ایک رسول نبوت لے کر آتا ہے اور وحی نبوت یا نبی اپنا ایک نیا پیرایہ رکھتا ہے اگرچہ محاسب کا ایک ہی ہوتا ہے مگر پیرایہ ضرور محدث ہوتا ہے لوگ اس پیرایہ کو نیا سمجھ کر ابتداء میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایک گروہ مان جاتا ہے اور ایک گروہ مخالف ہو جاتا ہے اور اس کے خلاف شورہ کرتا ہے۔

تریسٹھویں آیت

اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ — سورۃ نحل

ترجمہ - آپہنچا خدا تعالی (یعنی قیامت) سو تم اس میں جلدی مت کرو۔

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ تمہاری تائید نہیں کرتا بلکہ ہماری تائید ہے کہ وہ آنے والا مہدی اور مسیح آگیا اور تم نے اس کا انکار کر دیا تم تو نبی کا آنا بند ثابت نہ کر سکے مگر ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں۔

(۳۰۱) قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقا لما بین یدیہ وھدی وبشری للمؤمنین

(البقرآیت ۹۲)

یعنی جو شخص جبریل کا دشمن ہے کہ وہ وحی کیوں لایا یا اب جبریل کا وحی لیکر آنا بند ہو جسکا وغیرہ ایک اور آیت بھی سن لو۔

(۳۰۲) ما یود الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

(البقرآیت ۱۰۰)

یعنی اہل کتاب میں جو انکار کر چکے اور مشرک ہیں وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ تمہارے

رب کی طرف سے تیرا ازبس خیر نازل ہو حالانکہ یہ خدا تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے کہ جسکو پسند کرے یعنی رحمت سے اپنی مخصوص کردے اللہ بڑے فضل والا ہے۔ یوَدُّ - ینزّل - یختص - یشاء - کل مضارع کے صیغہ ہیں جو زمانہ حال اور استقبال پر دلالت کر رہے ہیں۔

چونسٹھویں آیت

كذلك يوحي اليك والى الذين من قبلك الله العزيز الحكيم پ۲۵ شوریٰ ۱۔

ترجمہ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے آپ کی طرف اور ان انبیاء کی طرف جو آپ سے پہلے ہیں وہ زبردست حکمت والا ہے"

جواب

اسی طرح آئندہ بھی بھیجتا رہے گا آیت پر تدبر کرو ایک قانون عام بتایا ہے یہ کہاں لکھا ہے کہ آئندہ بھیجنے کی اللہ نے قسم کھالی۔

(۳۰۳) فقلنا اذهبا الى القوم الذين كذبوا بآياتنا فدمرناهم تدميرا وقوم نوح لما كذبوا الرسل پ۱۹ ع۲۔

ترجمہ۔ جاؤ تم اس قوم کی طرف جنہوں نے جھٹلایا ہمارے نبیوں کو پس ہلاک کیا ہم نے ان کو مار مار کر اور قوم نوح کو جب جھٹلایا انہوں نے رسولوں کو اس سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اسی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ تم ایسا مت کرنا۔

پینسٹھویں آیت

ولقد ارسلنا الى امم من قبلك انعام پ۷

ترجمہ۔ اور ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے بہت امتوں کی طرف۔

جواب

اسی طرح بھیجے گا وہ آئندہ رسول۔

(۳۰۴) وان تكذبوا فقد كذب امم من قبلكم وما على الرسول الا البلاغ المبين

(۳۰۵) الم يروا كيف يبدئ الله الخلق ثم يعيده ان ذلك على الله يسير قل سيروا في الارض فانظروا كيف بدأ الخلق ثم الله ينشئ النشاة الآخرة ان الله على كل شيء قدير پ۲۰ ع۱۷۔

ترجمہ۔ اور اگر جھٹلایا تم (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) پس تحقیق جھٹلایا تھا امتوں نے

تم سے پہلے بھی۔ اور نہیں رسول کے ذمہ مگر پہنچا دینا (ادنبیوں کی پیدائش سے منکر) کیا نہیں دیکھا انہوں نے کیونکہ پہلی بار کرتا ہے اللہ پیدائش کو پھر دوبارہ کرے گا اس کو پیدا اور یہ بات اللہ کے لئے بالکل آسان ہے کہہ سیر کرو زمین میں پس دیکھو کسطرح شروع کیا اللہ نے پیدائش کو پھر بھی اللہ ہی پیدا کرے گا آخر کو تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ادنبیوں کو جھٹلانے والو تم سے پہلے لوگ بھی نبیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور اسی طرح وہ ہمیشہ نبی پیدا کرتا رہیگا اس کے لئے بار بار پیدا کرنا کوئی مشکل بات نہیں ذرا سوا! افدرکے لئے غور کرو کہ کس قدر صریح آیت ہے جس میں مطلق شبہ کی گنجائش نہیں پس ایمان لاؤ اس رسول پر اور پہلوں کی طرح جھٹلا کر گمراہ نہ ہو۔

چھیاسٹھویں آیت

تلجائکم رسل من قبلی بالبینٰت الآیہ پ۔

ترجمہ۔ اے محمدؐ آپ کہدیجئے اکہ مجھ سے پہلے کسقدر پیغمبر آئے معجزے لیکر۔

جواب

مگر تم جیسے کافروں نے ان کا ہمیشہ انکار ہی کیا اور آج بھی تم انکار ہی کر رہے ہو خدا تم پر رحم کرے ان آیات بینات کو پڑھتے ہو اور سمجھتے نہیں صم بکم عمی فہم لا یرجعون

اور دوسری جگہ فرمایا ہے

(۳۱۶) افبالباطل یؤمنون

(۳۱۷) وبنعمۃ اللہ یکفرون فمن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ

پ۲۱ ع ۳ ۔

پس باطل پر وہ ایمان لاتے ہیں اور نعمت الٰہی کا انکار کرتے ہیں (کیونکہ نبوت نعمت ہے نہ کہ لعنت) اور کون ہے بہت ظالم اس سے کہ باندھ لیا اس نے اللہ پر جھوٹ (کہ میں خدا کا نبی ہوں) یا جھٹلایا حق جب آیا ان کے پاس (کہ تو تو خدا کا نبی نہیں یا اب نبی آنے ہی بند ہو گئے ہیں۔

سترہویں آیت

نقد کذب رسل من قبلك (آل عمران پ)
آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے۔

جواب

مولانا اگر اس پوری آیت کو ایک ہی جگہ نقل کر دیتے تو آپ کی قلعی خوب کھل جاتی مگر مشکل یہ ہے کہ آپ کی سو آیات میں کمی آجاتی اس لئے ایک آیت کو چھ چھ ٹکڑے کر کے درج کیا ہے

آیت چھیاسٹھ میں تو اتنا حصہ مولانا نے ترک کیا ہے وبالذی قلتم فلم قتلتموهم ان كنتم صٰدقين سترہویں آیت فان كذبوك چھوڑ دیا ہے جس کا پورا ترجمہ یکجا اس طرح ہوا کہ تحقیق آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر پہلے مجھ سے ساتھ دلیلوں کے اور ساتھ اس چیز کے کہا تم نے کہ کیوں قتل کیا تم نے ان کو اگر ہو تم سچے پس اگر جھٹلا دیں تجھ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے آئے تھے ساتھ دلیلوں کے وغیرہ اس تمام رکوع میں بھی ذکر ہے۔

ناظرین یہ مقام نکال کر قرآن میں تدبیر کریں گے .... تو انہیں معلوم ہو گا کہ فاضل دیوبندی کی عقل جاتی رہی ہے جو اپنی تردید کی آیت تائید میں پیش کر رہا ہے۔

اٹھارہویں آیت

ولقد استهزئ برسل من قبلك (انعام پ)
ترجمہ۔ اور مذاق اڑایا گیا ہے ان رسولوں کا جو آپ سے پہلے گذرے ہیں"

جواب

اسی طرح آپ کے بعد میں آنے والے رسولوں کا مذاق اڑایا جائے گا جیسا فرمایا یٰحسرة على العباد ما يأتيهم من رسول الا كانوا به يستهزءون (یٰسین پ ۲۲) کہ بندے ہمیشہ آنے والے رسولوں سے استہزا کریں گے

کہو ایمان سے تم بھی انہی کے مقابل ہو یا نہیں؟ پھر دیکھو۔

(۳۱۸) ما ننسخ من اية او ننسها نأت بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله على كل شئ قدير آیت ۱۰۲۔

یعنی ہم نہیں بدلتے کوئی آیت (یعنی نبی اور وحی اور نبی کی تصدیق میں نشانات) اور نہ اس کو ترک کرتے ہیں یا تو اس سے افضل یا اس کی مانند قائم مقام کرتے ہیں دیکھا

مولانا کس قدر صریح آیت ہے کہ ہم کبھی اپنی آیات کو ترک نہیں کرتے بلکہ اس سے بڑھکر یا اس کے مانند لاتے ہیں اس جگہ بھی ننسخ تنسہا نت تینوں مضارع کے صیغے ہیں جو استمرار نبوت پر دال ہیں

انہترہویں آیت

ولقد کذبت رسل من قبلك الانعام پ۷

ترجمہ۔ اور جھٹلائے گئے ہیں بہت سے رسول تم سے پہلے "

جواب

اسی طرح تم جھٹلا رہے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے رسول جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو۔

(۶۹) ان الذین یکفرون بایٰت اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرھم بعذاب الیم

(آل عمران آیت ۲۱)

یکفرون۔ یقتلون۔ یامرون۔ تینوں مضارع کے صیغے ہیں اس لئے اب اس کے یہ معنی ہوئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات یا وحی نبوت کا انکار کرتے ہیں یا کریں گے اور جو انبیاء کو قتل کرتے ہیں یا کریں گے حالانکہ وہ منکر حق پر نہیں ہوتے نہ مانئے مولانا اب آپ بھی انکار کر رہے ہیں تو آپ بھی حق پر نہیں۔

سترہویں آیت

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیھم من اھل القریٰ (یوسف پ۱۳)

ترجمہ۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنا بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے سب آدمی تھے (کوئی فرشتہ نہ تھا)۔

جواب

ڈوب مرو کیونکہ اب بھی آدمیوں میں سے آیا مگر تم چاہتے ہو کہ فرشتہ آئے کیونکہ آسمان سے فرشتہ ہی آیا کرتے ہیں اور تم حضرت عیسیٰ کے آسمان سے ہی منتظر ہو کیوں وہ دو ہزار برس سے آسمان پر زندہ ہیں اور فرشتوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ہگتے ہیں نہ موتتے ہیں نہ بڈھے ہوتے ہیں نہ بیمار ہوتے ہیں کیوں کہ یہ تمام خواص فرشتوں ہی کے ہیں تمام رسول تو کھانا کھاتے پانی پیتے ہگتے پیشاب کرتے

سوتے جاگتے۔ بیمار ہوتے تھے۔

(۳۲۰) وما جعلنٰہم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خٰلدین

(سورۃ الانبیاء رکوع ۱) یعنی کوئی رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا نہیں گذرا جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ تفسیر ابن جریر جلد ۱۷ صفحہ ۴ پر اس آیت کے ماتحت مذکورہ بالا عبارت لکھی ہے تفسیر محمدی صفحہ ۱۸۶ منزل چہارم تفسیر الدر المنثور جلد ۴ صفحہ ۴۱ غرضیکہ تمام مفسرین اس میں متفق ہیں۔

اکہترویں آیت

ولقد استہزئ برسل من قبلک انعام پ ۷ ع ۷

ترجمہ۔ اور ٹھٹھا کیا گیا ہے بہت سے رسولوں کے ساتھ تم سے پہلے۔

جواب

بالکل ٹھیک ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والوں کو تم جھٹلا رہے ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ ان کافروں کا ہمیشہ ہی سے یہ وطیرہ رہا ہے آیت ۶۸ میں ہی اس کا جواب دیا گیا۔

(۳۲۱) قالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النہار واکفروا اٰخرہ لعلہم یرجعون

(۳۲۲) ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم قل ان الھدیٰ ھدی اللہ ان یؤتیٰ احد مثل ما اوتیتم او یحاجوکم عند ربکم قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

(۳۲۳) یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم آل عمران آیت ۶۷۔

اس آیت میں یؤتیٰ۔ یحاجوا۔ یؤتیہ۔ یختص۔ یشاء۔ پانچوں صیغہ مضارع ہیں اور نہ مانو سوائے اس کے جو پیروی کرے تمہارے دین کی کہہ یقیناً ہدایت اللہ کی ہے کہ دی جاوے کوئی ہدایت جیسے دئے گئے ہو تم جھگڑا کرتے ہیں یا کریں گے تم سے تمہارے رب کے پاس کہہ بے شک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ دیتا ہے اور دیتا رہے گا جس کو چاہے اور اللہ وسعت والا کمی نہیں اس کے پاس اور جاننے والا ہے۔ خاص کرتا ہے اور خاص کرے گا اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے گا

بہترویں آیت

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک رعد پ ۱۳ ع ۵۶

ترجمہ۔ اور ہم نے بھیجے ہیں بہت سے رسول آپ کے پہلے

جواب اور آپ کے بعد بھی ہم بھیجتے رہیں گے اسی واسطے یہ بات جتائی گئی کہ دیوبندی جو ابوجہل فرعون اور ابلیس کے ہم نوا ہیں انکار کردیں گے جیسا کہ فرمایا۔

(۷۲) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسولہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم
(آل عمران آیت ۱۷۹)

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ تم سب کو اطلاع علی الغیب دے بلکہ اللہ منتخب کرتا ہے اور کرتا رہے گا جس کو پسند کرے از جنس رسول میں سے پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کروگے تو تمکو بڑا اجر ملے گا۔
دیکھو مولانا یطلع - یجتبی - یشاء - تینوں صیغہ مضارع کے ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ایسا ہوتا رہے گا - چنانچہ حضرت مرزا صاحب کو ہزاروں امور پر مطلع علی الغیب کیا گیا اگر وہ نبی نہ تھے تو کیونکر غیب سے مطلع کئے گئے غور تو کرو۔

تہترہویں آیت وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم
(نحل) پ ۱۴ - ۵۴

ترجمہ - اے محمد آپ سے پہلے بھی ہم نے یہی مرد رسول بھیجے تھے کہ ہم حکم بھیجتے تھے ان کی طرف۔

جواب اور ایسا ہی بعد میں بھیجتے رہیں گے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا پ ۲۲ ہمارا قانون قدرت کبھی تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

چوہترہویں آیت تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک
(نحل پ ۱۴ ۷۶)

ترجمہ - اللہ کی قسم ہم نے بہت سے رسول بھیجے بہت سے فرقوں میں سے آپ سے پہلے۔

جواب بالکل صحیح ہے اب بھی اسی طرح بھیجتا رہے گا ولا تجد لسنۃ اللہ تحویلا۔ اس آیت کو تو مولانا مل جاتا ہے کہ پوری نقل کردوں تاکہ لوگوں کو تمہاری تحریف کا ذرا

پتہ تو لگے۔ تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطن اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذاب الیم

کہ خدا کی قسم یہ تحقیق ہم نے تجھ سے پہلے سب امتوں میں رسول بھیجے ہیں پس شیطان نے ان کو ان کے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے پس وہی شیطان اس زمانے کے لوگوں کا لیڈر بنا ہوا ہے اس سے ان لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے۔

پس، یہ آیت ایسے حالات کا ذکر کر رہی ہے جو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں پیش آنے والے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ رسالت منقطع نہیں ہوئی بلکہ منقطع سمجھانیوالے ہی شیطانی لیڈر رہیں

چھہترویں آیت

والذی اوحینا الیک من الکتب ھو الحق مصدقا لما بین یدیہ فاطر پ ۲۲

ترجمہ۔ اور جو کتاب ہم نے آپکی طرف بطور وحی بھیجی وہی حق ہے تصدیق کرنے والی ہے اپنی سے پہلی وحی کی"

جواب

اور بشارت دینے والی ہے آئندہ وحی کی یہ ہی کام ہر نبی کا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔

(۳۲۵) واذ قال عیسی بن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد پ ۲۸ ع ۹ -

ترجمہ۔ اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول ہوں خدا کا طرف تمہارے تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اور نام اس کا احمدؐ ہوگا پس جب آیا ان کے پاس وہ پیغمبر احمدؐ ساتھ دلیلوں کے تو وہ کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور وہ کم بخت یہ خیال نہیں کرتے کہ (۳۲۶) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام واللہ لایھدی القوم الظلمین

یعنی حضرت عیسیٰ نے ایک تو پچھلی وحی اور نبی کی تصدیق کی اور ایک آئندہ آنے والے کی بشارت دی اس سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کا یہ ہی کام ہے کہ وہ پہلوں کی تصدیق کرے اور آئندہ کی خوشخبری دے چنانچہ احمدؐ علیہ السلام قادیان میں آئے اور تم نے ان سے انکار کیا باوجود یکہ

وہ تمہیں اسلام ہی کی طرف بلا رہا ہے اور تم نے اسی طرح انکار کر دیا جس طرح اس سے پہلے تمہارے بھائیوں نے انکار کر دیا۔

(۳۲۷) جاعل الملئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنی و ثلث وربع یزید فی الخلق مایشاء ان اللہ علی کل شئ قدیر

(۳۲۸) مایفتح اللہ للناس رحمتہ فلا ممسک لھا ومایمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم (سورۃ انعام آیت ۲)

یعنی خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جو فرشتہ سیرت لوگوں کو رسول بنایا کرتا ہے (یہ نہیں فرمایا کہ بنایا کرتا تھا) ان کے مددگار رہتے ہیں دو دو تین تین چار چار اور جو پسند کرے زیادہ بھی بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے واسطے جو رحمت کھول دیتا ہے کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا اور جو روک دیتا ہے اس کو کوئی کھول نہیں سکتا وہ عزیز و حکیم ہے دیکھئے مولانا کس قدر صریح آیت ہے کیا اب بھی کہوگے کہ نبی آنا بند ہوگیا۔

چہتر ہویں آیت

سنۃ من قد ارسلنا قبلک (بنی اسرائیل) پ ۱۵ ع ۸۔

ترجمہ۔ دستور تھا ان رسولوں کا جو آپ سے پہلے بھیجے ہم نے"

جواب

صد لعنت و پھٹکار ہے ایں فہن رسا را۔ تم پھر بھی انکار کرتے جاتے ہو جبکہ دستور پڑا ہوا ہے پھر نہیں کیا مار پڑ گئی کیا مصیبت آئی جو تم نے اس دستور سے منہ پھیر لیا۔ ناظرین یہ آیت مکمل اس طرح ہے

(۳۲۹) سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا۔ پ ۱۵ ع ۸۔

ترجمہ۔ دستور پڑا ہوا ہے کہ بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے رسولوں کو اور نہ پاوے گا تو کبھی ہمارے دستور میں تغیر۔ گویا ہمیشہ سے یہ دستور رہے کہ نبی اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اور اس میں بھی تغیر نہیں ہوا کرتا اے کاش کوئی سعید روح ہو جو خدا کے اس پیغام کو سنکر ایمان لائے مگر آہ یحسرۃ علی العباد مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون سورۃ یٰسین اے حسرۃ ہے ان بندوں پر کوئی رسول ایسا نہیں آیا کہ جسکا انہوں نے تمسخر نہ اڑایا ہو۔

سترھویں آیت

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون (انبیاء پ ۱۷)

ہم نے آپ سے پہلے جو کوئی رسول بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ کوئی بندگی کے لایق نہیں میرے سوا میری ہی بندگی کرو،،

جواب

اور ہم حسب دستور آپ کے بعد جو کوئی رسول بھیجینگے وہ بھی یہی تعلیم دیں گے کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہ کرو من قبلک کی قید بتا رہی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا ہے کوئی رسول جاری خدا کی بندگی کی تعلیم نہیں دیا کرتا تھا نہ دے گا اور نہ دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا۔

(۳۳۰) ق والقرآن المجید بل عجبوا ان جاءہم منذر منہم فقال الکافرون ھذا شئ عجیب

(۳۳۱) ءاذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید

(۳۳۲) قد علمنا ما تنقص الارض منہم وعندنا کتاب حفیظ

(۳۳۳) بل کذبوا بالحق لما جاءہم فہم فی امر مریج

(۳۳۴) افلم ینظروا الی السماء فوقہم کیف بنینہا وزینہا وما لہا من فروج

(۳۳۵) والارض مددنہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل زوج بہیج

(۳۳۶) تبصرۃ وذکری لکل عبد منیب

(۳۳۷) ونزلنا من السماء ماء مبارکا فانبتنا بہ جنت وحب الحصید والنخل بسقت لہا طلع نضید رزقا للعباد واحیینا بہ بلدۃ میتا کذلک الخروج

(۳۳۸) کذبت قبلہم قوم نوح واصحب الرس وثمود وعاد وفرعون واخوان لوط واصحب الایکۃ وقوم تبع کل کذب الرسل فحق وعید افعیینا بالخلق الاول بل ھم فی لبس من خلق جدید پ ۲۶ ۔ ۱۵

ترجمہ ۔ قسم ہے قرآن بزرگ بلکہ تعجب کیا انہوں نے یہ کہ آیا ان کے پاس رسول انہیں سے (یہ تو چاہتے کہ بنی اسرائیل میں کا عیسیٰ آتا) تو کہا تعجب کرنے والوں نے یہ عجیب بات ہے (یہ تو کہتے تھے کہ آسمان سے آئے گا) کیا جب مر جائیں گے ہم اور ہو جائیں گے مٹی یہ واپسی ہے دور از عقل۔ تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ کم کر دیتی زمین ان میں سے

اور نزدیک ہمارے کتاب ہے حفاظت کرنے والی - بلکہ جھٹلایا انہوں نے سچ کو جب
آیا ان کے پاس پس وہ ایک بات ۔۔ الجھی ہوئی میں ہیں (یعنی یہی ختم نبوت کی الجھن) پس کیا
نہیں دیکھا انہوں نے طرف آسمان کے اوپر اپنے کیسا بنایا ہم نے اس کو اور زینت دی
ہم نے اس کو اور نہیں اس میں کوئی شگاف (یعنی جس طرح ستاروں کے ذریعہ آسمان کو زینت
دی اسی طرح زمین کی روحانی زینت انبیاء سے ہے اور جسطرح آسمان میں شگاف نہیں
اسی طرح انبیاء کی بعثت میں شگاف نہیں مسلسل نبی آتے رہیں گے) اور زمین کو پھیلایا
ہم نے اس کو اور ڈالے ہم نے اس میں پہاڑ اور اُگائی ہم نے اس میں ہر ایک قسم کی
چیز بارونق (جسطرح زمین کو پھیلایا اور وسیع کیا اور اس کو محدود نہیں کیا اور جس
طرح زمین اناج گھاس درخت پھل پھول اور میوہ وغیرہ سے اس کو رونق دی اسی طرح
ابو جہل اور ابلیس کافر منافق ولی قطب ابدال شہید صالح نبی وغیرہ بھی ہمیشہ ہم پیدا
کرتے ہیں تا ۔۔۔) یہ اس لئے کہ بصیرت پیدا کرنے کا اور نصیحت ہر بندے رجوع
کرنے والے کے لئے (جو اہل بصیرت نہیں وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ وہ تو
اندھا ہے اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ جو اس جہان میں چشم بصیرت نہیں رکھتا
وہ قیامت تک اندھا ہی رہے گا) اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت والا پھر اُگائے
ہم نے اس سے باغ اور اناج کاٹنے کے اور کھجوریں بلند ان کے لئے خوشہ ہیں تہہ بتہہ
(یعنی جس طرح آسمان سے پانی اتر کر ان خشک درختوں کو از سر نو زندگی بخشتا ہے اسی
طرح آسمانی الہام کی بارش اس کے بندوں کی روحانی زندگی کا باعث ہوتی ہے جس
طرح پانی درختوں کے واسطے ایک مرتبہ کا برسا ہوا کافی نہیں ہوتا اسی طرح الہام کا بھی
انسان ہمیشہ محتاج ہے) رزق بندوں کے لئے اور زندہ کیا ہم نے اس سے شہر مردہ کو
اسی طرح نکلنا ہے قبروں سے (یعنی جس طرح جسمانی زندگی کے واسطے رزق کی ضرورت
ہے اسی طرح روحانی رزق کی انسان کو ضرورت رہتی ہے اور جس طرح خشک اور چٹیل
میدان بارش کے نہ ہونے سے مردہ ہوتا ہے اور جلا دینے کے قابل بنا ہوتا ہے اور
وہ بارش سے لہلہا کر سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی مردے روحانی بارش
سے زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور یہ ہمیشہ کے واسطے قانون قدرت ہے ابتدائے میں اس
صورت کے اللہ تعالیٰ نے بل عجبوا اور شئ عجیب میں اس اسرار کو کھولدیا کہ یہ تعجب
کی بات نہیں ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اگر تم نے کسی نبی کا زمانہ نہیں دیکھا تو

کم از کم بارش ہوتی ہوئی اور مردہ زمین کو زندہ ہوتے تم دیکھا ہی کرتے ہو کہ ہمیشہ انسان جسمانی بارش کا جسطرح محتاج ہے اسی طرح اس کے واسطے روحانی بارش کی بھی ضرورت ہے مگر ساتھ ہی بتادیا کہ یہ باتیں اہل بصیرت کے واسطے ہیں پھر آگے مثال دے کر بتادیا کہ) جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح نے اور اصحاب رسس اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون اور برادران لوط نے اور اہل بن نے اور قوم تبع نے سب نے جھٹلایا پیغمبروں کو پس بچا ہوا میرا وعدہ عذاب کا (جو لوگ یہ کہتے ہیں اب پاس سے پہلے جو لوگ یہ کہنے لگے کہ آپ کوئی نبی نہیں آئے گا ان کو مجھے زور سے بتاتا ہے کہ) کیا ہم تھک گئے ہیں پہلی پیدائش سے بلکہ وہ شک میں ہیں پیدائش نئی میں۔

اور سعید روح جنکو خدا نے سعادت دی ہے جنکی عادت میں خواہ مخواہ ضد نہیں وہ خدا کے لئے اس کو غور سے کئی مرتبہ آہستہ آہستہ سمجھکر مطالعہ فرمادیں اور اپنی روحانی اصلاح کریں۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کے سینہ کو اس اسرار سے واقف کردے گا

اٹھترہویں آیت

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی

ترجمہ۔ ہم نے آپ سے پہلے جو کوئی رسول اور نبی بھیجا،،

جواب

تمہارا مطلب تو اس سے برآمد ہوا نہیں مگر عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۱۶۰ میں لکھا ہے عبد بن حمید نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی ہے کہ جب ابن عباس قرآن میں سے اس آیت کو پڑھا کرتے تھے تو نبی کے آگے محدث بھی شامل کر دیا کرتے تھے۔ اور مولوی اسماعیل شہید اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۴۲ میں حضرت ابن عباس کا قول بیان کرکے لکھتے ہیں کہ محدث نبی کے ہم مرتبہ ہوتا ہے مگر صاحب شریعت نہیں ہوتا پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۱۳۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ محدث جب ظہور پاتا ہے تو وہ اجتہادی شریعتوں کا پابند نہیں ہوتا جس طرح سورج کی روشنی میں چراغ کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس کے پاس وحی اور رسولوں کے علوم ہوتے ہیں (واضح ہو کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی محدث ہونے کے مدعی تھے۔ اور مسلم ترمذی اور نسائی اور ابو یعلیٰ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلی امتوں میں بھی محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں بھی ضرور ہوتے رہیں گے جن میں سے ایک عمر ابن

الخطاب ہیں دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۴ ایسا کہ فتح الباری جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۲ میں بھی لکھا ہے کہ نبوت تشریعی تو ختم ہو گئی مگر مبشرات باقی ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ کا اور دیگر صحابہ کرام کو الہامات کا ہونا احادیث سے ثابت ہے۔

لو مولانا تم نے تو اس میں سے بھی کچھ نہ نکالا ہم نے اس میں سے بھی اپنا مطلب نکال کر تمہارا باطل عقیدہ توڑ دیا۔ ایک اور آیت سن لیجئے۔

(۳۳۹) واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واٰتکم مالم یؤت احد من العٰلمین (مائدہ ۴ ۶ ویں آیت)

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں انعام کیا ہے اس کو یاد کرو بالخصوص نبوت اور بادشاہت اور یہ دونوں نعمتیں وہ ہیں جو آج تک کسی قوم کو اہل عالم میں سے نہیں ملی ہیں۔ پس مولانا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت حضرت موسیٰ کی امت سے افضل ہے تب تو ان کو بھی ملنی چاہئے اگر بدتر ہے تو بیشک نہیں ملنی چاہئے فیصلہ تمہارا ہے۔ چاہو خیر الامت بنو چاہو تو بدتر امت بنو

اناسی ویں آیت

وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام

فرقان پ ۱۸ ع ۱۔

ترجمہ۔ اور ہم نے بھیجے رسول آپ سے پہلے سب کھانا کھاتے تھے۔

جواب

اس آیت کو نقل کرتے ہوئے بھی تمہیں شرم نہ آئی کس قدر صاف آیت ہے جو تمہارے عقائد باطلہ کی تردید کر رہی ہے اب تمہیں بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ تمہارے عقیدہ کے مطابق جو دو ہزار برس سے بغیر کھانا کھائے آسمان پر بیٹھے ہیں وہ اس آیت سے کیوں کر علیحدہ ہو گئے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ اب جو کوئی آئے گا وہ تم ہی میں سے ایک ہوگا جیسا کہ فرمایا امامکم منکم۔ یہ حدیث آپ کو اکیاسی ویں آیت میں ملیگی۔

(۳۴۰) ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین

(۳۴۱) فمن اٰمن واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (انعام آیت ۴۸)

ہم نہیں بھیجا کرتے رسولوں کو مگر وہ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہوا کرتے ہیں پس جو شخص ان رسولوں پر ایمان لائے اور اصلاح کرے تو اس کو خوف

وحزن نہیں۔

فرمایئے مولانا کیا یہ آیت یہ بتا رہی ہے کہ ہم جب بار رسولوں کو بھیجا کرتے تھے زمانہ گزشتہ ظاہر کر رہی ہے ذرا خدا کے لئے اعوذ تو کرو کہ حقیقۃً ماضی یا مستقبل

اسی ویں آیت

فقد کذبت رسل من قبلک — فاطر پ۲۲ ع۱۔

ترجمہ۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے

جواب

پس اگر آپ یا آپ کے بعد آنے والے بھی جھٹلائے جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ سنت الاولین پہلوں کا بھی یہ ہی دستور رہا ہے پس دیوبندی مولانا اسی دستور کے مطابق آپ بھی اسی نبی کو جھٹلا رہے

پس اس آیت نے آپ کی مدد کرنے کے بجائے ہماری مدد کری اور آپ کی تردید اور تردید بھی بڑے زور دار الفاظ میں مگر بقول شخصے کہ ہمیں سوگند ہا اور انا ڑی کی جاتی بلا

(۲ہم۳) تلک حجتنا اتینہا ابراھیم الیٰ وھرون وکذلک نجزی المحسنین
(۲ہم۳) ذلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ الیٰ اولئک الذین اتینھم الکتب والحکم والنبوۃ فان یکفر بہا ھؤلاء فقد وکلنا بہا قوما لیسوا بہا بکفرین
(سورۃ انعام آیت نمبر ۸ تا ۹۰)

یعنی حضرت ابراہیم۔ اسحاق۔ یعقوب۔ نوح۔ داؤد۔ سلیمن۔ ایوب۔ یوسف موسیٰ۔ عیسیٰ۔ ہارون یحییٰ۔ زکریا۔ الیاس اسمٰعیل۔ یونس لوط انبیاء اللہ ہی تھے سب کو عالم پر فضیلت حاصل تھی خدا نے سب کو منتخب کیا سب کو سیدھی راہ بتائی۔ یہ خدا کی ہدایت ہے (تھی نہیں کہا) جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے دیتا ہے (دیتا تھا نہیں فرمایا)...... اگر یہ لوگ ان کی قدر نہ کریں گے اور ان کا انکار کریں گے تو ہم یہ چیز ایسے لوگوں کو دیدیں گے جو ان چیزوں کی قدر کریں گے اور کفران نعمت نہ کریں گے کس قدر صریح آیت ہے

اکیاسی ویں آیت

ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخسرین
(زمر پ۲۴ ع۵)

ترجمہ۔ آپکی طرف اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر (بالفرض)

تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل حبط (بیکار) ہو جائیں اور تم خسارہ والوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

جواب دیکھ لیجئے ناظرین اس جگہ بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے نبوت کا انقطاع ثابت ہو سکے۔ اگر من قبلک سے تمہارا یہ منشاء ہے کہ آئندہ کسی نبی کا اس میں ذکر نہیں اور زمانہ حال اور گذشتہ کا اس میں ذکر ہے تو مولانا ذرا اس حدیث کو آپ کہاں رکھیں گے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری فی صحیح البخاری میں موجود ہے۔

(۴۴۳) حدثنا ابن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن نافع مولیٰ بن قتادۃ الانصاری ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم

(بخاری پارہ ۱۳ باب نزول عیسیٰ ابن مریم

صفحہ ۴۹۰۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور وہ تمہارے امام ہوں گے اور تمہیں میں سے ہوں گے۔ اب فرمایئے مولانا جبکہ کوئی نبی آنے والا ہی نہ تھا تو حضرت عیسیٰ کو کہاں رکھئے گا اور لطف یہ ہے کہ وہ آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ ہم ہی میں سے ایک امام ہوں گے اگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتاروگے تو وہ تو ہم میں سے نہیں ہو سکتے چونکہ وہ نبی اسرائیل ہیں اور رسولاً الیٰ بنی اسرائیل وہ صرف بنی اسرائیل کے واسطے ہی مبعوث بھی ہوئے تھے

بیاسی ویں آیت مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم (حم السجدہ پ ۲۴)

ترجمہ۔ آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو سب رسولوں سے کہا گیا کہ آپ کا رب مغفرت والا ہے اور دردناک عذاب والا)۔

جواب جیسا کہ دیگر انبیاء سے کہا گیا کہ گذشتہ نبیوں کی تصدیق کرو اور آئندہ نبیوں کی بشارت دو اور جھٹلانے والوں کے واسطے دردناک عذاب کی خبر دیدو اسی طرح آپ کو بھی حکم دیا گیا ہے کوئی انوکھی

بات آپ کے ساتھ نہیں ہمیشہ اسی طرح ہوتا چلا آیا اور قیامت تک اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا ہمیشہ گناہ گار بھی پیدا ہوں گے ان کی اصلاح کے واسطے نبی بھی آئیں گے اور نبیوں کو جھٹلانیوالے ابلیس بھی پیدا ہوں گے اور ان کی فرمانبرداری کرنے والے فرشتہ بھی پیدا ہوں گے۔

(۵ لم ۳) وما قدروا الله حق قدره اذ قالوا ما انزل علی بشر من شیٔ قل من نزل الکتب الذی جاء به موسیٰ (انعام آیت ۹۱)

حضرت رسول کریم کا دعویٰ نبوت سنکر اس کی قدر نہ کی اور کہنے لگے موسیٰ کے سوا اور کسی پر خدا نے کچھ نازل نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو موسیٰ کے بعد باب نبوت کو مسدود سمجھتے ہو ارے ظالمو موسیٰ کے وقت میں بھی تو ایک قوم یہ کہہ رہی تھی کہ من یبعث الله من بعدہ رسولا یوسف کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا پھر موسیٰ پر وحی کیسے نازل ہوئی پس یہ سبق دیا گیا امت محمدی کو۔ کاش کوئی سعید روح اس پر غور کرے۔

تراسی ویں آیت

کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک الله العزیز الحکیم (شوریٰ ع ۲۵)

ترجمہ۔ ایسے ہی وحی بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ جو زبردست حکمت والا ہے ،،

جواب

کس قدر صریح آیت ہے کہ جس طرح آپ پر وحی بھیجی اور جس طرح آپ سے پہلے وحی بھیجی اسی طرح ہم ہمیشہ وحی بھیجا کرتے ہیں اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا کرتا نہ یہ کبھی بند ہوتی ہے کیونکہ وہ روحانی امراض پیدا ہو جانے والے مریضوں کا علاج کرنے کا بڑا زبردست حکیم نبض شناس ہے۔

(۶ لم ۳) کذلک جعلنا فی کل قریة ....

(۷ لم ۴) الله اعلم حیث یجعل رسالته .... الیٰ کذلک یجعل الله الرجس علی الذین لا یؤمنون (انعام آیت لم ۱۲ تا ۱۲۶۔)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں وہ اپنی رسالت سپرد کرتا ہے (کرتا تھا نہیں فرمایا)...... اسی طرح اللہ تعالیٰ رجس ان لوگوں پر ڈالا کرتا ہے (ڈالا کرتا تھا نہیں فرمایا) جو ایمان نہیں لاتے دیکھو مولانا یہ بھی کیسی صریح آیت ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ہمارے فاضل دیوبندی اس آیت کی تشریح میں خود اس امر کا اقرار کر رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اگر بعد

نزول وحی ہوگی تو وہ اس کے مخالف نہیں "

ہم جیب وحی اور نبی کے قایل ہیں وہ بھی مخالف نہیں بلکہ اس کی تصدیق اور تائید کرنے والی کے ہی قایل ہیں۔ نزول وحی کے بھی آپ قایل ہیں اور نبی کے آنے کے بھی آپ قایل ہیں پھر کیا جھگڑا ہے؟ یہ اقبالی ڈگری ہے خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ ہی ہمارا عقیدہ ہے تمہاری مخالفت محض متعصبانہ ہے نیک نیتی کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔

(۸۴) ذلک ان اللہ لم یک مغیرا نعمتہ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم وان اللہ سمیع علیم (انعام آیت ۵۶)

یعنی اللہ تعالی جب کبھی کسی قوم کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ اس کو واپس نہیں لیتا تاوقتیکہ وہ ان خصوصیات کو ضائع نہ کر دے مولانا اس آیت کو سامنے رکھکر اس آیت کو پڑھو وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کہ اللہ نے وعدہ کیا ان مومنوں کے ساتھ جو نیک عمل کریں گے ان کو ہم اسی طرح خلیفہ بنائیں گے جیسطرح ان سے پہلے بنایا پس یہ وعدہ اس وقت تک ہے جب تک تغیر نہ کر لو۔

چوراسی ویں آیت

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (سورہ صف پ ۲۸)

ترجمہ۔ وہ اللہ ہی ہے جسنے بھیجا رسول محمدؐ کو اس لئے بھیجا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے۔

جواب

یہ وہی آیت ہے جو آیت نمبر ۱۶ اور ۶۵ میں ہم مفصل جواب عرض کر چکے ہیں مگر آپ نمبر بڑھانے کے واسطے تیسری مرتبہ پھر اسی آیت کو لکھ رہے ہیں کیوں نہ ہو آخر سو آیت پوری کرنی ہے۔

بلا سے تنگ نہ ملے تو بوجھے تو مرے گا

پچاسی ویں آیت

وکذلک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا الایہ (زخرف پ ۲۵)

اور اسی طرح جو رسول بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں "

جواب

اور اسی طرح آئندہ بھی بھیجیں گے کیونکہ قبلک بتاتا ہے کہ یہ تنبیہ کے طور پر ارشاد ہوا کہ تم دیوبندی کی طرح انکار مت کرنا۔

(۳۴۹) الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون (۳۵۰) الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لاتبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم

پ۱۱ ع۱۲

خبردار ہو کہ اللہ کے دوست وہ ہیں جن پر خوف و حزن نہیں ہوگا یہ لوگ مومن متقی ہوتے ہیں ان کو جیتے جی بشارتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی ملیں گی کلمات اللہ میں کبھی تبدیلی نہیں ہوا کرتی اور یہ وہ بڑی کامیابی ہے جس کا حاصل کرنا انسان کا مقصد ہے غور تو کرو مولانا نبی کو بھی بشارات ہی ملتی ہیں اور یہ برابر جاری ہیں۔

چھیاسی ویں آیت

وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا

زخرف پ۲۶)

ترجمہ۔ اور ان رسولوں سے دریافت کیجئے جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے تھے"

جواب

فاضل مؤلف نے ناسمجھی سے مکمل آیت پیش نہیں کی اور لطف یہ ہے کہ ادھوری آیت سے مؤلف کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا ہم پورا ٹکڑا پیش کرتے ہیں۔

(۳۵۱) وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا...... ولقد ارسلنا موسیٰ باٰیتنا الی فرعون الخ پ۲۵ ع۱۰۔

ترجمہ۔ اور تحقیق یہ ذکر ہے تیرے لئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور تیری قوم (دیوبندی کے لئے اور جو نبوت کے منکر ہیں ان کے واسطے) کے واسطے اور البتہ پوچھے جاؤ گے تم (سب لوگ قیامت کے روز) اس کے بعد وہ آیت ہے جو فاضل دیوبندی نے پیش کی اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت نہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بلکہ تمام امت محمدیہ کے واسطے ایک وصیت ہے اور قیامت کے روز ان سے اس امر پر سوال کیا جائے گا کہ تم نے قرآن میں نہیں پڑھا تھا کہ تم سے پہلے ہی ہمیشہ رسول آتے رہے اور یہ قانون قدرت اس لئے بعد میں آنے والوں کی مخالفت نہ کرنا۔

ستاسی ویں آیت

وکم ارسلنا من نبی فی الاولین (زخرف پ ۲۵)

ترجمہ - اور بہت رسول بھیجے ہم نے پہلی امتوں میں "

جواب

اور اسی طرح بھیجتا رہے گا وہ آئندہ بھی اس سے بھی تمہارا مطلب نہیں نکلا ہماری تائید میں یہ بھی آیت ہے -

(۳۵۲) وانذر الناس یوم یاتیہم العذاب فیقول الذین ظلموا ربنا اخرنا الی اجل قریب نجب دعوتک ونتبع الرسل اولم تکونوا اقسمتم من قبل مالکم من زوال

(سورۃ ابراہیم آیت ۴۴)

اقوام عالم کو ڈراؤ کہ ایک دن انپر عالم گیر عذاب نازل ہوں گے یا عذاب موعود نازل ہوگا تب اس وقت ظالم کہینگے کہ اے ہمارے رب ہم کو مہلت دے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کرنے کو تیار ہیں -

دیکھو اس جگہ ایک قانون مستمرہ کا ذکر ہے کہ نزول عذاب اور مواخذہ سے قبل طبائع غافل ہوتی ہیں اور دعوت الی اللہ اور اتباع نبی زمانہ کا کبھی خیال نہیں ہوتا - مگر جوں ہی عذاب نازل ہونے لگتا ہے تو لوگ چلا اٹھتے ہیں جسقدر عذاب نازل ہوئے حضرت مسیح موعود نے یہ ہی فرمایا کہ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

وہ لوگ خصوصیت سے غور کریں جو حضرت مسیح موعود کو مان کر پھر ان کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں -

اٹھاسی ویں آیت

ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ھو الفضل الکبیر (فاطر پ ۲۲)

ترجمہ - پھر ہم نے قرآن شریف کا وارث ان لوگوں کو بنا دیا جنکو ہم نے اپنے بندوں میں سے انتخاب کیا پھر ان میں تین قسم کے لوگ ہیں) بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے گناہ گار اور بعض بیچ کی چال پر چلنے والے اور بعض نیکیوں میں بڑھنے والے اللہ کے حکم سے یہی ہے

بڑی بزرگی ۔

جواب قالوا ما اغنیٰ عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون اھؤلاء الذین اقسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ

پ ۸ ع ۱۲۔ ترجمہ ۔ کہیں گے نہ کام آئی تمہارے جمعیت (علماء ہند) اور جو بیچ تم تکبر کا کام کرتے تھے کیا یہ لوگ ہیں جنپر تم قسم کھاتے

تھے کہ نہ پہنچا ئیگا ان کو اللہ کوئی (ہدایت یا نبی یا رسول) رحمت ۔

(۳۵۳) ان الارض یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پ ۹ ع ۵

ترجمہ ۔ تحقیق اللہ زمین کے لئے وارث کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور انجام متقیوں کا ہی اچھا ہوگا ۔ فاضل دیوبندی کی آیت کا دراصل یہ مطلب ہے کہ جس طرح ایک امت کو زبور کا وارث کیا اور انہوں نے اس پر عمل کیا اس لئے پھر ہم نے دوسری قوم کو توریت کا وارث کیا انہوں نے بھی توریت کو ترک کر دیا تو ان کے بجائے ایک اور قوم کو جن کے ہاں میں انجیل نازل کرکے اس کا وارث کیا انہوں نے بھی وہی کیا اس کے بعد ہم نے قرآن کا وارث کیا پس اب تم پہلوں کی طرح نہ کرنا یعنی نبی کے آنے سے انکار نہ کرنا

نواسی ویں آیت یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول

(احزاب پ ۲۲ ع ۸)

ترجمہ ۔ جسدن اوندھے ڈالے جائیں گے ان کے منہ آگ میں کہینگے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی (محمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔

جواب بڑی صاف آیت ہے یہ تمہارے متعلق نازل ہوئی ہے تم نے اطاعت رسول سے انکار کر دیا رسول تو آگیا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تم خود ذرا غور تو کرو تم کون ہو کافر ہو یا مومن انکار کر رہے ہو یا اقرار اطاعت کر رہے ہو یا بغاوت جو تم پر خدا نے چودہ سال پہلے فرد جرم لگایا ہے وہ تمہیں نظر نہیں آرہا افسوس وہ پابندان عقیدوں کے دنیا پرست ہیں پس اس لئے وہ موعود کی شکست میں

(۳۵۴) قال عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون

قریب ہے کہ رب تمہارا یہ کہ ہلاک کرے تمہارے دشمن کو اور خلیفہ بنا دے تم کو زمین میں پھر دیکھیں کس طرح تم عمل کرتے ہو ۔

(۳۵۵) ولقد اخذنا آل فرعون الخ اور البتہ تحقیق پکڑا ہم نے قوم فرعون

کو ۔ ذرا غور کرو قرآن شریف کیا فرمارہا ہے

آیت نمبر ۷

ویوم یعض الظالم علی یدیه یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ۔ پ ۱۹ ع ۱

ترجمہ ۔ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہے گا کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راستہ اختیار کرتا ۔

جواب

چونکہ آپ نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار نہ کیا اور ظالم ہو گئے کیونکہ سب سے بڑا ظالم وہی ہے جو خدا پر افترا باندھے کہ میں نبی ہوں اور دوسرا بڑا ظالم وہ ہے جو رسول کی تکذیب کرے کہ تو نبی نہیں ہے یہ آیت بھی آپ کو ظالم قرار دے رہی ہے اگر نہیں تو آپ کوئی آیت ایسی پیش کیجئے جس میں نبی کے مان لینے والے کو ظالم کہا گیا ہو ۔

(۳۵۶) انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون

(۳۵۷) ولقد ارسلنا من قبلك فی شیع الاولین
وما یاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزءون

(۳۵۸) کذلك نسلکه فی قلوب المجرمین

(۳۵۹) لا یؤمنون به وقد خلت سنة الاولین ۔ (سورۃ الحجر آیت ۱)

یعنی جس طرح بما استحفظوا توریت کے واسطے فرمایا اسی طرح لحافظون قرآن کی نسبت فرما کر بتا دیا کہ توریت کی حفاظت انبیاء کے ذریعہ سے ہوئی اسی طرح قرآن کی ہم کریں گے اور تحقیق ہم نے پہلے بھی رسول بھیجے مگر ان کا مذاق اڑایا گیا اور یہ ان کی عادت ہے کہ وہ رسول وقت پر ایمان نہیں لایا کرتے تھے ۔

آیت گیارہویں

وما ارسلناك الا کافة للناس بشیرا ونذیرا ۔ (سورۃ سبا پارہ ۲۲)

ترجمہ ۔ اور ہم نے آپ کو تمام ہی انسانوں کی طرف بشیر و نذیر کر کے بھیجا تھا

جواب

لفظ کافۃ نے آپ کو دھوکہ دیا اگرچہ اس میں یہ درج نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر ہم کافۃ والی آیت ایک اور پیش کرتے ہیں تو سنو مگر کان دھر کر اور خدا کا خوف مد نظر رکھ کر ضد اور تعصب

کی عینک اتار کر اور خوف خدا کی عینک لگا کر اور چشم بصیرت کھولنے والا سرمہ لگا کر

(۳۶۰) یاایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین

(۳۶۱) فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم

(۳۶۲) ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ پ۲ ع۹۔

ترجمہ۔ اے وہ جو ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سارے کے سارے اور نہ چلو قدم بقدم شیطان کے یقیناً وہ تمہارے لئے دشمن ہے کھلا کھلا۔ پس اگر تم پھسل جاؤ بعد اس کے کہ آئے تمہارے پاس کھلے کھلے نشان تو جان لو یہ کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے نہیں انتظار کرتے وہ مگر یہ کہ آوے ان کے پاس اللہ بادلوں میں سایوں سے اور فرشتہ بھی یعنی جسطرح تمام جہانوں کے واسطے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی طرح اس جگہ بتایا ہے کہ جو محمد صلعم پر ایمان لائے وہ سب اسلام میں داخل ہیں پس ان سب کو چاہئے کہ وہ شیطان سے ہوشیار رہیں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مسلم ہونے سے منکفر بنا دے۔ مسلم تو مان لینے والے کو کہتے ہیں اور شیطان انکار کرنے والے کو کہتے ہیں تو فرمایا دیکھو خبردار ایسا نہ ہو کہ جو تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں اس امر سے بہکا دے جیسا کہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آوے (جاءتکم البینت) مگر نہیں یہ مسلمان تو انتظار کر رہے ہیں اس امر کا کہ ان کے پاس آئے عیسائیوں کا خدا اور موجودہ مسلمانوں کا خدا جو آسمان پر ہے ان کے خیال میں آنے والا ہے آئے گا۔

آیت بانوے

ان ہو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید
سورۃ سبا پ۲۲۔

ترجمہ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ڈرانے والے ہیں ایک آنے والے عذاب شدید سے پہلے۔

جواب

اسی سورۃ کا رکوع یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

(۳۶۳) وقال الذین کفروا لن نؤمن بہذا القران ولا بالذی بین یدیہ

(۳۶۴) قال الذین استکبروا للذین استضعفوا انحن صددنکم عن الہدی

(۳۶۵) وما ارسلنا فی قریۃ من نذیر ترجمہ۔ اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے

انکار کیا ہرگز نہ ایمان لاویں گے اس قرآن پر اور نہ اس پر جو اس کے آگے ہے (یعنی اس کے بعد میں آنے والا ہے لوگو خدا کے لئے غور کرو اگر اس کے بعد کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے) کہیں گے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے ان کو جو کمزور تھے قیامت کے دن کیا ہم نے روکا تھا تم کو ہدایت۔ حضرت مسیح موعود کی فرمانبرداری) سے بعد اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے جو ہدایت آئی تمہارے پاس اس سے بلکہ تم تھے ہی قوم مجرم ہمیشہ انکار کرنے والے اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانیوالا۔ مگر اس جگہ کے خوشحال لوگوں نے اس رسول کا انکار کر دیا مولانا وہی سورۃ سبا ہے وہی نذیر کا لفظ ہے وہی بین یدیہ ہے اس جگہ بھی آئندہ آنے والا مراد ہے اور اس جگہ بھی اگر اب دن کو رات سیاہ کو سفید کہنے لگ گئے ہو تو اس کا کیا علاج ہے اس جگہ تو آئندہ آنے والا مراد ہے اور نذیر کا لفظ قرآن میں بار بار آیا ہے اور ہر جگہ نذیر سے مراد نبی ہے اس کے بعد کے تینوں رکوع پڑھ کر دیکھو بار بار نبی کے جھٹلانے کا ذکر اس میں موجود ہے مگر تم جھٹلانے سے باز نہیں آتے۔

(۳۶۶) الذین یبلغون رسلت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ وکفی باللہ حسیبا (احزاب آیت ۴۰) یبلغون۔ یخشون۔ ولا یخشون۔ تبغون۔ مضارع کے صیغے ہیں یعنی وہ لوگ جو رسالت کی تبلیغ کرتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اگر آئندہ رسالت کا سلسلہ بند ہوتا تو صیغہ مضارع نہ استعمال ہوتا۔ ترجمہ۔ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہیں (یا پہنچائیں گے آئندہ) پیغام الٰہی کو اور وہ ڈرتے ہیں (یا ڈرائیں گے آئندہ) اس سے اور نہیں ڈرتے کسی سے رسول اللہ کے۔

آیت نمبر اٹھانوے

یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و الاخرۃ

سورۃ ابراہیم پ ۱۳ ع ۴

ترجمہ۔ مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

جواب

اللہ نے تو تمہاری مضبوطی کا اس قدر انتظام کیا کہ تمام امتوں میں سے اس قدر کسی کے واسطے نہ کیا مگر تم ثابت (مضبوط) قدم اسپر نہ رہے اگر آپ اس آیت مبارکہ سے چار آیت اوپر سے پڑھ لیتے اور خوف خدا سے اسپر توجہ کرتے تو آپ کو اسی جگہ یہ مل جاتا کہ قول ثابت کیا ہے سنو

قول ثابت یہ ہے کہ۔

(۷۔۳۶۱) المترکیف الخ کیا نہ دیکھا تو نے کس طرح بیان کی اللہ نے مثال بات پاکیزہ کی...... اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔۔ گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو ظالم وہی ہے جنہوں نے انبیاء پر ایمان لانے میں ثابت قدمی نہ دکھائی اور انکار کر دیا پہلوں کی طرح سے۔

آیت نمبر ۹ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

سورۃ آل عمران پ ۳، ۱۲۶۔

ترجمہ۔ اے محمدؐ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اگر تم میرا اتباع کروگے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔۔

جواب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیا ہے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت یہ ہی ہے کہ اس آنے والے کو ماننے اور انکار نہ کرے کیونکہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا سلام کہا ہے اس سے اندازہ کر لو کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کس قدر محبت ہے پس دوستو اس آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آئیگا غرضیکہ اس کی تائید میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون اللہ یصطفی من الملئکۃ ورسلا من الناس ان مل ہے اور اس امانت کو انسان نادان نے اپنے ذمہ لیا مگر اس کی حفاظت نہ کر سکا ممکن ہے کہ معترض اس جگہ کہے کہ عہد میثاق کی کس قدر آیات جس کی ہیں یہ تمام یہود و نصاریٰ کے واسطے ہیں اس لئے ہم اول تو یہ بتاتے ہیں کہ یہ قرآن شریف یہود و نصاریٰ کی کتاب نہیں بلکہ مسلمانوں کی ہے پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو مسلمانوں کا دستور العمل ہو اور اس میں احکامات ہوں یہود و نصاریٰ کے واسطے پھر قرآن شریف صاف بتا رہا ہے کہ یہ قرآن شریف صرف ان لوگوں کے واسطے ہے جو قرآن کو صادق مانتے ہیں اور متقی ہیں ھدی للمتقین پھر کس طرح یہ مانا جا سکتا ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اساطیر الاولین پہلوں کی کہانیاں سنانے کے واسطے آئے تھے ہمارے عمل کرنے کے لئے یہ قرآن شریف نہیں

(۳۶۸) الم ترکیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ الخ

(۳۶۹) ویضرب اللہ الامثال للناس لعلہم یتفکرون پ ۱۳، ۱۶۔

کیا نہ دیکھا تو نے کہ کس طرح بیان کی اللہ نے مثال بات پاکیزہ کی مانند درخت پاکیزہ کے ہے جڑ اس کی مضبوط اور شاخیں اس کی آسمان تک ہیں ..... اور بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ ان مثالوں کے ذریعہ نصیحت پکڑیں۔

(۳۷۰) وضرب اللہ مثلاً قریۃ کانت اٰمنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون

(۳۷۱) ولقد جاءھم رسول منھم فکذبوہ فاخذھم العذاب وھم ظلمون پ ۱۴ ع ۲۱

بیان کی اللہ نے مثال ایک بستی کی جو تھی امن کی حالت میں اور اطمینان یافتہ آتا تھا اس کو رزق اس کا بافراغت ہر طرف سے پھر ناشکری کی اس نے نعمت الٰہی کی پس چکھایا اس کو اللہ نے لباس بھوک اور ڈر کا بسبب اس کے کہ تھے وہ کرتے اور البتہ تحقیق آیا تھا اس کے پاس بھی پیغمبر انہی میں سے مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا اس وجہ سے ان کو عذاب الٰہی نے پکڑ لیا کیونکہ وہ ظالم تھے۔

(۳۷۲) ضرب لکم مثلا من انفسکم..... کذلک نفصل الاٰیات لقوم یعقلون

(۳۷۳) پ ۲۱ ع ۷۔

بیان کی تمہارے لئے مثال تمہیں میں سے ...... اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم آیتیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام کرتے ہیں۔

(۳۷۴) ولقد ضربنا للناس فی ھذا القراٰن من کل مثل لعلھم یتفکرون پ ۲۳ ع ۱۴

یعنی البتہ تحقیق بیان کی ہیں ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک قسم کی مثالیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

آیت ۹۵

ما ینظرون الا الساعۃ ان تاتیھم بغتۃ فقد جاء اشراطھا

سورۃ محمد ع ۲ پ ۲۶

ترجمہ۔ وہ لوگ اب کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں بجز اس کے کہ ان پر قیامت پہنچ جائے اس لئے اب قیامت کی علامت آچکی ہیں"

جواب

اس آیت کو نازل ہوئے چودہ سو سال گذر گئے ہیں کیا آپ نے بعد قیامت کتاب ختم نبوت لکھی ہے؟ یا میدان حشر میں یہ کتاب آپ نے شائع کی ؟ بندہ خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو قیامت سے پہلے مسیح اور مہدی کا آنا فرما رہے ہیں اور آپ بھی ان کے منتظر ہیں کچھ سوچ سمجھ کر

ہوش وحواس کی بات کی ہوتی۔

(۳۳) وانّه لعلم للساعة فلا تمترنّ بها واتبعون پ۲۵ ع۱۱۔

ترجمہ۔ البتہ شناخت ہے اس گھڑی کی پس البتہ مت شک لاؤ۔ تفسیر بیضاوی جلد۵ صفحہ ۲۴۹ میں لکھا ہے وان عیسیٰ علیہ السلام العلم للساعة لان حدوثہ او نزولہ من اشراط الساعة یعنی عیسیٰ علیہ السلام علم ساعة ہیں کیونکہ ان کا پیدا ہونا یا نازل ہونا قیامت کے اشراط میں سے ہے۔ اس قول سے دو باتیں معلوم ہوئیں اوّل تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کا یہ بھی قائل ہے گو نزول کا بھی ہے مگر ایک گواہی ہمیں ملتی ہے دوسری بات ساعت سے مراد حضرت عیسیٰ لے رہا ہے۔

(۳۵) اسی طرح حاشیہ قنوی علی البیضاوی تکملہ جلد۶ صفحہ ۱۵۳ میں لکھا ہے زیر آیت۔ وانہ لعلم الساعة قولہ لان حدوثہ او نزولہ من اشراط الساعة لکھا ہے پھر عنایت القاضی حاشیہ علی البیضاوی جلد۷ صفحہ ۴۴۴ لکھا ہے۔

(۳۶) قولہ لان حدوثہ ای خلقہ او ظہورہ رسالة من اشراط الساعة یعنی حدوثہ کے معنی اس کا پیدا ہونا یا اس کا رسول ہو کر آنا اور اشراط الساعة کے معنی علامات قیامت میں اوّل یہ ثابت ہوا کہ وہ رسول ہو کر آئیں گے تیسرے وہ قیامت کی نشانی ہوں گے فرمائیے مولانا کیا رائے ہے؟

آیت ۹۶

ان ھو الا ذکر للعلمین ولتعلمن نباہ بعد حین

سورة ص (پ۲۳)

ترجمہ۔ یہ تو ایک نصیحت ہے سارے جہان والوں کے لئے اور تم معلوم کر لوگے اس کا حال تھوڑی دیر پیچھے۔

جواب

تھوڑی دیر پیچھے یہ حال معلوم ہوا کہ ختم نبوت کے اولٹے معنی کر کے اور اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور اسلام قرآن وحدیث سے آپ نے ارتداد اختیار کر لیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون یہ آیت بھی ہماری تائید میں ہے نہ کہ تردید میں۔

(۳۷) وما اھلکنا من قریة الا لھا منذرون ذکریٰ وما کنا ظلمین (شعراء آیت ۲۱۰)

ہم نے کبھی کوئی شہر ہلاک نہیں کیا مگر ضرور ہلاکت سے قبل ان کے واسطے ڈرانے والا بھیجدیا یہ قانون یاد رکھنے کے قابل ہے کیونکہ ہم ظالم نہیں ہیں۔ مولانا اگر نبی آنے بند ہیں

تو اللہ تعالیٰ کیوں نسر بار ہاہے ذکری - یاد رکھو جو لوست پس معلوم ہوا کہ بنی آنیوالے تے جو اس نے یہ قانون یاد رکھنے کا حکم دیا۔

(۳۷۸) وربک یخلق مایشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ سبحن اللہ وتعالیٰ عما یشرکون (سورۃ قصص آیت ۹۶) الخیرۃ سے مقام نبوۃ مراد ہے اور یخلق ویختار صیغہ مضارع ہیں جو زمانہ حال اور استقبال پر دلالت کررہے ہیں یعنی تیرا رب بھی موجودات ہے کہ جو چاہتا ہے وہ عالم وجود میں لاتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے لوگوں کے اختیار میں الخیرۃ نہیں۔

آیت ۹۷

فانہ نزلہ علیٰ قلبک باذن اللہ مصدقا لما بین یدیہ (البقرہ پ)

ترجمہ۔ سو جبریل نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے اس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کررہا ہے اس وحی کی جو آپ سے پہلے نازل ہوچکی ہے۔

جواب

اس میں کس جگہ لکھا ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آئے گا بلکہ اس میں تو یہ لکھا ہے یہ قرآن شریف اس کی تصدیق کررہا ہے جو تجھ سے پہلے نازل ہوا ہم بھی مانتے ہیں یہ دکھا دو کہ بعد میں کوئی نازل نہیں ہوگا؟ قرآن شریف کی آیت ہے۔

(۳۷۹) والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون پ ۱ ع ۲ - میں لکھا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس رسالت اور وحی پر جو تجھ پر نازل ہوئی اور تجھ سے پہلے نازل ہوئی اور آخر میں (نازل) ہونے پر یقین رکھتے ہیں اس رکوع کو شروع سے آخر تک انسان غور کرے تو صاف معلوم ہوتا ہے اس جگہ قیامت کا ذکر نہیں بلکہ وحی کا ذکر ہے حال استقبال اور ماضی پر ایمان لانا اب ظاہر ہے کہ وحی تو جس طرح محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی اسی طرح آئندہ تشریف لانیوالے حضرت عیسیٰ کی وحی پر ایمان لانیکی خبر ارشاد فرمائی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ابن مریم پر وحی نازل ہوگی۔ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ الیٰ عیسیٰ انی قد اخرجت الی یدان لاحد الخ

مسلم شریف اب کوئی مسلمان اس کا جواب دے کہ جب حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف

لائیں گے تو ان کے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرما رہے ہیں کہ انپر وحی اللہ کی طرف سے ہوگی اب ہم پوچھتے ہیں کہ ان کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں اگر ان کی وحی سے انکار کر دینا کفر ہے تو ضرور اس آیت میں حال استقبال اور ماضی کا ذکر ہے اگر وحی کا انکار کر دینا ضروری نہیں تو تمہاری بات درست ہے نیز وحی کے متعلق علماء متقدمین کا عقیدہ رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ حضرت ابن عباس کی ایک روایت شرح صحیح بخاری میں درج ہے۔

(۸۰ سم) المحدث منهم اذا تحقق وجوده لا يحكم بما وقع له بل لابد له من عرضه على القرآن فان وافقه او وافق السنة عمل به والا ترکه وهذا وان جاز ان يقع لكنه نادر ممن يكون امره منهم مبنيا على اتباع الكتاب والسنة وتمحضت الحكمة في وجودهم وكثرتهم بعد العصر الاول في زيادة شرف هذه الامة بوجود امثالهم فيه وقد تكون الحكمة في تكثرهم مضاهات بنی اسرائیل في كثرة الانبياء فيهم فلما فات هذه الامة كثرة الانبياء فيها لكون نبيها خاتم الانبياء عوضوا بكثرة الملهمين

یعنی اگر محدث کا وجود تحقیق ہو جائے یعنی اس کا محدث ہونا ثابت ہو جائے تو وہ جو کچھ اس کو ملتا ہے (یعنی جو وحی اور الہام خدا کی طرف سے اسے ملتا ہے) اس کے مطابق حکم نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس وحی اور الہام کو قرآن شریف میں عرض کرے یعنی اگر وہ قرآن کے موافق ہے یا سنت کے مطابق تو اس پر عمل کرے گا ورنہ اسے ترک کر دے گا اور گو یہ جائز ہے کہ ایسا امر کبھی پیش آجائے کہ لیکن جن لوگوں کا کام اتباع کتاب وسنت پر مبنی ہے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقع پیش آتا ہے اور بعد پہلے زمانہ کے محدثوں کے وجود اور ان کی کثرت میں سراسر حکمت ہے تاکہ اس امت کو ان کے امثال کے وجود سے شرف حاصل ہو اور ان کی کثرت میں یہ بھی حکمت ہے کہ تا بنی اسرائیل میں نبیوں کی کثرت کے مقابلہ پر ہو چونکہ اس امت میں کثرت انبیا تو ہو نہیں سکتی اس لئے کہ نبی خاتم الانبیاء ہے اس لئے انبیاء کے عوض ان کے اندر ملہمون کی کثرت ہوتی ہے

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئی اول یہ کہ وحی اور الہام کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور جب یہ سلسلہ منقطع نہیں تو لا محالہ جس پر وحی یا الہام نازل ہو وہی نبی ہے جیسا ہم آگے انشاء اللہ ثابت کریں گے جس پر اللہ تعالیٰ غیب کی خبر نازل کرے

اور وہ اظہار علی الغیب درجہ نبی ہے دوسری بات اس سے یہ ثابت ہوئی کہ جس طرح
بنی اسرائیل میں کثرت سے نبی ہوئے اسی طرح اس امت میں علماء کو یہ مرتبہ ملا کرتا
مگر چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت مکمل ہو گئی اس لئے اب کسی صاحب شریعت
نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی دوسری حدیث فتح الباری باب رؤیاء صالحہ میں امام قرطبی
کا یہ قول بھی درج ہے وقال القرطبی المسلم الصادق الصالح ھو الذی یناسب
حاله حال الانبیاء فاکرم بنوع مما اکرم به الانبیاء وھو الاطلاع علی الغیب
کہ راست باز اور صالح مسلم وہ ہوتا ہے جس کا حال انبیاء کے حال
کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے پس اس کا اسی قسم سے اکرام کیا جاتا ہے جس قسم سے
انبیاء کا اور وہ اکرام اطلاع علم الغیب ہے یعنی چونکہ اس کو بنا (خبر) ملتی ہے اس
لئے وہ نبی کہلاتا ہے۔

(نوٹ) یاد رہے کہ تشریعی نبوت کے اجراء کے ہم بھی قائل نہیں جس نبوت
کے جاری رہنے کے متعلق ہمارا اعتقاد ہے اور قرآن پاک نے اس کی طرف رہبری
کی وہ رسول پاک کی پیروی اور غلامی حاصل ہونیوالی نبوت ہے۔

عوام لفظ وحی کو نہایت اہم سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وحی سوائے صاحب
شریعت نبی کے اور کسی پر نہیں ہوتی حالانکہ وحی کا لفظ قرآن شریف کی اصطلاح
میں ایک معمولی لفظ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ زمین کی متعلق فرماتا ہے۔

(۳۸۱) بان ربك اوحی لها یعنی زمین کو وحی کی گئی اب کوئی صاحب غور کریں
کیا زمین صاحب شریعت نبی ہے؟ پھر دوسری جگہ فرمایا۔

(۳۸۲) و اوحی فی کل سماء امرھا یعنی پھر ایک آسمان پر اس کا امر کی وحی کی گئی پھر فرمایا
(۳۸۳) اذ یوحی ربك الی الملٰئكة انی معكم پھر ارشاد فرمایا کہ ہم نے عورت کو وحی کی
(۳۸۴) و اوحینا الی ام موسیٰ سورۃ قصص کیا حضرت موسیٰ کی والدہ صاحبہ صاحب
شریعت نبی تھیں؟ اسی طرح حضرت مریم صدیقہ کو وحی ہوئی حدیث سے بڑھ کر یہ ہے کہ
(۳۸۵) یوحی الی النحل کہ شہد کی مکھی کو ہم نے وحی کی پھر حواریوں کے
متعلق ارشاد ہے۔

(۳۸۶) و اذ اوحیت الی الحواریین اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے بات
کرتا ہے اس کو وحی کہتے ہیں جیسا کہ فرمایا۔

(۳۸۷) ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب یعنی کسی بشر کے لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوائے اس کے کہ وحی (اشارہ) کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے پس معلوم ہوا کہ وحی کوئی ایسا خاص لفظ نہیں جو انبیاء علیہ السلام کے واسطے مخصوص ہو ہاں یہ ضروری بات معلوم ہوتی ہے کہ بنا بر وحی کے ساتھ ہم نبی کی بھی تعریف کر دیں۔

نبی کی تعریف

(۳۸۸) انبیاء خبر ذو فائدۃ عظیمۃ یحصل بہ علم و حق الخبر الذی یقال فیہ نباء ان یتعری عن الکذب کالتواتر ولنبی لکونہ منباء بما تسکن الیہ العقول الزکیۃ

امام راغب اصفہانی اپنی لغت میں لکھتے ہیں کہ نبی نبا سے مشتق ہے نبا اس خبر کو کہتے ہیں جس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہو جس سے علم حاصل ہو اور وہ سچی بات ہو کسی زمانہ میں بھی اس کا بطلان یا تردید نہ ہو سکے اور اس میں اس قدر وسعت ہو کہ سینکڑوں اور ہزاروں سال پہلے اور بعد کی خبریں اس میں موجود ہوں دوم علم کلام کی رو سے۔

(۳۸۹) النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ (القول المجید)

یعنی نبی ایک وہ عظیم الشان انسان ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ مبعوث کرے تاکہ وہ وحی الٰہی کو جو اس پر نازل ہوئی مخلوق تک پہنچا دے، غالباً یہ تعریف قرآن شریف کی آیت

(۳۹۰) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ اور۔

(۳۹۱) بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ سے استدلال کی گئی ہے یعنی کہہ دے میں تمہاری طرح انسان ہوں اور ہاں مجھ پر وحی خدا نازل ہوتی ہے اور جو وحی خدا کی طرف سے تمکو ہوتی ہے اس کو مخلوق تک پہنچا دو اگر ایسا نہ کرو گے تو تم نے اس کی رسالت کو پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا۔

سوئم۔ اشاعرہ کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے۔

(۳۹۲) من قال لہ اللہ ارسلناک او بلغہم ونحوہ من الالفاظ ولا یشترط فیہ شرط

(۳۹۳) اللہ یختص برحمتہ من یشاء من عبادہ یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ کہہ دے کہ میں نے تجکو مخلوق کی طرف رسول کیا یا یہ کہ ان کو میری طرف سے

پیغام پہنچادو یا اسی طرح اور کوئی الفاظ ہوں اور اس میں کوئی شرط یا استعداد نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے جسکو چاہے بندوں میں سے منتخب کرے
چہارم - امام رازی کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے -
(۳۹۴) النبی انسان موصوف بالرسالۃ معناہ کونہ کاملاً فی القوۃ النظریۃ والعملیۃ قادراً علی معالجۃ الناقصین فی ھاتین القوتین (مطالب عالیہ امام رازی)
یعنی نبی وہ انسان ہوتا ہے جس کو رسالت سے متصف کیا جاتا ہے یعنی وہ قوت نظری اور قوت عمل میں کامل ہوتا ہے اور ناقصوں کو کامل کر سکتا ہے -
پنجم - شرح عقائد نسفی کی شرح نبزاس کے صفحہ ۵۱۴ میں لکھا ہے -
(۳۹۵) النبی من ینباء ای یخبر والرسول من یبلغ یعنی نبی وہ ہے جو خدا کی طرف سے خبر دیتا ہے اور رسول وہ ہے جو لوگوں تک خدا کی باتوں کو پہنچاتا ہے -
ششم - شرح مواقف میں لکھا ہے -
(۳۹۶) النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ وکذا الرسول یعنی نبی اس انسان کو کہتے ہیں جسے خدا اپنا یقین لوگوں تک پہنچانے کے لئے مبعوث کرے اور ایسا ہی رسول - گویا رسول اور نبی ان کے نزدیک ایک ہی معنی ہیں اور قرآن شریف سے بھی یہ ہی ثابت ہوتا ہے
ہفتم - فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے کہ -
(۳۹۷) اعلم ان النبوۃ خطاب اللہ تعالیٰ وکلام اللہ تعالیٰ یعنی نبوت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو خطاب کرے اور کلام کرے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ پر لکھا ہے کہ لیست النبوۃ بامر زائد علی الاخبار الالٰھی یعنی نبوت کے معنی خدا تعالیٰ کا خبر دینا ہے اور نبوت کے معنی اس سے زائد نہیں -
ہشتم - فتوحات مکیہ جلد ۱ صفحہ ۵۷۰ میں لکھا ہے -
(۳۹۸) ان التشریع فی النبوۃ امر عارض کہ شریعت لانا نبوت میں ایک عارضی بات ہے اس کی حقیقت میں داخل نہیں -
نہم - قرآن شریف میں نبی کی تعریف یہ ہے کہ -
(۳۹۹) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ علی من یشاء یعنی اللہ تعالیٰ کے یہ شایان شان نہیں کہ تم عامۃ الناس کو مطلع علی الغیب کرے بلکہ خدائے تعالیٰ مطلع علی الغیب کرنے کے واسطے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے

منتخب کرتا ہے۔

(۱۰۰) فہم عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے پس عامتہ الناس میں اظہار غیب کوئی حاصل نہیں کر سکتا مگر وہی شخص جسکو اللہ تعالیٰ اس غرض کے واسطے منتخب فرمائے مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی غالباً اسی آیت کو مدنظر رکھکر یہ رباعی فرمائی ہے ؎

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار — گر کسے گوید کہ من دانم از باور مدار

مصطفےٰ ہرگز نہ گفتی تا نہ گفتی جبرئیل — جبرئیلش ہم نہ گفتی تا نگفتی کردگار ....

تلک عشرۃ ”کاملہ“۔

پس اب آیت والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک سے صاف ظاہر ہو گیا کہ انسان اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا ہے تا وقتیکہ حال استقبال اور ماضی کی وحی پر ایمان نہ لائے اور جب ان تینوں زمانوں کی وحی پر ایمان لائے گا تو لامحالہ نبی کا آنا ثابت ہو گیا اور نبی کے آنیکا منکر کافر ثابت ہوا اس کی تائید میں قرآن شریف کی یہ آیت ہم پیش کرتے ہیں۔

(۱۰۱) ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذلک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب

پ ۲۴ ع ۹۔

ترجمہ۔ یعنی اس (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے حضرت یوسف نبی ہو کر آئے تھے تو تم اس وقت بھی شک میں ہی گرفتار رہے مگر ان کے فوت ہو جانے کے بعد تم کہنے لگے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا یہی تو باتیں ہیں جن سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم یہ عقیدہ رکھے اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ فرماتا ہے اسی واسطے امت محمدیہ کے واسطے یہ شرط ایمان کی شعر الذین میں مقرر کر دی۔

(۱۰۲) والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون

(۱۰۳) اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون یعنی جو تینوں زمانہ کی وحی پر ایمان لائیں گے وہ لوگ وہ ہیں جو ہدایت یافتہ اور اپنے رب کے حضور مظفر و منصور ہونے والے ہیں اور۔

(۱۰۴) ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ؏

تحقیق وہ لوگ جو ان تینوں زمانہ کی وحی کا انکار کرتے ہیں مثلاً آریہ جنکا عقیدہ ہے
کہ وید سے پہلے کوئی وحی نہیں تھی اور بعد میں بھی کوئی نہیں ہوگی گویا یہ لوگ بعد اور
قبل کی وحی سے منکر ہیں اور عیسائی اور یہود بعد کی وحی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
کے منکر ہیں اور ہم میں سے بعض مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی وحی کے
منکر ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ اس سے آگے فرماتا ہے کہ۔

(۵ نمبر) ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرھم لا یومنون
یعنی یہ جو لوگ ہیں جن میں سے بعض تو قبل کی وحی کے منکر ہیں اور بعض بعد کی وحی
کے منکر ہیں ان کو عذاب دوزخ سے ڈرانا اور نہ ڈرانا مساوی ہے یہ ہرگز اس پر
ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ۔

(۶ نمبر) ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم
جو سعید روح رکھتا ہے وہ شروع سے قرآن شریف پر جب خالی الذہن ہو کر غور
کرے گا تو اس کو معلوم ہوگا الحمد جو روزانہ ہم سر تبہ پڑھا کرتے ہیں اور اس میں
کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے کہ تم ہم سے۔

(۷ نمبر) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم مانگا کرو یعنی ہمیں اس راستہ پر
پر چلا جنپر تو نے انعام کیا اب جنپر انعام ہوا وہ کون لوگ ہیں جن کو بھی اللہ تعالیٰ
خود ہی بتا رہا ہے کہ انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
یعنی جنپر انعام ہوا وہ نبی صدیق شہید صالح لوگ ہیں اب ظاہر ہے ان نبی صدیق وغیرہ
پر جو اللہ تعالیٰ کا جو انعام ہوا وہ زر و جواہر نہ تھے بلکہ یہی مکالمہ مخاطبہ تھا جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے۔

(۸ نمبر) واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم
انبیاء وجعلکم ملوکا (سورۃ مائدہ)

الحمد شریف کے بعد جو عبارت آگے ہے وہ یہ ہے۔

(۹ نمبر) الم ذلک الکتب لاریب فیہ میں اللہ خوب جانتا ہوں کہ اس کتاب
میں کوئی شک شبہ نہیں اس امر میں کہ یہ میری نازل کردہ کتاب ہے ھدی للمتقین
اور یہ متقی لوگوں کے واسطے ہدایت ہے الذین یومنون بالغیب وہ لوگ غیب
پر ایمان لاتے ہیں (نبی کی تعریف) میں لیظہرہ علی الغیب آپ کو بتا چکے ہیں مگر تاہم اس

ے آگے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وہ غیب کیا چیز ہے۔

(۱۰ الم) یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون وغیرہ
غرضیکہ انسان لکیر کا فقیر نہ ہو اور ضد اور ہٹ دھرمی سے نہ گھیرا ہوا ہو تحقیق حق
اور خدا کا خوف مدنظر رکھ کر انسان غور کرے گا تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ان
آیات کے یہی معنی ہیں پھر اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں بار بار دیگر
انبیاء کی تکذیب کا ذکر کس لئے اللہ تعالیٰ کرکے بتاتا ہے کہ ہم نے یہ مثالیں اس لئے
پیش کی ہیں تاکہ ان واقعات اور حالات کو معلوم کرکے ان کی روش نہ اختیار کرو اسی
واسطے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جب معہ ان کے اہل وعیال کے جنت سے نکالا
تو یہ ان کو اور ان کے اہل وعیال کو وصیت کر دی۔

(۱۱ الم) قلنا اھبطوا منھا جمیعا ہم نے کہا کہ تم سب نکل جاؤ مگر یہ یاد رکھو

(۱۲ الم) فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون پ ۱ ع ۴
میری طرف سے تمہارے پاس یہ ہدایت آتی رہے گی تم میں سے جو کوئی اس ہدایت
کی پیروی کرے گا اس کو کوئی غم وحزن نہ ہوگا اور جو کوئی۔

(۱۳ الم) والذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب النار ھم فیھا خالدون اور جو لوگ
اس ہدایت کو جھٹلائیں گے اور اس کا انکار کریں گے ان کے واسطے جہنم ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ ؎

او نبی وقت خویش است اے مرید
تا از و نور نبی آید پدید ....

دیکھئے کس قدر صاف الفاظ میں نبی وقت اپنے استاد کو فرمایا ہے۔ پھر اسی طرح
اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ؎

اے سراتو مصطفیٰ من چوں عمر
از برائے خدمت بندم کمر

دیکھا جناب نہ صرف اپنے استاد کو نبی وقت کہا بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ میرے مصطفیٰ
ہیں اور میں عمر کے مانند ہوں اس لئے میں نے اس خدمت کے واسطے کمر باندھی ہے
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا روم اس آپ کے عقیدہ کے مخالف اور ہمارے
مؤید ہیں جانتے ہو کون ہیں مولانا روم جن کی نسبت حضرت بو علی شاہ قلندر فرماتے ہیں کہ

وصف چہ گویم از آں عالی جناب
نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

اور ان کی مثنوی کی نسبت فرماتے ہیں کہ ؎

مثنوی مولوی معنوی
ہست قرآں در زبان پہلوی

پھر دیکھئے اس نبوت کے متعلق حضرت مولانا روم کا بھی یہ عقیدہ نہیں بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

(۴ الم) واذا اقتضت الحکمۃ الالٰھیۃ ان یبعث الی الخلق واحد من المفہمین فیجعلہ سببا لخروج الناس من الظلمٰت الی النور فھذا ھو الذی معنی النبی (حجۃ اللہ البالغہ)

یعنی جب حکمت الٰہی اس بات کی مقتضی ہوتی ہے کہ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے تو مفہمین میں سے ایک شخص کو خلقت کی طرف مبعوث کرتا ہے اور یہی نبی ہوتا ہے پھر مذکورہ عبارت کے آگے تحریر فرماتے ہیں کہ۔

تب بعض اسباب علوی وسفلی کے جمع ہو جانے کے بعد لطف الٰہی کا اقتضا ہوتا ہے کہ کسی قوم میں سے نہایت ہی پاکیزہ فطرت شخص کو وحی کرے کہ وہ لوگوں کو حق کی طرف رہنمائی کرے اور راہ راست کی طرف ان کو بلائے اس لئے نبی کا حال رہبری کے بارہ میں ایسا ہوتا ہے جیسے کسی مالک کے غلام بیمار ہو جائیں اور وہ مالک اپنے خواص میں سے کسی کو حکم دے کہ ان کو دوا پلا دے...... لیکن کمال لطف یہ چاہتا ہے کہ پہلے ان کو بتا دے کہ وہ بیمار ہیں اور یہ ان کی دوا ہے اور کچھ امور خارق عادت بھی ان کو دکھاتا ہے کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے (پس وہ اپنے معجزات اور قبولیت دعا) اور دوسری باتیں (یعنی پیشگوئیاں یا بشارات وانذار) مگر ایسے امور جو اصل نبوت سے خارج ہیں اور اکثر حالات میں اس کے لازم ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے گو اس کو خارج از نبوت فرمایا ہے مگر قرآن شریف فرماتا ہے

(۵ الم) وما نرسل المبشرین ومنذرین یعنی نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو مگر بشارت دینے والے اور ڈرانے والے وہ ہوتے ہیں اس سے روز روشن کی طرح یہ ثابت ہو گیا کہ جب کبھی ضرورت محسوس کرتا ہے اللہ ضرور کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے اپنی تازہ بتازہ

وحی الہام اور مکاشفات کے ذریعہ مردہ روحوں کے دلوں میں تازہ بشارات سے زندگی بخشتا ہے۔

حضرت فریدالدین عطار نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء باب ۸۵ میں حضرت ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول درج کیا ہے جو آپ کے ملاحظہ کے واسطے درج کرتا ہوں لکھتے ہیں

اگر کوئی کہے کہ اولیاء کو نبوت میں سے کس طرح حصہ مل سکتا ہے
تو ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی
اور عمدہ خواب خلقی نبوت چھیالیسوں حصوں میں سے ایک حصہ ہے
یہ بھی فرمایا جذبہ پیغمبری کا جزو ہے۔ جو شخص حرام کا ایک لقمہ
اس کے مالک کو واپس کر دے تو نبوت سے ایک درجہ پا دے۔

بغیر وحی کے نہ صرف سنی علماء قایل ہیں بلکہ شیعہ علماء بھی قایل ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کلمات طیبات صفحہ ۲۲۹ مکتوب دوازدھم میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مذہب شیعہ مبنی است بر آنکہ بعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ہر وقت امامے پیدا میشود کہ مفروض الطاعۃ و معصوم و موحی الیہ باشد برو ایمان فرض است"

اسی طرح حضرت مولوی محمد اسمعیل شہید اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۳۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقبولان الٰہی کے لئے وحی کا ہونا تسلیم کرتے ہیں چنانچہ ان کی اصل عبارت یہ ہے کہ۔

در ہمیں الہام کہ بانبیاء اللہ ثابت است آنرا وحی گویند و اگر بغیر ایشان ثابت است میشود اورا تحدیث گویند و گاہے در کتاب اللہ مطلق الہام را خواہ بانبیاء اللہ ثابت است خواہ باولیاء اللہ وحی نامند" اس سے ثابت ہے کہ قرآن مجید کی رو سے الہام کو خواہ الہام انبیاء ہو یا الہام اولیاء ہو اس کو وحی کہتے ہیں اور امت محمدیہ میں تمام جمہور کے نزدیک الہام کا ہونا مسلم ہے چنانچہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم کے صفحہ ۶۰ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ۔

"جان لو کہ صاحب دل لوگوں پر آسمان و زمین کے اسرار کھولے جاتے ہیں کبھی الہام کے ذریعہ اور کبھی خواب میں ہوتے ہیں اور نبوت کے مدارج یہ درجہ بہت بلند ہے پس تو اس بات سے بچ کہ اس بات کا حصہ نہ سمجھنے سے انکار کر دے۔

اسی طرح مولوی محمد اسمعیل شہید نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں بھی اس بات کو اسی رنگ میں اسی طرح تسلیم کیا ہے۔

(۱۶ ۱ھ) پھر حضرت امام ابن حزم اپنی کتاب ملل و نحل میں تحریر فرماتے ہیں۔
نعم ان النبوۃ فی الامکان وھی بعثۃ قوم قد خصھم اللہ تعالیٰ بالفضیلۃ لا بالعلۃ الا انہ شاء ذلک فعلمھم اللہ العلم بدون تعلم ولا تنقل فی مراتبہ ولا طلب لہ ومن ھذا الباب ما یراہ احدنا فی الرویا فیخرج صحیحا

یعنی پس یہ صحیح ہے کہ نبوت امکان میں ہے اور نبوت ایک گروہ کا مبعوث کرنا ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے فضیلت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے نہ کسی وجہ سے بلکہ وہ خود ایسا چاہتا ہے سو اللہ تعالیٰ ان کو علم سکھاتا ہے بغیر تعلیم حاصل کئے اور بغیر درجہ بدرجہ ترقی کریں گے اور بغیر جستجو کے اور اسی قسم میں وہ رویا ہے جو ہم میں سے ایک دیکھتا ہے اور وہ سچ ہو جاتی ہے ۔"

حضرت امام ابن حزم کے اس قول سے یہ بات نکلی کہ نبوت وہ چیز ہے جو بغیر سیکھے اور بغیر مانگے اور بغیر تلاش کے ملتی ہے اور وہ جاری ہے فلاصہ مطلب یہ ہے کہ وحی جاری اور جس کو وحی آئے وہ نبی ہے اور نبی بلحاظ اصطلاح لغات کے ایک معمولی لفظ ہے یعنی جسکو اللہ تعالیٰ غیب کی خبر دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث بخاری پارہ ۲۸ میں کتاب تعبیر الرویا
قال الرویا الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ
یعنی فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھے آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس حدیث کو سامنے رکھکر ایک منطقی یہ کہہ سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل نبی کو ۴۶ نمبر سرحست فرمائے اب جس مومن کو ایک خواب سچا آجائے تو وہ ایک نمبر کا نبی ہے تمام درجہ کا ہے مگر نبی ضرور ہے کیونکہ نبی وہ ہے جسکو نبا مل جائے پس جسکو ایک نبا دسچا خواب ملے وہ ایک درجہ کا نبی ہے اور جسکو دو سچے خواب آئے وہ درجہ کا اور جسکو ۴۶ آئے وہ لشتمہ نبی ہے اور کسی نہ کسی درجہ کا نبی ہے اس لئے
نبی کے نام سے عوام جسقدر چڑتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو ابو جہل ابو لہب فرعون ہامان نمرود اور ابلیس کے بروز ہیں جو حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں جو کہ ولقد جائکم یوسف من قبل والی آیت کے قائل نہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اس لئے اس نعمت سے انکار کرنا ہی تو کفران نعمت ہے اسی کو کافر کہا جاتا ہے

اور ایسے لوگوں کے حالات اللہ تعالیٰ نے بار بار بیان فرمائے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ان کٹ ملانوں نے قرآن شریف پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے یہ لوگ اسلام کی صحیح تعلیم سے دور پڑے ہوئے ہیں جیسا کہ فرمایا۔

(۷ الم) افلا یتدبرون القرآن بل طبع اللہ علی قلوب اقفالہا یعنی چونکہ قرآن پر انہوں نے غور و فکر کرنا چھوڑ دیا اس لئے ان کے دلوں پر قفل لگا دئیے ہیں اگر یہ اس امر پر غور کرتے کہ نبوت کیا چیز ہے نبی کیوں آتے ہیں نبوت نعمت ہے یا لعنت تو ان کو اتنا بڑا دھوکہ نہ لگتا۔ حالانکہ ہزاروں میں سے ایک دو ایسے انسان ہوں گے جن کو ایک آدھ کبھی سچا خواب نہ آیا ہو اور ان خوابوں کے ذریعہ ہی انسان خدا کی جستجو میں لگتا ہے کہ وہ کون سی طاقت ہے جس نے قبل از وقت اس واقعہ سے مجھے اطلاع دی اسی سے خدا کی چہرہ نمائی ہوتی ہے اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت الموجود ہو کر دیتا ہے اور۔ عن عائشۃ انہا قالت اول ما بدئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم بخاری ج۲ کتاب تعبیر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وحی کی ابتدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سوتے میں خوابوں سے شروع ہوئی جب سرورِ کائنات مفخر موجودات کی ابتداء نبوت خواب سے ہوئی کیونکہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وحی کی ابتدا خواب سے ہوئی اور وحی کہتے ہیں بنا الغیب کی خبر کو بس نبوت کی ابتدا خواب سے ہوئی اب اگر یہ لوگ غور کرتے کہ ہم روزانہ خواب دیکھتے ہیں اور خواب ہی نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے حضرت ابراہیم کا قول اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے :-

(۸ الم) یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ الی قولہ المحسنین کہا اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ حضرت اسمعیل راضی ہو گئے اور حضرت ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام ان کو ذبح کرنے لگے۔ اسلام کے بڑے ارکانوں میں آذان کی بھی ابتداء خواب سے ہی ہوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب سے ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے خواب سے اسی طرح جس قدر پیشگوئیاں تاریخ اسلام اور کتب اسلام احادیث وغیرہ میں اور اناجیل توریت میں پائی جاتی ہیں وہ سب خواب کی بنا پر ہیں مثلاً مہدی مسیح دابۃ الارض یاجوج ماجوج دجال قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیوں کے حامل

ہونیکی خبریں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر نے سُنی ہوئی تھیں جو حضرت عمر حضرت رسول کریم کی وفات پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابھی فوت نہیں ہوئے کیونکہ ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب خزانوں کی کنجیوں والا وغیرہ پورا نہیں ہوئے اسی خواب کی بنا پر حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو کہا تھا یہ خواب کسی کو مت سنانا جس کا قصہ سورہ یوسف میں موجود ہے غرضیکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ خواب اور وحی ایک بات ہے اور اس کا سلسلہ جاری ہے اور جب وحی کا سلسلہ جاری ہے تو انبیاء کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

آیت ۹۸

ولما جاءهم رسول مصدق لما معهم — البقر

ترجمہ۔ اور جب آیا ان کے پاس رسول محمد اللہ کی طرف سے جو اس وحی کی تصدیق کرتا ہے جو اس کتاب کے ساتھ تھی۔

یعنی توریت وانجیل) ۱۱

جواب

یہ بھی پہلی آیت کی طرح ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اسی طرح چھٹے پارہ کے ساتویں رکوع میں ارشاد فرمایا ہے۔

(۱۹م) ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل

(۲۰م) وامنتم برسلی اور البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے عہد لیا بنی اسرائیل سے کہ..... ایمان لانا تم پیغمبر وں پر اور مدد کرنا اور قرض دینا اللہ کو۔

(۲۱م) فبما نقضهم میثاقهم لعنهم — پس چونکہ انہوں نے اپنے عہد کو توڑ دیا اس لئے ان پر لعنت ہوئی۔

(۲۲م) ومن الذین قالوا انا نصاری اخذنا میثاقهم فنسوا حظا

یعنی جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا مگر وہ بھی بھول گئے اس عہد کو — قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب

(۲۳م)

تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا جو بیان کرتا ہے اس چیز سے کہ جو تم چھپاتے ہو۔ پھر چھٹے پارہ کے چودھویں رکوع میں فرمایا۔

(۲۴م) لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل و ارسلنا الیهم رسلا کلما جاءهم

رسول بما لا تھوی انفسھم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون

تحقیق ہم نے لیا عہد بنی اسرائیل سے اور بھیجے ہم نے رسول ان کی طرف جب آتے ان کے پاس رسول ساتھ اس چیز کے کہ وہ نہیں چاہتے تھے تو ایک گروہ کی انہوں نے تکذیب کی اور ایک گروہ کے قتل کے درپے ہو گیا

آیت ۹۹

وھو الحق مصدقا لما معھم (سورۃ البقرہ پ۱)

ترجمہ - قرآن مجید حق ہے اور اس وحی کی تصدیق کرنیوالا (مسیح موعود مولف) جو اہل کتاب کے ساتھ تھی یعنی توریت و انجیل

جواب

اس کے ترجمہ کو بریکٹ میں دیدیا یہ وہی نعمت ہے جس کا ذکر سورہ مائدہ میں بھی موجود ہے چنانچہ فرمایا۔

(۲۵م) ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا واتقوا اللہ (۲۶م) یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین لشھداء .... والذین کفروا وکذبوا بایتنا (۲۷م) یا ایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ...

ترجمہ - اور تمام کی نعمت اپنی اوپر تمہارے (آگے بتایا کہ وہ کونسی نعمت ہے) اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے اور عہد اس کا جو قول لیا ہے تمہارے ساتھ اس کے (یہ وہی میثاق النبیین والے عہد والی نعمت ہے اور یہ کب عہد لیا اس کا ذکر پہلے سپارہ میں موجود ہے

(۲۸م) فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای

یعنی حضرت آدم سے یہ عہد لیا تھا کہ جب کبھی تمہارے پاس ہماری ہدایت آئے اس کو مان لینا) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے عہد کے - اور جو لوگ انکار کریں گے (ہمارے نبیوں کا) اور جھٹلائیں گے ہمارے نبیوں کو ان کو دوزخ کی سزا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت قصد کیا ایک قوم نے تاکہ دراز کریں طرف تمہاری ہاتھ پس بند کئے ہاتھ ان کے تم سے - اس رکوع کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ تمام نعمتوں کے وعدہ ان لوگوں کے واسطے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے نہ کہ بنی اسرائیل یا اور کسی قوم کے واسطے ہیں جس پر تدبر کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ آیت نبیوں کی بندش نہیں کرتی بلکہ یہ ہی اجرائے نبوت پر زبردست دلیل ہے -

(۲۹ ہم) وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءہم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا پ ۱۵ ع ۱۰"

ترجمہ - کسی بات نے نہیں روکا لوگوں کو یہ کہ ایمان لاویں جب وقت کہ آئی ان کے پاس ہدایت سوائے اس کے یہ کہا انہوں نے کیا بھیجا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر یہ آیت اس آیت کی تفسیر بھی ہے جو حضرت آدم کو سب سے پہلے وصیت کی گئی تھی کہ

یعنی جب تمہارے پاس ہدایت آئے اس کو فوراً مان لینا

آیت ۱۰۰

والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات واٰمنوا بما نزل علیٰ محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیئاتھم واصلح بالھم (سورۃ محمد پ ۲۶)

ترجمہ - اور وہ ایمان والے جنہوں نے عمل صالح کئے اور ایمان لائے اس وحی پر جو محمد پر نازل کی گئی ہے اور وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور ان کا حال درست کر دے گا"

جواب

اس آیت کے ایک ایک نقطہ پر ہمارا ایمان ہے اور نہ صرف اس آیت پر بلکہ جو آیات آپنے لکھی ہیں ان سب پر اور تمام قرآن شریف پر مگر اس کا ایک لفظ بھی یہ بات ثابت نہیں کر رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کبھی وحی آئے گی نہ کوئی نبی اور رسول ورنہ صرف ایک یا آیت بلکہ پوری سو کی سو آیت آپ نے غیر متعلق لکھکر مطبع مجتبائی کو جبکہ آپ کے علماء نے قبرستان میں دفن ہونے سے روک دیا تھا اس کے مطبع کو چھپائی کا فائدہ پہنچایا اور اسی طرح کاتب کو اور اسی طرح ولایتی کاغذ لگا کر اور اپنا وقت خراب کر کے بیجا اسراف کیا جس سے

(۳۰ ہم) ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین شیطان کے بھائی بن نے اور لوگوں کو (خصوصاً جہلا کو) شیطان کی طرح بہکا کر خود ہی شیطان بنے

اب وہ دوسری اور تیسری کتاب جس کو اس کتاب کے اخیر میں نام لکھا ہے شائع نہ کرنا اور اگر تم نے شائع کی تو انشاء اللہ دو" فروخت نہ ہوگی کیونکہ تمہاری مکاری اور فریب انشاء اللہ اس کتاب کے شائع ہونے سے عوام پر بخوبی روشن ہو جائیگا کیونکہ پانچسو کتاب بفضلہ تعالیٰ ہم نے مشہور نامبر یالیں میں مفت ارسال کی ہیں تاکہ لوگ اس صریح گمراہی سے نجات حاصل کر سکیں۔

(۳۱ ہم) یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون پ ۲۸ ع ۹"

ترجمہ۔ ارادہ کرتے ہیں یہ بجھادیں نور اللہ کا قبول نہ کیا اللہ مگر یہ کہ تم نور ہ
پورا کرے نور اپنے کو اگرچہ ناگوار گذرے انکار کرنے والوں کو۔ اس زمانہ میں شدھی
سنگٹھن اور عیسائی لوگوں نے اسلام پر اعتراض کرنے شروع کئے اور ارادہ کیا کہ نور
اسلام کو بجھادیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نور قادیان میں مبعوث کیا اور اس نے ان سب
کی بیخ و بن اکھاڑ دی یتم نورہ ویتم نعمتہ جس جس جگہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے ہر جگہ
نبی مبعوث کرنے کے واسطے فرمایا بس تجھ ہر جگہ اس لفظ کے معنی ہوں گے وہی اس جگہ
کرنے چاہئیں اس آیت کے آگے فرمایا۔

(۳۲لم) هوالذی رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کلہ امنوا
ان کثیر من الاحبار والرهبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله
ترجمہ۔ وہ ہے جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تو غالب
کریں اس کو سب کے دین پر اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالم اور درویشوں
میں سے البتہ کہا جاتے ہیں ہاں اس جگہ یا بنی اسرائیل نہیں کہا بلکہ یاایہا الذین امنوا کہکر
بتادیا کہ یہ سلسلہ خاص مسلمانوں کے لئے ہے پھر ایک آخری آیت اور سن لیجئے جو
اسلام کا خلاصہ اور نچوڑ ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لاتبدیل لخلق
اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لایعلمون

یعنی دین اسلام خدا کی بنائی ہوئی فطرت ہے جسپر اس نے تمام انسانوں کو بنایا اس
میں کسیکو خبر نہیں اور خدا کی بنائی ہوئی فطرت میں کسی قسم کی رد و بدل کا امکان
نہیں یہی صحیح اسلوب عمل اور صراط المستقیم ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم
نہیں رکھتے۔ اب غور طلب ہے کہ جب دین اسلام فطرت ہے تو پھر کیا وجہ ہے جو نبیا
کا آنا بند ہو گیا جانوروں کا پیدا ہونا درختوں کا پیدا ہونا بارش کا ہونا ہوا کا چلنا
دریا کا بہنا سورج چاند کا نکلنا دن رات کا پیدا ہونا یہ سب فطرت ہے تو کیا کوئی
بتا سکتا ہے کہ پہلے کیکر کے درخت میں سیب نکلا کرتے تھے اور اب کانٹے اور کیکر
میں پہلی پیدا ہونے لگی سیب کیکر میں لگنے بند ہو گئے یا پہلے اونٹنی کے پیٹ سے بچہ
پیدا ہوا کرتا تھا اب اس کا سلسلہ بند ہو گیا اگر ابتدائے آفرینش سے اس وقت
تک کسی چیز میں تبدیلی نہیں ہوئی تو ضروری ماننا پڑے گا کہ نبی کا نہ آنا۔ پھر کیا وجہ
ہے کہ ہم یہ کہدیں اور یہ عقیدہ مقرر کرلیں کہ باقی فطرت اللہ تو بدستور جاری ہے

صرف انبیاء گزشتہ کا آنا بند ہوگا اب ہم پہلی آیت پر بحث کرتے ہیں یریدون لیطفئوا نور اللہ اوّل تو اس آیت میں یہ معلوم ہوا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب زبانی جمع خرچ یا اعتراضات کر کے اسلام کو مٹانا چاہیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ ایک نبی مبعوث کرے گا اور وہ نبی مبعوث ہو کر تمام دینوں پر اسلام کو غالب کر دے گا چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جس قدر اسلام کی تکمیل کی ہے اور عیسائی سوسائٹی آریہ دہریہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں اور کسی نے نہیں کیا اور مسیح موعود کا سب سے بڑا دشمن محمد حسین بٹالوی اس امر کا اعتراف کر چکا ہے پس اس جری اللہ نے تمام دینوں پر اسلام کو غالب کر دیا لندن امریکہ افریقہ جرمنی ارجنٹائن فرانس چین غرضیکہ دنیا بھر میں اسلام کو غالب کر دیا اور اسقدر عظیم الشان لٹریچر پیدا کر دیا کہ تیرہ سو سال میں اس کی مثال تلاش کرنے میں دنیا عاجز ہے پھر یہ بھی بتا دیا کہ یایہا الذین امنوا اس جگہ صرف مسلمان مخاطب ہیں بنی اسرائیل یا دیگر اقوام مراد نہیں ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ یہ کس زمانہ میں ہوگا جبکہ مولوی ملانے پیر فقیر درویش لوگوں کے مال کھانے کا پیشہ اختیار کر لیں گے اس وقت دین اسلام تمام مذاہب پر غالب ہوگا اور خود مسلمان اس نبی اللہ کی مخالفت کریں گے اس تمہید کے بعد اب ہم پوری آیت پیش کرتے ہیں۔

(۳۳۳) ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالہم

(۳۳۴) والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربہم کفر عنہم سیاتہم واصلح بالہم

(۳۳۵) ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل وان الذین امنوا اتبعوا الحق من ربہم کذلک یضرب اللہ للناس امثالہم

پ۲۶ ع۵، ۶ -

ترجمہ - جن لوگوں نے انکار کیا اور روکا راہ خدا سے ضائع کر دے اللہ نے ان کے عمل اور جو لوگ ایمان لائے اس پر جو اتارا گیا محمد پر اور وہ حق ہے ان کے رب سے دور کیں ان سے برائیاں ان کی اور سنوار احال ان کا یہ اس لئے کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے پیروی کی انہوں نے باطل کی اور یہ کہ جو لوگ ایمان لائے پیروی کی انہوں نے حق کی رب اپنے سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کے لئے مثالیں ان کی یہ واقعات ہیں

کہ جن لوگوں نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود کی مخالفت کی ان کے تمام عملی نتائج ہوچکے ہیں اب نہ ان کا علم کام آتا ہے نہ ان کی لیاقت کام آتی ہے نہ ان کی عقل اور تجربہ کام کرتی ہے جس قدر تیر چلاتے ہیں ناکامی ہی ناکامی ان کو ملتی ہے مثال کے طور پر خلافت کی تحریک کو لیلو کہ انہیں کس قدر ناکامی ہوئی

جو ہم برگشتہ قسمت آرزو کرتے ہیں پانی کی
نہ ہے باران رحمت جھوڑ کے پتھر برستے ہیں

اس کی کیا وجہ ہے؟ پس معلوم ہوا کہ سب سے بڑا گناہ نبی کا انکار اور اللہ کا انکار ہے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں جیسا کہ دفات نامہ میں تم نے پڑھا ہوگا سہ

اگر مشرک بے مشرک بھی تو بہ کریں
تو ہم ان کے سارے گناہ بخشدیں

مگر انکار بالرسالت اور انکار باللہ کبھی معاف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا۔

(۱۷۳) استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم ذلک بانہم کفروا باللہ ورسولہ واللہ لا یہدی القوم الفسقین

پ ۱۰ ع ۱۶۔

ترجمہ۔ (اے محمد صلعم) تو بخشش مانگ واسطے ان کے اگر بخشش مانگے واسطے انکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے ان کے یہاس واسطے ہے کہ انکار کیا انہوں نے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اللہ نہیں ہدایت کرتا فاسق قوم کو۔

دیکھا ناظرین رسول کا انکار اتنی بڑی لعنت ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی رسول کے منکر کے واسطے ستر بار بخشش مانگیں تو وہ ہرگز نہ بخشا جائے گا پس اس بات سے بچو کہ کسی مرسل کا انکار کرو یہ سب سے بڑا گناہ ہے ان کے مقابلہ پر احمدیوں کو دیکھو جنہوں نے نبی کو مان لیا جس چیز کو ہاتھ ڈالتے ہیں انہیں کامیابی ہوتی ہے

(۱۷۴) ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ افلا تتقون

(۳۳۸) فقال الملؤا الذین کفروا من قومہ ما ھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولو شاء اللہ لانزل ملائکۃ ما سمعنا بھذا فی اٰبائنا الاولین

(۳۳۹) ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین

(۳۴۰) ان فی ذلک لاٰیت وان کنا لمبتلین

اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف اسکی قوم کے تو کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اس کے پس نہیں ڈرتے ہو تم کہا سرداروں نے جو انکار کر رہے تھے اس کی قوم سے نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہارے چاہتا ہے یہ کہ فضیلت حاصل کرے تم پر اور اگر چاہتا اللہ البتہ اتارتا فرشتے نہیں سنا ہم نے یہ اپنے پہلے بزرگوں سے نہ وہ مگر ایک مرد کہ اس کو جنون ہے پس انتظار کرو اس کی ایک مدت ۔ تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں اور تحقیق البتہ ہم آزمانے والے ہیں ۔ ناظرین آخری آیت کو دوبارہ غور سے مطالعہ فرمایئے کہ حضرت نوح کی بعثت کا واقعہ سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو کہانی کے طور پر نہیں بیان کیا بلکہ اے امت محمدیہ اس میں تمہارے واسطے سبق ہے کیونکہ تم بھی ایسی آزمائش میں پڑنے والے ہو اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا۔

(۱ لم لم) ثم انشانا من بعدھم قرنا آخرین۔ یعنی پھر پیدا کی ہم نے ان کے بعد ایک دوسری امت ۔

(۲ لم لم) فارسلنا فیھم رسولا منھم ان اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ افلا تتقون

بھیجا ہم نے ان میں رسول انہی میں سے یہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے پس کیا نہیں ڈرتے ۔

(۳ لم لم) وقال الملأ من قومه الذين كفروا وكذبوا بلقاء الآخرة اور کہا سرداروں نے اس کی قوم سے جو کافر ہو گئے تھے اور جھٹلاتے تھے آخرت کی ملاقات کا رسول اے

(۴ لم لم) فان كنت في شك مما انزلنا اليك فسئل الذين يقرءون الكتب من قبلك لقد جاءك الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ولا تكونن من الذين كذبوا بايات الله فتكون من الخسرين۔ پ ۱۱ ع ۵۔

ترجمہ۔ پس اگر ہے تو شک میں اس سے جو نازل کیا ہم نے تیری طرف تو پوچھ ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب پہلے تجھ سے تحقیق آیا ہے تیرے پاس حق رب تیرے سے پس نہ ہو شک لانیوالوں میں اور نہ ہو ان لوگوں میں سے جو جھٹلاتے ہیں آیات اللہ کو ورنہ ہو جائے گا تو ٹوٹا پانیوالوں میں سے ۔

(۵ لم لم) ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ولو جاءتهم كل اية حتى يروا العذاب الاليم۔ پ ۱۱ ع ۱۰ ۔

ترجمہ ۔ تحقیق وہ لوگ، اگرکہ ثابت ہوئی جن پر بات رب تیرے کی نہیں ایمان لائیں گے
ناظرین کس قدر صریح آیات ہیں مگر آہ کس کو سناؤں میری قوم تو مردہ ہے سہ
مردہ ہے اسلام اور یہ اسکو دفنا رہیگو ہیں

(۴۶ الہام) وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیر انا ارسلنک بالحق بشیرا ونذیرا وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر
(۴۷ الہام) وان یکذبوک فقد کذب الذین من قبلھم جاءتھم رسلھم بالبینٰت وبالزبر وبالکتب المنیر ثم اخذت الذین کفروا فکیف کان نکیر ۔ پ ۲۲ ع ۱۴

ترجمہ ۔ اور نہیں برابر ہوتے زندہ اور نہ مردے تحقیق اللہ سنا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور نہیں تو سنانیوالا ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں تو مگر ڈرانیوالا تحقیق ہم نے بھیجا تجکو برحق خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور نہیں کوئی امت مگر گذرا اسمیں ڈرانیوالا اور اگر جھٹلا دیں تجکو پس تحقیق جھٹلایا تجھ سے پہلے ان لوگوں کو جو آئے تھے تجھ سے پہلے رسول اور تھے ان کے پاس بھی کھلے کھلے نشان اور کتاب روشن ۔ اے ظالم دیوبندیو قیامت کے روز تم یہ بھی نہ کہہ سکوگے ۔

(۴۸ الہام) لو ان عندنا ذکرا من الاولین لکنا عباد اللہ المخلصین پ ۲۳ ع ۹
ترجمہ ۔ اگر ہوتا نزدیک ہمارے ذکر پہلوں کا البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے خالص ۔

(۴۹ الہام) کذب الذین من قبلھم فاتٰھم العذاب من حیث لا یشعرون و لقد ضربنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل لعلھم یتذکرون
(۵۰ الہام) قرآنا عربیا غیر ذی عوج لعلھم یتقون پ ۲۳ ع ۱۴

ترجمہ ۔ جھٹلایا تھا لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے پس آیا ان کو عذاب وہاں سے جہاں کہ نہیں جانتے تھے وہ ۔ اور البتہ تحقیق بیان کیا ہے ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک مثال سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔
بھولو بسولانا اگر کوئی نبی آنے والا نہیں تھا تو یہ اللہ نے کس لئے جھٹلانیوالوں کی مثال پیش کی انصاف کرو یہ قرآن کسی پیچیدہ بات کو بیان نہیں کر رہا بلکہ عربی میں ہے جو زندہ اور نہایت آسان زبان ہے ۔

(۵۱ الہام) والذین کفروا بایات اللہ اولئک ھم الخاسرون پ ۲۴ ع ۳
ترجمہ ۔ اور جنہوں نے انکار کیا نبیوں کا اللہ کے تو یہ ہی ہیں ٹوٹا پانیوالے ۔

(۴۵۲) وما قدروا اللہ حق قدرہ ... تیرہویں آیت میں علماء کے اللہ کے حق کی۔

(۴۵۳) و یریکم اٰیتہ فای اٰیٰت اللہ تنکرون پ۲۴ ع۱۲۶-

ترجمہ۔ اور دکھلاتا ہے تمکو نشان اپنے پس کون کون سے نشانات الٰہی سے انکار کروگے اور خدا کے رسولوں کے منکرو تم قرآن کو غور و فکر سے پڑھتے تو ہرگز کسی کی مخالفت نہ کرتے کیونکہ تمہاری مخالفت کی ضرورت نہ تھی اللہ تعالیٰ خود اس کو تباہ و برباد کر دیا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

(۴۵۴) ام یقولون افترٰی علی اللہ کذبا .... ویمح اللہ الباطل پ۲۵ ع۴

ترجمہ۔ کیا کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ پس اگر یہ جھوٹا ہوتا تو اللہ جھوٹ کو مٹا دیتا ہمارے بھائیوں کی اس معاملہ میں اس قدر عقل ماری گئی ہے۔ کہ وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ حضرت عیسیٰ کے واسطے قرآن شریف میں صاف فرمادیا ہے۔

(۴۵۵) وجعلناہ مثلا لبنی اسرائیل پ۲۵ ع۱۲۶-

یعنی حضرت مسیح کو ہم نے بنی اسرائیل کے واسطے نبی بنایا تھا (نہ کہ امت محمدیہ کے واسطے) پھر اے امت محمدیہ تو کس طرح بنی اسرائیل کے نبی کی منتظر ہے کہ وہ آسمان سے آئیگا آسمان سے تو فرشتے آیا کرتے ہیں چنانچہ اس آیت کا اگلے حصہ میں اس عقیدہ باطلہ اور اس انتظار احمقانہ کا جواب خدا نے خود فرمایا ہے کہ۔

(۴۵۶) ولو نشاء لجعلنا منکم ملئکۃ فی الارض یخلفون

یعنی اگر ہم چاہتے تو البتہ کرتے ہم تم سے فرشتے زمین میں خلیفہ۔ یہ تو یقینی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ ضرور تشریف لائیں گے ان کے آنے میں ہرگز شک نہیں۔

(۴۵۷) وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم ولا یصدنکم الشیطٰن انہ لکم عدو مبین

یعنی اور تحقیق وہ (عیسیٰ) البتہ شناخت ہے اس گھڑی کی پس مت شک لاؤ ساتھ اس کے اور پیروی میری یہ ہے راہ سیدھی (خبردار) اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے۔ کہلا کہلا خاکسار کی مترجم بخاری صفحہ ۲۱۹ سطر ۹ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء ایک ایک قوم کے واسطے آئے اور صرف میں ایک ایسا نبی ہوں جو تمام دنیا کے واسطے آیا ہوں اب غور کرنے والے غور کریں کہ اگر حضرت عیسیٰ بھی تمام دنیا کے واسطے ہوتے تو حضور کم از کم یہ بھی

فرما دیتے کہ میری جو تیوں کے صدقہ میں حضرت عیسیٰ کو بھی یہ ہی مقام بعد نزول مل جائے گا۔ مگر نہیں حضور نے یہ نہیں فرمایا۔ پھر مذکورہ بالا آیت کے نیچے علم الساعتہ سے مراد معجزہ عیسیٰ مراد لیا گیا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں مگر مذکورہ آیت کے سلسلہ میں ہی اگلی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔

(۶۳ لم) ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت قال قد جئتکم بالحکمۃ ولابین لکم بعض الذی تختلفون

ترجمہ۔ اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا لایا ہوں میں تمہارے پاس حکمت اور تاکہ بیان کروں میں واسطے تمہارے وہ کہ اختلاف کرتے ہو تم اس میں پس ڈرو خدا سے اور کہا مانو میرا۔ مگر افسوس کہ وہ اسی طرح انتظار کر رہے ہیں جس طرح یہود دو ہزار برس سے مسیح بنی اسرائیل کے منتظر بیٹھے ہیں اور عیسائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر ہیں اسی طرح امت محمدی کے نزدیک ابھی تک حضرت عیسیٰ نہیں آئے چنانچہ اس آیت کے آگے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ امت محمدی عیسیٰ کی منتظر نہیں بلکہ قیامت کے منتظر ہیں کیونکہ آنے والا تو آ گیا اور انہوں نے قدیم سنت کے مطابق اس کو جھٹلایا اب تو قیامت ہی اچانک تمہارے پاس آئیگی چنانچہ فرمایا۔

(۶۶ لم) ھل ینظرون الا الساعۃ ان تاتیھم بغتۃ وھم لا یشعرون

ترجمہ۔ نہیں انتظار کرتے وہ مگر قیامت کا یہ کہ آوے ان کے پاس ناگہاں اور وہ نہ سمجھتے ہوں۔ تو تو خدا کے لئے اس امر پر ذرا غور کرو کہ اگر اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے جھٹلانے جانے کا ذکر ایک دفعہ کر دیتا تو ایک دفعہ کر دیتا مگر قرآن شریف جو امت محمدیہ کے واسطے دستور العمل ہے اس میں بار بار اس ذکر سے سوائے تاکید کے اور کیا مقصد ہو سکتا ہے کہ اے امت محمدیہ تم اس بات کو نا پسند سمجھو اس تاکید بلیغ کا بھی یہ ہی مقصد ہے کہ تم آنے والوں کی مخالفت نہ کرو اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا اس کی سزا کے واسطے بہت کافی ہے۔ تم ہر گز مخالفت نہ کرو کیونکہ ہر نبی کی مخالفت کرنا قدیم سے دستور چلا آرہا ہے چنانچہ فرمایا۔

(۵ لم) وما یاتیھم من ذکر من الرحمٰن محدث الا کانوا عنہ معرضین پ ۱۹ - ۵۶

ترجمہ۔ اور نہیں آتا ان کے پاس کوئی نبی رحمٰن سے نیا مگر ہوتے ہیں اس سے منہ پھیر

سے حوالے۔

(۱۵) فقد کذبوا فسیاتیھم انبؤا ما کانوا بہ یستھزؤن پ ۷ ع ۸۔
پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے پس عنقریب آوے گی ان کو خبر اسکی کہ تھے جس سے
وہ مذاق اڑاتے۔

ناظرین قرآن شریف کا یہ حصہ ایسا ہے جس میں دیگر احکامات اور واقعات ہیں
اور چونکہ قرآن شریف ہماری تائید میں ہے اس لئے اسی قدر آیات پر اکتفا کرتا
ہوں آیات کی تفسیر اور تشریح طوالت کی وجہ سے میں نے نہیں کی آپ جب غور
کریں گے تو انشاء اللہ بہت کچھ اسرار اس میں سے آپ کو معلوم ہوں گے میں
نے فاضل دیوبندی کی طرح نعوذ باللہ کوئی آیت خواہ مخواہ غیر متعلق نہیں لکھی اس
لئے آپ ہر آیت پر تدبر کریں اور قرآن شریف کھولکر ہر مقام کو نکال کے آگے
پیچھے کے مضمون پر غور کریں تو اور بھی زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔
ناظرین یہ ہیں وہ نام نہاد دو آیتیں جنکا تمام اخبارات میں شور مچا کر رکھا تھا؟

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ایک آیت بھی دیوبند کے مایۂ ناز مولوی صاحب نے ایسی نہ
پیش کی جس سے ان کا مطلب اشارۃً یا کنایۃً ظاہر ہو سکتا۔

گرہ کیسی لگی تھی کھل گئے کس راہ میں سینے
نظر آتا ہے خالی آج گوشہ تیرے داماں کا

مختصر یہ کہ قرآن شریف سے احادیث صحیحہ سے لغات سے تفاسیر سے حضرت عائشہ
صدیقہ کے قول دیگر صحابہ کرام کے اقوال سے علماء دین کی تصدیق سے پیران پیر
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی حضرت امام غزالی
حضرت سید عبدالکریم جیلانی حضرت مولانا روم سلطان الہند خواجہ غریب
نواز معین الدین اجمیری حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت مجدد
الف ثانی حضرت مولوی اسمٰعیل شہید دہلوی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی
حضرت مولانا عبدالحی بحر العلوم فرنگی محلی حضرت مولانا سید محمد طاہر مصنف
مجمع البحار حضرت مولوی محمد حسین مؤلف تفسیر غایۃ البرہان و دیگر علماء و

سو نیاء کے اقوال سے ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے جس طرح حضور سے پہلے انبیاء کا سلسلہ جاری تھا (۵۲ لم) فلا تطع المکذبین واذا تتلی علیہم اٰیتنا قال اساطیر الاولین پ ۲۹ ۔
ترجمہ ۔ پس مت کہا مان انبیا کی تکذیب کرنے والوں کا اور جب سنائی جاتی ہیں نبیوں کے جھٹلانیوالوں کو جھٹلانیوالوں کی آیتیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں اب بھی اگر کوئی تعصب کا مارا اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

تمام ناظرین کتاب سے دعاء مغفرت کا طالب شفیع احمد

از حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھکر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارہ میں تماشا ہے تری چمکار کا

تونے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا

کیا عجب تونے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس تری گلزار کا

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

جواب حصہ دوم

یعنی

ختم نبوت فی الحدیث

مؤلف مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی مہتمم دارالاشاعۃ والتدریس کی دوسری کتاب کا جواب جس میں مولوی صاحب موصوف نے دو سو دس احادیث سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے ذرہ بھر بھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ ان کی کتاب کو کوئی اہل علم اگر مطالعہ کرے گا تو وہ مولانا کی نسبت اور مدرسہ دیوبند کی نسبت کیا رائے قائم کرے گا اگر ہم بھی اسی طریق پر اس کا جواب دینے کی کوشش کریں تو سوائے تضیع اوقات اور کاغذ لکھائی چھپائی پر بے فائدہ لاگت لگانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا۔ اس لئے ہم نے ہر قسم کی ہم مطالب احادیث کو ایک جگہ جمع کر کے ان کا جواب دیا ہے۔

پہلی قسم کی احادیث کا جواب

فاضل دیوبندی نے نمبر پہلی دوسری تیسری اور نمبر ۳۶ جو نقل کی ہیں یہ چاروں ایک ہی بات بیان کرتی ہیں صرف راوی الگ الگ ہیں اس لئے حدیثوں کی تعداد بڑھانے کی خاطر نقل کر دی ہیں ان چاروں حدیثوں کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری مثال ایک محل کی مانند ہے جس میں ایک اینٹ رہ گئی ہو اور تمام محل تیار ہو اس محل کی آخری اینٹ میں ہوں۔

اس کا جواب حقیقی جواب تو صرف اس قدر ہے کہ اس جگہ صاحب شریعت نبی مراد ہے اور یہ ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔

دوسرا جواب

یہ ہے کہ اگر صاحب شریعت اور غیر صاحب شریعت کیسا بھی نبی نہیں آسکتا تو پھر آپ حضرت عیسٰی کی آمد کے منتظر میں گم تم کہو کہ وہ تو پہلے نبی ہیں اس جگہ جدید نبی کی بندش ہے تو قرآن شریف کی اس آیت کریمہ کو کہاں رکھو گے وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بہا الاولون پ۱۵ -۴۶

ترجمہ - اور نہیں روکا ہمیں کسی نے اس امر سے کہ بھیجدیں ہم رسول یا نشان مگر یہ کہ جھٹلایا تھا ان کو پہلوں نے اسی طرح تم دیوبندی بھی آنیوالے نبی کو جھٹلاتے ہو جس طرح پہلوں نے جھٹلایا اس سے آگے مختلف انبیاء کا ذکر ہے اور پھر فرمایا۔ ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا

اور البتہ عزت دی ہم نے آدم کی اولاد کو .... اور فضیلت دی ہم نے ان کو بہتوں پر ان میں سے جو کہ پیدا کئے ہیں ہم نے بزرگی پھر یہ رکوع جس جگہ ختم ہوتا ہے وہ بھی سن لو سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا عادت ان شخصوں کی کہ تحقیق بھیجا ہم نے ان کو تجھ سے پہلے پیغمبروں اپنے اور نہ پاوے گا تو واسطے ہماری عادت کے تغیر یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم عادت ہے کہ وہ نبی بھیجا کرتا ہے اور اس میں کوئی شخص کبھی تبدیلی نہیں پا سکتا یعنی ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کبھی پیغمبر آئیں اور کبھی نہ آئیں اب بتلائیے مولانا اس قرآن کی آیت ہے۔ اس اپنے گمراہ کن عقیدہ کو ترجیح دیجئے گا یا قرآن شریف کو؟ انصاف آپ پر چھوڑا باقی جواب آگے ملاحظہ ہو۔

تیسرا جواب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی زینت ہیں۔ ومعنے الثانی انہ صار کالخاتم الذی یختمون بہ ویتزینون بکونہ منہم فتح البیان جلد ۷

صفحہ ۲۸۶ - جسطرح انگوٹھی ہاتھ کی زینت کے واسطے پہنی جاتی ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سراپا مقصود سے انبیاء کی جماعت کی زینت ہے پس اسی طرح ایک محل تمام وکمال تیار ہو اور اس میں ایک اینٹ نہ لگی ہو تو وہ محل بے زینت ہو جاتا ہے مگر جب وہ اینٹ لگ جائے تو وہ محل مزین ہو جائے گا اسی طرح انبیاء

کی مثال محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے محل سے دی ہے جو ایک اینٹ کے بغیر بے زینت ہو کر نامکمل نظر آئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اینٹ کے سوراخ کو بند کر کے محل کو مکمل کر دیا جیسا کہ ترمذی کتاب المناقب میں لکھا ہے کہ علا انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر ۲ بیدی لواء الحمد ولا فخر ۳ وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی

ترجمہ - میں ہوں سردار اولاد آدم کا قیامت تک اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔
۲ - میرے ہاتھ میں ہے جھنڈا احمد کا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ ۳ - نہیں کوئی نبی اس دن کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ تمام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ پاڑ بنانے کے واسطے جو سوراخ محل میں رکھے جاتے ہیں جب ان پاڑوں والے سوراخوں کو بند کر دیا جاتا ہے تو محل تو بیشک مکمل ہو جاتا ہے مگر اس محل کے لیکچر ہال میں ایک ممبر بنانے کے واسطے مزید اینٹیں منگوا کر لگا دی جائیں تو معمار یا اینٹوں کا بھٹہ والا یا اور کوئی سیاح وغیرہ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل ممبر بننے سے پہلے نامکمل تھا ہرگز نہیں یا اس محل میں ایک حوض بنانے کے واسطے کچھ اینٹیں اور منگوالی جائیں یا ایک منبر کے واسطے اور اینٹیں آجائیں یا ایک کمرہ کی دیوار گر جانے کے بعد اس دیوار کو از سر نو چننے کے واسطے اینٹیں منگوالی جائیں یا اس محل کی چھت بوسیدہ ہونے کی وجہ سے نئی اینٹیں لگا دی جائیں اس مکمل محل میں چوروں نے نقب لگا دی ہو تو اس میں نئی اینٹیں لگا دی جائیں یا اس مکمل محل کو نامکمل نہیں کہا جا سکتا آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ جب ایک محل کی اینٹیں انبیاء ہیں تو وہ محل شریعت کا یا مذہب کا محل ہوا یا نہیں؟ تو اب اس مکمل محل یا شریعت یا مذہب کبھی بھی کو ہم کہہ سکتے ہیں اس کے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں اخرج الترمذی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین زمان علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی انکان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفرق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ

ترجمہ۔ مشکوۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد بن عمر نے بیان کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور آوے گا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا کہ آیا بنی اسرائیل پر کہ یہ قدم بقدم چلیں گے یہود کے یہاں تک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے برا کیا ہوگا تو میری امت بھی ایسا کرے گی اور بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے تھے اور میری امت تہتر فرقے ہو جائیگی وہ بالکل قدم بقدم یہود کے چلیگی تو خدا کے لئے غور کیجئے اگر یہود نے انبیاء کی مخالفت کی تھی اگر اسی طرح امت محمدی انبیاء کی مخالفت نہ کریگی تو اس کی کامل مشابہت یہود سے کس طرح ہو سکتی ظاہر ہے کہ کامل مشابہت اسی وقت ہو سکتی تھی کہ جسطرح یہود نے حضرت مسیح کی مخالفت کی اسی طرح امت محمدی بھی مسیح کی مخالفت کرتی اور جبکہ مسیح کی آمد کی بھی خبر خود مخبر صادق دے چکے ہیں اور غور کرو۔

اب ناظرین خدا کے واسطے غور کریں اگر اس محل کے مکمل ہونے کے بعد یہود کی خصلت اس محل میں نقب نہ لگا سکتی تھی تو خیر ہم آپ کی اس بات کو مان لیتے تو مگر یہاں تو یہود سے بھی بڑھ کر شریر ہو جانے کی خبر مخبر صادق نے دی ہے جب یہود کی یہ حالت ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان میں مسیح ناصری کو بھیجا اسی وجہ سے اگر امت محمدی میں بھی مسیح محمدی آجائے تو کونسا غضب ہے؟ ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

اخرج مسلم عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھد بیدہ فھو مومن ومن جاھد بلسانہ فھو مومن ومن جاھد ھم بقلبہ فھو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل

ترجمہ۔ مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نبی کو اللہ نے بھیجا مجھ سے پہلے تو اس کی امت میں کچھ لوگ ہوتے تھے صاف دل اس کے مددگار اور یار جو اختیار کرتے تھے اس نبی کا طریقہ اور عمل کرتے تھے اس کے حکم کے مطابق اور کچھ لوگ ہوتے تھے جو اس کے حکم کے مطابق نہ کرتے تھے تو جس نے جہاد کیا ان پر اپنے ہاتھ سے وہ مسلمان

کامل ہے اور جو جہاد کرے اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہے۔ اب ناظرین عزیز
فرماویں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی بات فرما رہے ہیں کہ جو آپ سے پہلے انبیاء پر گذری
وہی آپ کی امت پر گذرنے والی ہے تو بھلا کوئی سعید روح کہہ سکتی ہے کہ جب دیگر
انبیاء کی امت بگڑ گئیں تو انبیاء کی ضرورت ہو اور امت محمدی کے واسطے ضرورت نہ
ہو ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ اخرج البخاری عن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و
مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ ومطلب دم امرءٍ مسلم بغیر حق لیھریق دمہ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ
ابن عباس نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زیادہ غضب اللہ
کا سب آدمیوں میں سے تین پر ہے ایک گناہ کرنے والا حرم میں دوسرے چاہنے والا
اسلام میں اگلے جاہلوں کی عادت تیسرے مسلمان خون ناحق بہانے کا خواہش مند
سنئے جناب اگلے جاہلوں کی عادت کیا تھی؟ قرآن کو اوّل سے آخر تک پڑھ جاؤ کہ وہ
عادت ابوجہل والی تھی کہ انبیاء کی تکذیب کی جائے

دوسری قسم کی احادیث

حدیث نمبر چار عن ابی حازمؓ قال قاعدت ابا ھریرۃ خمس سنین فسمعتہ
یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنی اسرائیل تسوسھم
الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون
قالوا ما تأمرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم
عما استرعاھم
بخاری

جواب پہلی بات تو یہ ہے کہ حدیث تو غلط لکھی فسمعتہ آتا کے بجائے ما آتا اور سیکون
کے سیئون لکھدیا۔ اور سیکون بخاری میں موجود ہے جس کے معنی ہیں کہ معاً
میرے فوت ہوتے کے ساتھ ہی نبی نہیں آئے گا جس طرح بنی اسرائیل میں آیا کرتے
تھے میرے فوت ہونے کے بعد فوراً نبی نہیں آئیں گے آپ کو دوسری قسم کی احادیث
کے اخیر میں معلوم ہو جائے گا کہ چھ سال کے عرصہ کے اکسو یا بیس نبی آیا کرتے تھے جو

اس بات کی تردید محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں اول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی کشش اور قوت قدسیہ انبیاء بنی اسرائیل سے بڑھ کر ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہوں گے انبیاء بنی اسرائیل میں ایک نبی کے فوت ہوتے ہی دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی تھی کیونکہ وہ اس قدر کمزور تھے کہ ان کی سیاست بغیر نبی کے چل ہی نہیں سکتی تھی مگر امت محمدیہ میں معاً نبی کی ضرورت نہیں دوسرے اس سے یہ معلوم ہوا کہ چونکہ یہ خیر الامم ہے اس لئے یہ امت تمام امتوں سے بڑھ کر ہے بنی اسرائیل کو کبھی بھی نبیوں سے استغنا نہیں ہوا بوجہ ان کی ایمانی کمزوری کے مگر امت محمدیہ کو فوراً نبی کی ضرورت نہیں ہوتی چنانچہ حضور نے فرمایا ہے تین صدی تک زمانہ اچھا ہوگا اسکے بعد فیج اعوج دوسری حدیث جو آپ نے بھی اقل کی ہے یہ ہے خیر هذه الامة اولها و اخرها اولها فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم و اخرها فيهم عيسى ابن مريم و بين ذلك فيج اعوج کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۳۲۔

دوسری حدیث ابن ماجہ میں حضرت انس سے روایت ہے کہ میری امت کے پانچ طبقے ہیں چالیس سال تک نیکوکار بعد ازاں ایک سو بیس برس تک ایک دوسرے سے رحم کرنے والے وغیرہ ان احادیث کا مفصل ذکر ہم بارھویں آیت کے جواب میں کر چکے ہیں اب ہم اس حدیث نمبر ۴ کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال ابوہریرہ کی خدمت میں رہا میں نے ان سے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوا کرتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ نے حضور سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان خلفاء کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو اس کو بخاری نے صفحہ ۴۹۱ جلد اول میں اور مسلم نے کتاب الامارت میں اور امام احمد نے اپنے مسند صفحہ ۲۹۷ جلد ۲ میں اور ابن ماجہ نے اور ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔

ناظرین مذکورہ بالا ترجمہ بلفظ فاضل دیوبندی کا ہم نے نقل کر دیا ہے اس کی تشریح محتاج تفصیل نہیں نہایت صاف لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کا جانشین کوئی نبی ہوا کرتا تھا اور اس امت میں نبی نہیں ہونگے بلکہ خلیفہ ہوں گے گویا صاحب شریعت پیغمبر محمد صلعم کے جانشین نبی نہیں ہوں گے بلکہ رسول ہوں گے یہ تشریح ہمارے فاضل دیوبندی نے خود کی ہے حصہ اول صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۰ میں کہ نبی صاحب شریعت ہوتا ہے گویا اس حدیث میں نبی آنیکی نفی ہے رسول کی نہیں اور یہ ہی ہم بھی کہتے ہیں فہو المراد اسی حدیث میں آگے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی بیعت کرنا اور پوری کرنا اور پوری پوری فرمانبرداری بھی کرنا اور یہ قرآن شریف کے عین اس حکم کے مطابق ہے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ پ ۳ ع ۷

یعنی مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام رسولوں پر تمام کتابوں پر اللہ پر اور ملائکہ پر ایمان لائے اگر اب بھی سمجھ میں نہیں آیا تو سن لو رسول اور خلیفہ ایک ہی بات ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ اس جگہ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ فرمایا ہے اور دوسری جگہ حضرت داؤد کو خلیفہ فرمایا ہے یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اور رسول ایک ہی بات ہے تو اب لگے ہاتھوں یہ بھی سن لو کہ یہ حدیث شریف عین قرآن شریف کے مطابق ہے جیسا کہ فرمایا وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کے ساتھ کہ ان کو زمین میں خلیفہ بناتا رہوں گا جو نیک عمل کریں گے اسی طرح جیسے کہ ان سے پہلے خلیفہ بنایا کرتا تھا لیجئے اب تو سارا معاملہ بالکل صاف ہو گیا افسوس ہے کہ اس حدیث نے آپ کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ہماری مدد کی اور نہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہماری مدد کی ہے جیسا کہ اس نے فرمایا انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہوں اور ان کی جو میرے رسولوں پر ایمان لائے ہیں چونکہ میں اللہ کے سچے رسول حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لایا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور تم کا فر ہوا اس لئے تم غائب و خاسر رہے ہو۔

احدیوں پہ خدایا نزول رحمت

سو رو قہر ہوں اعدائے مسیح موعود

حدیث نمبر ۴۸

حضرت نعمان ابن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت رہیگی جب تک اللہ چاہیگا پھر اللہ نبوت کو اٹھا لے گا اس کے بعد ملک اور جبروت رہے گی جبتک اللہ کا ارادہ ہوگا پھر اس کو بھی اٹھا لے گا پھر خلافت طریقہ نبوت پر ہوگی نقل مطابق اصل صفحہ ۴۶ (امام احمدؒ نے مسند میں اور بیہقی نے روایت کیا از مشکوٰۃ)

جواب

اس حدیث میں مولانا آپنے دو جگہ ثم یرفعہا اللہ فرمایا جس کے معنی آپ نے اٹھا لینے کے لکھے ہیں کیا یہ ہی لفظ حضرت عیسیٰ کے واسطے آپ نے قرآن شریف میں پڑھا ہے کہ بل رفعہ اللہ اب ایمان سے کہو اس جگہ تو معنی کرتے ہیں فوت ہو جانے کے اور عیسیٰ کی جگہ آپ اسی لفظ کے معنی کرتے ہیں بجسم عنصری حضرت عیسیٰ کو خدا نے آسمان پر اٹھا لیا کیا آپ کا یہ فرض نہیں کہ محمد صلعم کو اور ملک اور جبروت کو بھی بجسم عنصری آسمان پر روانہ کردیں افسوس ۔

آمدم بر سر مطلب مولانا معاف فرمایئے آپنے غور نہیں فرمایا یہ حدیث جو آپ نے پیش کی ہے ہماری تائید کرتی ہے اور اس میں صاف لکھا ہے کہ وہ خلافت نبوت کے طریقہ پر ہوگی ہم بھی یہ کہتے ہیں ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ حضرت مرزا صاحب حضرت رسول کریم جیسے نبی ہیں بلکہ نبوت کے طریقہ پر خلیفہ ہیں جیسے کہ آدم اور داؤد آپ اسی قدر مان لیں جسقدر آپ کو حدیث اجازت دیتی ہے مگر خدا کیلئے اول المکفرین نہ بنئے ۔

حدیث ۴۹

کا بھی یہی مضمون ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ حضرت حذیفہ اس کے راوی ہیں حدیث ۵۳ حضرت ابن عباس سے قیامت اور شفاعت کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے کہ تمام لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ [illegible] روح اللہ آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیں

کہ ہمارا حساب ہو جائے، وہ فرمائیں گے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا کیونکہ دنیا میں میری اور میری والدہ کی پرستش کی گئی لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے، لوگ کہیں گے کہ ایسا تو ہو نہیں سکتا پھر عیسیٰ کہیں گے کہ پس محمد صلعم آج موجود ہیں اور ان کی اگلی اور پچھلی لغزشیں سب معاف کر دی گئی ہیں نبی کریم فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیے تاکہ ہمارا حساب ہو جائے، میں کہوں گا کہ ہاں یہ کام میں کروں گا اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر ہیں اور سب سے پہلے اور وہ امت جس کا حساب سب سے پہلے ہو گا اور تمام امتیں ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی اور سب امتیں کہیں گی کہ یہ امت تو قریب ہے کہ سب ہی انبیاء بن جاویں (ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند صفحہ ۳۵۴ اور امام احمد نے ابو یعلیٰ سے)

جواب

مولانا میں یہ تو نہیں کہتا ؎

بار خاطر ہو تو قرآن کا بھی ارشاد برا
دل کو بھا جائے تو گاندھی کی خرافات بھلی

یہ آپ ہی کا شعر ہے خفیف سا تغیر کیا ہے عطائے تو بلقائے تو۔ حدیث تو بڑی صاف تھی مگر کیا کہوں معاف فرمائیے ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ قبلہ تھا ترا رخ کافر و دیندار کا

یعنی مسلمانوں کی بادشاہت جب کمزور ہو کر جاتی رہیگی تو اس کے بعد خلافت ہو گی اور وہ نبوت کے رنگ میں ہو گی کس قدر صاف معنی ہیں؟ دیکھو حدیث نمبر ۵۴ آپ تو یہ ثابت کرنے کے واسطے اٹھے تھے کہ ایک بھی نبی نہیں ہو سکتا اور اس حدیث نمبر ۳۵ میں یہ لکھا ہے کہ اس امت کا ہر فرد نبی ہونے کی قابلیت رکھتا ہے اس جگہ برتن کی مثال بطور استعارہ ہے ورنہ شفاعت کسی برتن میں بند تھوڑا ہی رکھی تھی کھلے طور پر اس جگہ یہ معنی ہیں کہ اس کام کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص ہیں نبوت کی بندش کا یہاں کوئی ذکر بھی نہیں۔

حدیث نمبر ایکسو ۱۰۵

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے واسطے خلافت کنز العمال صفحہ ۱۸۰ جلد ۶۔

جواب

درست یہی ہمارا بھی عقیدہ ہے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور خلافت یعنی رسالت ہمارے واسطے اور دیوبندیوں کے واسطے جہالت ابوجہل کی اور خباثت ابلیس کی جیسا کہ قرآن میں بار بار ذکر ہے کہ مخالفت کرنے والا خلیفہ کی ابلیس تھا

حدیث نمبر ۱۰۳

حدیث نمبر ۱۰۳ و نمبر ۱۰۴ و نمبر ۱۰۵ و نمبر ۱۰۶ و نمبر ۱۰۷ و نمبر ۱۲ ـ مذکورہ بالا تمام احادیث کا یہ مطلب ہے حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ سوائے انبیاء کے تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

جواب

ہمارا بھی یہی ایمان ہے اس قسم کی اگر احادیث آپ کو جمع کرنی مقصود تھیں تو آپ نے مطالعہ کی زحمت نہ برداشت کی ورنہ دو سو دس کے بجائے دو ہزار مل جاتیں افسوس کہ آپ چوک گئے دوسرے ایڈیشن میں اس گر سے فائدہ اٹھانا کیونکہ جب آپ کا اخبار وں میں اشتہار چھپیگا دو ہزار احادیث سے ثابت کیا ہے تو کتاب خوب بکے گی۔

حدیث نمبر ۱۹۸

عن ابی هریرة ان الله تعالی لهذا الامة علی کل مائة سنة من یجدد لها دینها

جواب

مولانا حدیث غلط ہے معلوم ہوتا ہے آپ کو کتابیں میسر نہیں آئیں تو سنو یہ حدیث اس طرح ہے ان الله یبعث لهذا الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها

اور آپ حوالہ دیتے ہیں کہ کنز العمال جلد ۱ میں یہ حدیث ہے مجھ سے سنئے جلد ۱ میں نہیں بلکہ جلد ۶ میں ہے اور ایک حوالہ بھی بڑھا دیتا ہوں کہ یہ ابو داؤد صفحہ ۲۴۱ مطبع مجتبائی میں بھی ہے جہاں آپ کی کتاب چھپی ہے اور سنو حافظ ابن حجر امام مناوی اور ملا علی قاری اور علی متقی نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے اور سنو وہابیوں کے

گر دو گھنٹال نواب صدیق حسن خاں نے حج الکرامہ کے صفحہ ۱۳۵ پر لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے تفہیمات الہیہ کے صفحہ ۳۵ پر بھی اس کو لکھا ہے اور اسی طرح حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ہدایت النہایہ میں اور امام جلال الدین سیوطی نے رسالہ تنبیہ میں بھی لکھا ہے وغیرہ کہو مرزا صاحب کا دعویٰ صحیح مطابق ہے یا نہیں ؟

ناظرین اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت میں ایک مجدد پیدا کرے گا جو دین کو تازہ کرتا رہے گا۔ سنئے مولانا ہمارا اس پر ایمان ہے مگر تم اس حدیث کی رو سے کافر ہو دیکھو حدیث میں لکھا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا رہے گا حدیث صحیح ہے تمام محدثین اس کی تصدیق کرتے ہیں اور واقعات تصدیق کرتے ہیں چنانچہ ہر صدی کے سر پر برابر مجدد آتے رہے ان کے نام دیکھنا چاہو تو ہماری کتاب محقق دیکھو اور اس چودھویں صدی کا مجدد پیش کرو کہ تم نے کس کو اس صدی کا مجدد مانا اور کس نے دعویٰ کیا حضرت شیخ سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی طرح باوجودیکہ نصف صدی گذر گئی مگر تمہارا مجدد نہیں آیا۔ اے کاش اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوتا اور ایک شائبہ بھی غیرت کا ہوتا تو تم اس صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد کو مان لیتے مگر تم تو خم ٹھوک کر اس کے سامنے آکھڑے ہوئے ہو سو

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں ...

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

حدیث نمبر ۱۹۵

آنحضرت نے فرمایا کہ دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے ہم نے عرض کیا کس کی فرمایا اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتابوں اور مسلمانوں کی اماموں اور عام مسلمانوں کی۔

جواب

حق بر زبان جاری است۔ صاف ظاہر ہے کہ صرف ہم دیندار ہیں اور تمہارے دین عیسائیت کے تردید میں لاکھوں کتابیں شائع کیں اور خود عیسائیت کے دارالخلافہ لندن میں مسجد بنا دی امریکہ، جرمن میں مسجد بنا دی اور لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان کیا ہندوستان میں فتنہ ارتداد شروع ہوا آٹھ سو آدمی اس کی روک تھام کے واسطے بھیجے اور لاکھوں

کتابیں آریہ مذہب کی تردید میں شایع کیں اور تم کانوں میں تیل ڈال کر اور گونگے بن کر گھر میں بیٹھے رہے۔

حدیث نمبر ۱۹۶ حضرت حذیفہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ دو شخصوں کی اتباع کرو جو میرے بعد وہ خلیفہ ہوں گے ابوبکرؓ و عمرؓ یہی مطلب حدیث نمبر ۱۹۷ و نمبر ۱۹۸ و نمبر ۱۹۹ و نمبر ۲۰۰ و نمبر ۲۰۱ و نمبر ۲۰۲ و نمبر ۲۰۳ کا ہے۔

جواب ہمیں اس سے کب انکار ہے معقول بات ہے، حدیثیں تو اور بھی مل سکتی تھیں نمبر بڑھا دیتے۔

حدیث نمبر ۲۰۴ حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہر نبی کے واسطے ایک مددگار ہوتا ہے اور میرے واسطے زبیر مددگار ہیں

حدیث نمبر ۲۰۵ عبیدہ بن الجراح کا نام ہے حدیث نمبر ۲۰۶ میں حضرت عباسؓ حسنؓ اور حسینؓ کا نام ہے حدیث نمبر ۲۰۷ میں عبداللہ ابن عباسؓ کا نام ہے حدیث نمبر ۲۰۸ میں معاذ بن جبل کا نام ہے

جواب ٹھیک ہے مولانا ہمیں بھی اس سے انکار نہیں ختم نبوت کے متعلق اگر کوئی لفظ ان احادیث میں ہوتا تو میں جواب دیتا آپ کو نمبر بڑھانے کی فکر ہے مگر میں اس فکر سے پاک ہوں۔

حدیث نمبر ۲۰۹ حضرت علی راوی ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ابدال ملک شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں جب ان میں کوئی مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرا پیدا کر دیتا ہے۔

جواب ضرور ایسا ہی ہوگا ؎

ماراچہ ازیں قصہ
گاؤ آمد و خر رفت

آج کل تو شام میں کثرت سے یہودی اور عیسائی بستے ہیں اور ایک ابدال کو میں جانتا ہوں

انہ الثنا مولوی جلال الدین شمس سکھوانی آج کل دمشق میں رہتا ہے ممکن ہے اس نے ایسے ابدال اور بھی پیدا کر لئے ہوں چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے میں بھی تصدیق کرتا ہوں تم اپنا مطلب کہو؟

حدیث نمبر ۲۱ حضور نے خبر دی ہے کہ یمن سے اویس آئیں گے۔

جواب ضرور آئے حدیث پوری ہوگئی تمہارا مطلب؟

تیسری قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۵ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں احمد ہوں ماحی ہوں یعنی کفر کا مٹانیوالا اور میں حاشر ہوں اور لوگوں کے واسطے حشر کرنے والا ہوں اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد نبی نہیں بخاری اور مسلم نے صفحہ ۲۶۱ میں اس کو لکھا ہے

جواب اول دیکھیے مولانا اسی فتح الباری باب رد یا صالحہ میں امام قرطبی کا یہ قول بھی درج ہے۔ المسلم الصادق الصالح هو الذی یناسب حالیه حال الانبیاء فاکرم بنوع مما اکرم به الانبیاء وهو الاطلاع علی الغیب

یعنی راست باز اور صالح مسلم وہ ہوتا ہے کہ جس کا حال انبیاء کے حال سے مناسبت رکھتا ہو لہذا اس کا اسی قسم سے اکرام کیا جاتا ہے جس قسم سے انبیاء کا اور وہ اکرام اطلاع علی الغیب ہے اب اس قول کو قرآن کی اس آیت سے ملائیے۔ فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول یعنی غیب سوائے خدا کے رسول کے کوئی نہیں جانتا اور یہ بات آپ کو سمجھانیکی ضرورت ہی نہیں کہ نبی نبا سے مشتق ہے نبا خبر اور غیب کی خبر پانیوالا نبی ہوتا ہے۔ اس کے لیے حدیث نمبر ۱ و نمبر ۲۵ و نمبر ۲۶ و نمبر ۸۳ و نمبر ۸۵ و نمبر

۸۱ و نمبر ۹۵ و نمبر ۹۹ و نمبر ۱۲۱ و نمبر ۱۲۲ و نمبر ۱۳۲ کا بھی یہی مطلب ہے۔

دیوبندی کا افترا

جواب دوئیم ثاقب کی مذکورہ بالا تغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی یہ ہے یہ حدیث بخاری میں دو جگہ آئی ہے مگر الذی لیس بعدہ النبی کا جملہ کسی جگہ بھی نہیں (دیکھو بخاری ۲ فی اسماء النبی صلعم و زیر سورۃ صف) اور امام مسلم نے تو معانداً بھی اس کا بھوڑ دیا کہ یہ تفسیر امام زہری نے اپنی طرف سے کی ہے نہ کہ محمد صلعم نے دیکھو مسلم ۲ باب فی اسماء النبی صلعم۔ تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ اگر یہ الفاظ نبی کریم کے ہوتے تو آخری جملہ میں بھی بیچ تفسیری جملوں سے بی۔ علی قدمی کی طرح لبعدہ کے بجائے البعدی ہوتا اسی طرح حدیث نمبر ۲۵ میں وارد ہے کہ انا محمد وانا احمد وانا المقفی

مقفی اسم مفعول ہے جس کی پیروی کی جاوے تمام پیروی میں تو تمام انبیاء شریک ہیں اس لحاظ سے کوئی صفت مخصوص نہ ہوئی ہاں اگر اس کے یہ معنی کئے جائیں کہ آپ کی پیروی کے بغیر نبوت مل ہی نہیں سکتی تو یہ بات اور کسی نبی میں پائی نہیں جاتی اور یہ علاج ہے اور دوسری صورت مذمت کی ہے۔

جواب سوئیم حدیث نمبر ۲۵ میں خاتم کا لفظ زیادہ ہے اور حدیث نمبر ۳۲ میں قل کے لیس طہ بھی ہے اور حدیث نمبر ۱۲۲ میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضور صلعم کو فرمایا کہ آپ کی امت آخری امت ہے اور یہ سب سے زیادہ ضعیف ہے ان الفاظ کو سامنے رکھکر اس حدیث کے معنی کرو تو معلوم ہوا کہ بلحاظ اوصاف کے حضور کے مختلف نام ہیں اگر خاتم عاقب حاشر کے ایک ہی معنی ہو جائے تو یہ بات فصاحت اور بلاغت کے خلاف ہے کہ ایک ہی لفظ مختلف مترادف الفاظ میں کہا جائے کبھو تم نے کسی زبان میں یہ دیکھا ہے کہ کوئی اس طرح کلام کرتا ہے یہ واٹر ہے یہ پانی ہے یہ ماء ہے یہ آب ہے یہ جل ہے جب ایسا نہیں تو دیکھیں حاشر عاقب خاتم لیس بعدی نبی یہ سب ہم معانی الفاظ ہیں یا نہیں لیکن آپ کے ہی پیش کردہ کلام سے معلوم ہوا کہ یہ امت تمام امتوں سے زیادہ ضعیف ہے اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ یہ سب سے زیادہ نبیوں کی بھی مستحق ہے جیسا کہ آپ ہی کی پیش کردہ حدیث نمبر ۵۳ میں ظاہر ہوا کہ اس امت کا ہر فرد نبوت کے قریب ہے دیکھئے یہ اجماع ممدوح ہے یا نہیں پھر آپ ہی نے حصہ اول صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رض روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کو ابتداء میں نبوت اور رحمت بنایا اور اب خلافت اور رحمت ہو جائیگا الخ (رواہ الطبرانی فی الکبیر) جس سے صاف ظاہر ہے کہ صرف نام بدل گیا اور ایک صورت سے نام بھی نہیں بدلا کیونکہ آدم اور داؤد کا نام خدا نے خلیفہ بھی رکھا ہے پس ظاہر ہے کہ سلسلہ برابر جاری ہے بند نہیں کیا گیا۔

اب دیکھئے قرآن شریف ان احادیث کو کس طرح سمجھاتا ہے سنئے کہ قیامت کے دن رب العالمین احکم الحاکمین تمام اہل جہنم سے دریافت کریگا یٰمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی و ینذرونکم لقاء یومکم ھٰذا قالوا شھدنا علیٰ انفسنا وغرتھم الحیوٰۃ الدنیا وشھدوا علیٰ انفسھم انھم کانوا کافرین سورۃ الانعام ۱۶ ع

ترجمہ۔ یعنی اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمکو میرے حکم سناتے اور اس دن کے آنے سے تمکو ڈراتے وہ کہیں گے کہ ہم خود اپنے مخالف گواہ ہیں بیشک رسول آئے تھے اور ہم کو دنیا کی زندگی نے فریب دیا تھا اور اپنے مخالف شہادت دیں گے کہ ہم کافر تھے اس سوال و جواب سے ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں رسول آتے رہیں گے اور تا قیامت خدا کے رسول آتے رہیں گے اور خدا کے احکام سناتے رہیں گے اور لوگوں کو ڈراتے رہیں گے اگر ایسا نہیں تو پھر ہر زمانہ کے اہل دوزخ کا یہ جواب یا خدا تعالیٰ کا یہ سوال ہی غلط ہے کہ الم یاتکم رسل منکم کیا کوئی دیوبندی بتلا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کے پاس کونسا رسول آیا اگر نہیں آیا تو چودھویں صدی کے دوزخی صاف کہدیں گے کہ ہمارے پاس کوئی رسول نہیں آیا اگر یہ کہو کہ محمد صلعم اس زمانہ کے رسول ہیں تو اے احمق الشان کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو سال وفات پائے نہیں ہوگئے اگر تیرہ سو سال پہلے کا نبی کسی امت کے واسطے کافی ہوسکتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صرف آدم کو نبوت ملنی کافی ہونی چاہئے تھی آپ نے خود حصہ اوّل کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آنحضرت سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ہیں اور رسول ۳۱۵ گویا ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو پندرہ۔ پھر حدیث نمبر ۱۲ میں آپ نے خود لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی عمر کل سات ہزار برس کی ہے اور میں اس کے آخری ہزار میں مبعوث ہوا ہوں تو اس حساب سے ہر چھ برس کے اندر سو اسو

یعنی ایکسو پچیس ۱۲۵ نبی آئے تو اب النسان غور کرے کہ جب بقول مولانا کی حدیث نمبر ایکسو بائیس ۱۲۲ کے یہ امت سب سے ضعیف ہے تو اس میں ان کے حساب سے دوگنے نبی ضرور آنے چاہئیں یعنی ڈھائی سو کیونکہ یہ امت ضعیف ہے اور مولانا تو بالکل ہی اس کو محروم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کو رحمت اور نعمت کے نام سے یاد کر رہا ہے تو ایک شخص کے تمام خاندان کو سوا سوا سو روپیہ انعام ملا اور بیچارہ لنگڑا لولا ضعیف ہے اس کو کچھ بھی نہ ملے تو بتاؤ اس غریب کی کیا حالت ہوگی وہ تو اپنی وراثت قائم کرنے کے واسطے ہائی کورٹ تک لڑنے کے بعد بھی مطمئن نہ ہوگا اور پھر آپ کی پیش کردہ حدیث حصہ اوّل صفحہ ۱۰۵ کی رو سے یہ نبوت رحمت ہے اور یہ امت خیر الامم ہے تو جس سے رحمت دور ہو گئی زحمت رہ گئی جس سے یہ امت شر الامم ہوئی نہ کہ خیر الامم۔

چوتھی قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۱۸

سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے اور اسی حدیث کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ متکلم ہوا کرتے تھے بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں پس اگر میری امت میں کوئی ہو سکتا ہے تو وہ عمر ہے (بخاری صفحہ ۵۲۱ جلد اول مسلم) اس کے آگے فتح الباری صفحہ ۵۰ جلد ۷ کا حوالہ دے کر لکھا ہے محدث اور مسلم ایک بات ہے۔

جواب

اس حدیث شریف سے تو یہ ثابت ہوا کہ علاوہ نبی ہونے کے تم سے پہلی امتوں میں ملہم اور محدث اور متکلم ہوا کرتے تھے پس میری امت میں عمر رض ہیں اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ نبی نہیں ہو سکتا اس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے اور تمہاری تردید۔

حدیث نمبر ۱۸

میں لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا جسکی امت میں کوئی محدث نہ ہوا ہو اگر ان میں سے کوئی میری امت میں محدث ہے تو وہ عمر ہے۔

جواب

اس سے بھی یہ نکلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حضرت عمرؓ پہلے محدث ہیں اس میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ حضرت عمر کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۲۳

حضور نے فرمایا کہ ہر امت میں ایک دو معلم ہوا کرتے ہیں اگر میری امت میں بھی کوئی معلم ہوسکتا ہے تو وہ عمرؓ ہے

جواب

نہایت واضح حدیث ہے جو ہماری تائید کرتی ہے۔

پانچویں قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۷ و نمبر ۲۲ و نمبر ۲۴ و نمبر ۳۹ و نمبر ۵۱ و نمبر ۵۲ و نمبر ۶۹ و نمبر ۷۰ و نمبر ۷۳ و نمبر ۷۴ و نمبر ۷۵ و نمبر ۷۶ و نمبر ۸۲ و نمبر ۱۲۵/۱۳۰ و نمبر ۱۳۷ و نمبر ۱۳۸ و نمبر ۱۳۹ و نمبر ۱۴۰ و نمبر ۱۷۵ و نمبر ۱۷۶ و نمبر ۱۷۷ و نمبر ۲۰۴ و نمبر ۲۰۵ و نمبر ۲۰۶ و نمبر ۲۰۷ و نمبر ۲۰۸ کا احادیث کا ماحاصل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تو بمنزلہ ہارون ہے مگر تو نبی نہیں۔

جواب اوّل

ان احادیث سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ نبی کریم صلعم نے برموقعہ جنگ تبوک حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تو مجھ سے وہی تعلق اور رتبہ رکھتا ہے جو کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو موسےٰ سے تھا۔ ہاں وہ نبی تھے مگر تو میرے بعد نبی نہیں۔ اس لئے تو بھی نبی نہیں۔

ایک نیا جواب

اس بات میں تو فریقین سے کسی کو کلام نہیں کہ حدیث مذکورہ کا ٹکڑا اوّل انت منی بمنزلة هرون من موسےٰ صرف حضرت علی کے لئے ہے۔ رہا ٹکڑا ثانیہ کہ کس سے متعلق ہے۔ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ یہ خطاب بھی صرف حضرت علیؓ ہی کے لئے ہے تو خصم کی دلیل اڑجاتی ہے۔

میں چار قرائن یکے بعد دیگرے ناظرین کے سامنے رکھوں گا جو میرے دعویٰ پر قسمو دلیل ہوں گے۔
قرینہ اوّل اس بات پر کہ الا انہ لانبی بعدی کا خطاب صرف حضرت علیؓ ہی کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں۔ نمبر حدیث کے دو ٹکڑے ہیں۔ پہلے میں اثبات اور دوسرے میں نفی ہے۔ اثبات تو یہ کہ حضرت علیؓ کو ہارون ؑ کا درجہ حاصل ہے دوسرے میں نبوت کی نفی ہے۔ تو قرینہ عقلیہ اس بات پر قوی ثبوت ہے کہ چونکہ پہلے ٹکڑے میں ہارون ؑ کے درجہ کا اثبات صرف حضرت علیؓ کے لئے ہے اس لئے نبوت کی نفی بھی صرف حضرت علیؓ کے لئے ہے۔
دوسرا قرینہ اس بات پر یہ ہے کہ الا انہ لانبی بعدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حضرت علیؓ کے اس قول کے جواب میں ہے
کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ جائیں گے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ تم کو ہارون کا درجہ حاصل ہوگا لیکن چونکہ حضرت ہارون ؑ حضرت موسےؑ کے بعد نبی تھے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی کہکر اس احتمال کو رفع کر دیا جو حضرت علیؓ کے نبی ہونے کے متعلق ہو سکتا تھا۔
تیسرا قرینہ اس بات پر یہ ہے عن ابی سعید بن المسیب قال سئلت سعد بن ابی وقاص اسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھٰرون من موسیٰ الا انہ لیس معی نبی فقال نعم بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۷۷۔
ابو سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا۔ کہ کیا تو نے نبی کریم ؐ کو حضرت علیؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تجھے مجھ سے وہی درجہ اور رتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسےٰ علیہ السلام سے تھا۔ ہاں میرے ساتھ نبی نہیں اس نے کہا ہاں (یعنی میں نے سنا)
ایک طالب بصیرت کے لئے یہ حوالہ کافی رہنما ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منزلت ہارون ؑ کو تو حضرت علیؓ کے لئے برقرار رکھا مگر اس منزلت کے لازمہ نبوت کو اپنے فرمان سے رفع کر دیا۔ کہ الا انہ لیس معی نبی:
چوتھا قرینہ جو کہ نہایت ہی فیصلہ کن ہے یہ ہے۔

عن ابن عباس قال اخرج الناس فی غزوۃ تبوک فقال علی یعنی للنبی صلعم اخرج معک فقال لا فبکی فقال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہرون من موسیٰ الا انہ لستبنبی سنا سب الفقیہ المغازلی صفحہ ۲۸۰

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جنگ تبوک کے لئے جب لوگ نکالے گئے تو حضرت علی رضؓ نے (اپنی جہاد سے محرومی کا خیال کرکے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ تو حضرت علیؓ (یہ جواب سن کر) رو پڑے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہیں مجھ سے وہی درجہ حاصل ہے۔ جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھا (ہاں حضرت ہارون نبی تھے) مگر تو نبی نہیں ہے۔

جواب دوم

یعنی اے علی جسطرح موسیٰؑ کی غیر حاضری میں حضرت ہارون خلیفہ تھے مگر وہ نبی تھے تو نبی نہیں چنانچہ خود نبی کریم صلعم سے یہ ہی معنی مروی ہیں کیونکہ یہ حدیث بایں الفاظ بھی آئی ہے الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون غیر انک لست بنبی چنانچہ خود فاضل دیوبندی نے مسلم کی روایت نمبر ۷ حدیث صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے اسی سے معلوم ہوا اسی سے معلوم ہوا کہ صرف حضرت علی کے واسطے آپ نے فرمایا کہ حضرت ہارون تو نبی تھے مگر تم نبی نہیں اسی طرح حدیث ۱۳۰ میں اس کی تشریح اس طرح موجود ہے۔ قال لعلی اما ترضی ان تکون بمنزلۃ ھرون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ ولا وراثۃ

یعنی اے علیؓ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جاؤ جس پر حضرت موسیٰ سے ہارون تھے مگر ہارون کی طرح تم کو نبوت اور وراثت نہیں مل سکتی کس قدر واضح ہے کہ موسیٰؑ کے بعد ہارون تو نبی اور وارث تھے موسیٰؑ کے مگر تم میرے مال اور نبوت کے وارث نہیں۔

اس سے زیادہ واضح حدیث نمبر ۱۳۷ ہے جس میں بجائے حضرت علی کے حضرت ابوبکر اور عمر کو بمنزلہ ہارون فرمایا ہے جس سے ظاہر ہوا کہ یہ ایک پیشگوئی کے رنگ میں حدیث ہے کہ تم میرے بعد میرے جانشین ہوگے مگر تم کو نبوت نہیں ملیگی۔
چنانچہ مولانا حالی اپنے ایک مضمون میں انوری کو پیغمبر شعر لکھا ہے ؎

در شعر سہ کس پیمبرانند ۔ ہر چہ کہ لا نبی بعدی
ابیات قصیدہ و غزل را ۔ فردوسی و انوری و سعدی

(دیکھو مقالات حالی صفحہ ۲۹)

چھٹی قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۸ و نمبر ۹ و نمبر ۱۰ و نمبر ۲۱ و نمبر ۲۲ و نمبر ۶۳ و نمبر ۶۲ و نمبر ۱۳ کا ماحاصل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت جب تک نہیں آسکتی جب تک تقریباً ۳۰ کذاب دنیا میں نہ آلیں اور ان میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ میں نبی اللہ ہوں اس سے ظاہر ہوا کہ چونکہ مرزا صاحب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے لہٰذا ان کو بھی انہیں تیس ۳۰ میں شمار کرنا چاہیئے۔

جواب ہمارا اس پر ایمان ہے آپ نے صرف تیس ۳۰ کذاب سے زیادہ تعداد کی کوئی حدیث نہیں پیش کی ہم مختصر حوالی پیش کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو یکون قبل خروج الدجال نیف علی سبعین دجال رواہ نعیم بن حماد فی الفتن وابو یعلیٰ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔ یہ بھی واضح رہے کہ وہ ستر کذاب گذر چکے ملاحظہ ہو ہماری کتاب کذابوں کا انجام جس میں ختم نبوت پر مفصل بحث کرکے صادق اور کاذب کا معیار پیش کیا ہے اور تمام کذابوں کے حالات جہاں جہاں سے لئے ہیں ان کتابوں کا حوالہ معہ صفحہ موجود ہے اس کے ساتھ ۲۸۲ مسلمانوں کے فرقوں کے نام بھی اس میں درج کر دئے گئے ہیں اور اس کتاب پر دس ہزار روپیہ انعام کا چیلنج بھی دیا ہے۔

دوسرا جواب اس جگہ لا نبی بعدی کے معنی برخلاف یا برعکس ہے یعنی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو میری شریعت کو تبدیل کردے اگر بعدی کے معنی یہ لئے جائیں کہ میری موت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو مسلمہ کذاب اور اسود عنسی محمد صلعم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور دونوں کی نسبت آپ نے خبر دی تھی۔ بیہقی اور نسائی اور ابن ماجہ ابو ہریرہ سے اور بخاری ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو سونے کے کڑے ہیں جس سے مجھے بڑا تردد ہوا اس وقت اللہ نے مجھے خواب ہی میں وحی کی کہ ان پر پھونک مار

جب ایسا کیا تو وہ دونوں اڑ گئے اس سے میں نے یہ تاویل کی کہ دو کذاب میرے بعد خروج کریں گے جن میں سے ایک اسود عنسی اور دوسرا مسلمہ کذاب ہے چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ ان دونوں نے شریعت اسلام کو مہمل کر ڈالا تھا اور ان دونوں نے محمد صلعم کے بعد دعویٰ نہیں کیا بلکہ محمد صلعم کی زندگی میں کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعدی کے معنی مرنے کے بعد نہیں بلکہ میری شریعت کے خلاف کے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں آتا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون پ۲۹ آخری رکوع یعنی اس قرآن کے بعد اور کون سی کتاب ہے جسکو تم مان سکتے ہو حالانکہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد نسائی وغیرہ کو سب مانتے ہیں پس معلوم ہوا کہ بعدی کے معنی خلاف کے ہیں۔

تیسرا جواب

ان تیس مدعیان نبوت کی تعداد پوری ہو چکی شرح صحیح مسلم الکمال الاکمال جلد ۷ ص۲۵۸ و مواہب قسطلانی ۲ صفحہ ۹۸ و حج الکرامہ صفحہ ۲۳۹ میں ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں نیز ابن خلدون ابن خلکان اور کامل ابن اثیر کے مطالعے سے بھی معلوم ہو جائیگا کہ ان کی تعداد پوری ہو چکی۔

چوتھا جواب

ان احادیث سے چھوٹے نبیوں کی ضرور ضرب ہے مگر سچے نبی کی نفی نہیں اور تعجب ہے کہ اس خیر الامم کی قسمت میں سوائے تیس کذاب کے صادق ایک بھی نہیں اور بنی اسرائیل کو چھ سال میں ۱۲۲ نبی ملا کریں آہ قسمت ؎

تقسیم کیا خوب ہے قسام ازل نے
جو شخص کے جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا
غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اگر یہ احادیث حضرت مرزا صاحب کے خلاف پیش کی جاسکتی ہے تو آپ کے آنے والے حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی علماء سو اپیش کر سکتے ہیں اس وقت جو کچھ آپ جواب دیں گے وہی ہماری طرف سے جواب تصور کر لو اس کا مفصل جواب ہماری کتاب کذابوں کا انجام میں مطالعہ کرو۔

ساتویں قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۱۱

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے چھ باتوں میں دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے پانچویں یہ کہ میں تمام مخلوق کی طرف نبی کر کے بھیجا گیا ہوں اور چھٹے یہ کہ میں خاتم النبیین ہوں حدیث نمبر ۳۲ و نمبر ۹۷ و نمبر ۱۲۷/۱۶۱ و نمبر ۱۲۹/۱۶۲ و نمبر ۱۶۳ و نمبر ۱۶۴ و نمبر ۱۶۵ و نمبر ۱۶۶ و نمبر ۱۶۷ و نمبر ۱۶۸ و نمبر ۱۶۹ و نمبر ۱۷۰ و نمبر ۱۷۱ و نمبر ۱۷۳ و نمبر ۱۷۴ کا بھی یہی مطلب ہے۔

جواب

ان احادیث نے بھی ہماری تائید کی وہ اس طرح کہ تمام انبیاء علیہ السلام ایک ایک واحد قوم کے واسطے آئے تھے اور حضرت عیسیٰ بھی مگر محمد صلعم بتمام مخلوق کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور یہ ان کو چھ باتیں ایسی خاص ملی ہیں جو دیگر انبیاء کو نہیں ملیں پس ثابت ہوا کہ بنی اسرائیل والے حضرت عیسیٰ اس امت کی اصلاح کے واسطے نہیں آ سکتے اس امت کی اصلاح کے واسطے جو کوئی آنے والا تھا وہ حدیث شریف کے مطابق امامکم منکم کے مطابق ہمیں میں سے ایک امام ہے اور وہ آ گیا اور لتر اول کا فر ہیں کافر ہو گئے ہم نے مان لیا فالحمد للہ علی ذلک

آٹھویں قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۱۲

میں لکھا ہے کہ سوائے اچھے خوابوں کے نبوت میں سے اور کچھ باقی نہیں رہا یہ ہی مضمون حدیث نمبر ۱۳ میں ہے اور یہ ہی حدیث نمبر ۳۴ میں و نمبر ۴۱ و نمبر ۴۴ و نمبر ۵۰ و نمبر ۵۵ و نمبر ۵۶ و نمبر ۸۹ کا بھی یہی مضمون ہے۔

جواب اوّل

خدا ان لوگوں کو تفقہ فی الدین (دین کے سمجھنے کی) توفیق دے کس قدر صاف بات ہے کہ نبوت میں سے

اب سوائے مبشرات کے اور کچھ نہیں رہا یعنی تشریعی نبوت ختم ہوگئی اب مبشرات باقی رہ گئے ہیں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو بشیر و نذیر ہیں حضرت عیسیٰ بھی بشیر ہیں جیسا قرآن شریف میں آتا ہے ومبشرا برسول من بعد اسمہ احمد (سورۃ صف) قال الرؤیاء الحسنۃ من الرجال الصالح جزء من ستۃ و اربعین جزءً من النبوۃ بخاری پارہ ۲۸ کتاب تعبیر الرؤیا یعنی جسکو ایک خواب سچا آجائے تو وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوگیا کہ نبوت کے چھیالیس حصہ ہیں دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ایک من چالیس سیر کا ہوتا ہے اور یوں کہو کہ مہاجن اس کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس ایک من سونا ہو اور جس کو ایک سیر سونا مل جائے تو وہ چالیسواں حصہ مہاجنی کا پاتا ہے اور جسکو ۲۰ سیر سونا مل جائے وہ نصف مہاجن یقیناً ہے اور جسکو ۴۰ سیر سونا مل جائے اس کے مہاجن ہونے میں کسیکو کلام نہیں ہوسکتا پس اسی طرح جس شخص کو چھیالیس خواب آجائیں اس کے بھی نبی ہونے میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہیئے اور حضرت مسیح موعود کو تو ہزاروں خواب کشف اور الہام اور وحی ہوئے پھر کیا وجہ ہے کہ چھیالیس خواب سے تو امتیٰ موسیٰ تو نبی ہوجائے اور عیسیٰ یا زید نہ ہوسکے؟

جواب نمبر ۹ ان احادیث یا قرآن کی آیتوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے بہتر نہ تم سمجھتے ہو نہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے یہ معنی خود نہیں سمجھے چنانچہ خاتم النبیین والی آیت ۵ھ میں نازل ہوئی اور حضور کے فرزند ابراہیم ۱۰ھ میں فوت ہوئے اس وقت حضور نے فرمایا لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا (ابن ماجہ باب وفات ابن رسول) شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ لو بقی ابراھیم لکان نبیا اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا معلوم ہوا کہ ابراہیم کی نبوت میں انکی موت روک ہوگئی ورنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے یہ زندہ رہتا یا نہ رہتا خاتم النبیین کی آیت کی وجہ سے یہ نبی ہو بھی نہیں سکتا تھا مثلاً زید کمال محنتی ذہین ہو اور ہر جماعت میں اول نمبر رہتا ہوا انٹرنس پاس کرکے فوت ہوجائے تو اس کے ماسٹر یہ کہیں گے کہ اگر زید زندہ رہتا تو ایم اے پاس کرتا اور اگر ایم اے کا درجہ یونیورسٹیوں نے اڑا ہی دیا

ہوتو پھر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ زید زندہ رہتا تو ضرور ایم اے پاس کرتا ہاں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ چونکہ اس میں بنی ہونے کی قابلیت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو مار دیا کہ کہیں بنی نہ بن جائے تب بھی مخالفین کی بات بن جاتی۔

نویں قسم کی احادیث جواب

حدیث نمبر ۱

میں لکھا ہے کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

جواب

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد لاکھوں کروڑوں مسجدیں بن گئیں تب تو اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ محمد صلعم بھی ایسے ہی آخر ہیں جن کے بعد لاکھوں انبیاء ہو سکتے ہیں اگر مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد نہیں بنی یا نہیں بن سکتی تو تمہارا استدلال صحیح ہے فاضل دیوبندی اس حدیث کے آگے لکھتا ہے کہ آخر المساجد سے آخر المساجد انبیاء ہے یعنی نبی کی مسجد آخری ہے مگر اس بیچارہ نے قرآن شریف نہیں پڑھا بقول مولانا روم حرف ۵

مسئلہ حیض ونفاس آموختی

قرآن شریف میں لکھا ہے تمام مساجد اللہ کی ہوا کرتی ہیں نبیوں کی مساجد نہیں ہوا کرتیں چنانچہ اللہ فرماتا ہے کہ ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ پ ۲ ع ۲۶ کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدیں کسی کو نماز پڑھنے سے روکے دوسری جگہ فرمایا انما یعمر مسٰجد اللہ من اٰمن باللہ پ ۱۰ ع ۶ تعمیر کرتے ہیں یا آباد کرتے ہیں اللہ کی مسجدیں وہ جو ایمان لائے۔ تیسری جگہ فرمایا وان المسٰجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا پ ۲۹ ع ۱۱ یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو۔ سنا آپ نے خدا کا کلام اگر آپ والی حدیث جس میں مساجد الانبیاء ٹھونس دیا گیا ہے اگر قابل پذیرائی ہوتی تو ضرور اس حدیث کو بخاری یا مسلم بھی نقل کرتے؟

حدیث نمبر ۹۹ و ۹۸

میں صرف اس قدر ہے کہ قیامت کے روز حضرت نوح کی امت کہیگی کہ اے رسول کریم یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا حالانکہ آپکی امت تو خیر الامم

جواب

یہ تو ظاہر ہے آخر الامم ہونے میں کسی کو شک نہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے کب کہا کہ میری بھی کوئی امت ہے وہ تو صاف کہتے ہیں کہ ؎

جو کچھ ہے میں نے پایا اس یار سے ہے پایا
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

حدیث نمبر ۱۰۱

میں لکھا ہے حضور نے اپنے چچا عباس کو فرمایا کہ جسطرح میرے اوپر نبوت ختم ہوگئی اسی طرح آپ پر ہجرت۔

جواب

کس قدر واضح بیان ہے یہ حدیث تو تمہارے تمام مکر و فریب کی قلعی کھول رہی ہے کیا حضرت عباس کے بعد کسی نے ہجرت نہیں کی کیا حضرت عباس کے بعد رسول کریم نے ہجرت حرام کردی ؟ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ہندوستان بھر کے علماء کی جماعت یعنی جمیعت علماء ہند کابل کو ہجرت کا فتویٰ دے کر اس کے معنی کی تشریح کرچکی ہے مولانا اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ جسطرح حضرت عباس آخری مہاجر ہیں اسی طرح محمد صلعم بھی آخری نبی ہیں۔

حدیث نمبر ۹۴ کا یہ مطلب ہے کہ میری امت آخری ہے اور جب حضرت عیسیٰ میری امت میں آئیں گے تو اپنے حواریوں کو بھی میری امت میں پائیں گے

جواب - اس حدیث نے یہ بھی بتادیا کہ جیسے حواری حضرت عیسیٰ کے اس امت میں موجود ہوں گے ویسے ہی وہ حضرت عیسیٰ بھی ہوں گے - گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کے ہمراہ ان کے حواریوں کے دوبارہ آنے کی بھی پیشگوئی لکھی ہے۔ اب بتاؤ مولانا کیا حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے حواری بھی آسمان پر گئے ہوئے ہیں ؟

پس ہر سعید روح اس سے انداز ہ کرے کہ جس طرح بروزی رنگ میں حواری

موجود ہوں گے ویسے ہی بروزی رنگ میں حضرت عیسیٰ بھی مبعوث ہوں گے کیونکہ حضرت عیسیٰ کی نسبت حدیث میں صاف آیا ہے کہ امامکم منکم وہ تم ہی میں سے تمہارا ایک امام ہے۔

حدیث نمبر ۱۹ - میں لکھا ہے میں سابق ہوں اور میں ہی آخر - مطلب صاف ہے جیسے حضور سابق ہیں ویسے ہی آخر -

حدیث نمبر ۲۴ - میں لکھا ہے کہ انبیاء کی کل سات ہزار برس کی عمر ہے - آخری ہزار میں مبعوث ہوا ہوں -

جواب - فرمائیے مولانا؟ یہ آخری ہزار کتنا بڑا ہے آج ۱۳۴۷ھ ہو ہے دس سو کا ہی ایک ہزار ہوتا ہے یا کچھ اور زیادہ کا؟ مگر قیامت تو نہیں آئی اور نہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ انشاء اللہ تین سو برس تک اور بھی قیامت نہیں آسکتی پس معلوم ہوا کہ اس جگہ آخر کے یہ معنی ہیں کہ گویا پانچہزار پہلے سال کے آخری دو ہزار بلکہ تین ہزار کو بھی آخری کہا جائے تو درست ہے کیونکہ تین پہلے تین آخری چوتھا ہزار درمیان کا گویا چوتھے ہزار کے بعد جس قدر نبی اور امتیں آئیں وہ سب آخری ہیں - من قرأ سورة الكهف كما انزلت كانت له نوراً يوم القيمة من مقامه الى مكة ومن قرأ عشر آيات من آخرها ثم خرج الدجال لم يسلط عليه

یعنی طبرانی نے معجم اوسط میں اور حاکم نے مستدرک میں اور ابن مردویہ اور بیہقی اور حافظ ضیاء الدین نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ کہف کو اس ہیئت سے جس طرح نازل ہوئی ہے پڑھے تو اس کے لئے مقام رہائش سے مکہ تک نور ہوگا اور جو سورۃ کہف کی آخری دس آیات پڑھے اور پھر دجال خروج کرے تو اسکا اس پر تسلط نہ ہوگا - دیکھو کنز العمال جلد ا صفحہ ۱۴۴ - دوسری حدیث من قرأ العشر الاواخر من سورة الكهف عصم من فتنة الدجال یعنی ترمذی نے ابو داؤد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھے گا - وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا - کنز العمال جلد ا صفحہ ۱۴۳ -

اب دیکھئے ان دونوں حدیثوں میں آخر کا لفظ بھی موجود ہے اور اس کا استعمال بھی یعنی آخری دس آیت کی پہلی آیت بھی آخری ہے اور دوسری بھی آخری ہے

اور تیسری بھی آخری ہے اور چوتھی بھی آخری ہے اور پانچویں بھی آخری ہے اور چھٹی بھی اور ساتویں بھی اور آٹھویں بھی اور نویں بھی اور دسویں بھی آخری ہے اسی طرح محمد صلعم بھی آخری ہیں اور حضرت مسیح موعود بھی آخری اسی طرح تیسری حدیث ہے من حفظ عشر آیت من اول سورۃ الکہف عصم من فتنۃ الدجال یعنی احمد بن حنبل و مسلم و ابوداؤد و نسائی نے ابودا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی اول کی دس آیتیں یاد کرے تو وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۱ یعنی سورۃ کہف کی پہلی دس آیتوں میں سے پہلی آیت بھی پہلی ہے اور دوسری بھی پہلی ہے اور تیسری بھی پہلی ہے اور چوتھی بھی پہلی حتی کہ دسویں بھی پہلی ہے

دسویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۶ کا مطلب ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین۔
حدیث نمبر ۱۷ کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر فرمایا کہ میں اور قیامت سے اس طرح ملے ہوئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلی حدیث نمبر ۱۹ کا یہ مطلب ہے کہ ہم سب سے آخر بھی ہیں اور اول بھی ۲۲ و ۲۳ ۳۳ کا بھی یہی مطلب ہے و نمبر ۵۴ و نمبر ۵۹ و نمبر ۶۰۔
حدیث نمبر ۱۰۸ و نمبر ۱۰۹ و نمبر ۱۱۰ و نمبر ۱۱۱ و نمبر ۱۱۲ و نمبر ۱۱۳ و نمبر ۱۱۴ و نمبر ۱۱۵ و نمبر ۱۱۶ و نمبر ۱۱۷ و نمبر ۱۱۸ و نمبر ۱۲۰ و نمبر ۱۲۴ و نمبر ۱۳۳ و نمبر ۱۳۵ و نمبر ۱۳۶ کا بھی یہی مطلب ہے اور حدیث نمبر ۱۷۵ کا یہ مطلب ہے کہ میں تمام رسولوں کا پیشوا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں اور قیامت کے روز پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔
جواب انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی (ترمذی کتاب المناقب) بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے ومن معنی الثانی انہ صار کالخاتم الذی یختمون و یتزینون بکونہ منہم فتح البیان صفحہ ۲۸۶۔ انگوٹھی انگلی کا احاطہ کرتی ہے

اسی طرح آپ نے تمام انبیاء کے کمالات کا احاطہ کیا ہوا ہے ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری...

آخر کے لحاظ سے آپ تمام صاحب شریعت انبیاء کے آخر ہیں اور النبیین میں الف لام ایسا ہی ہے جیسا یقتلون النبیین میں تو کیا یقتلون النبیین کے یہ معنی ہیں کہ تمام انبیاء قتل کر دیئے گئے ؟ - اگر الف لام استغراق کا مراد لیں تو مسیح ناصری کا آنا بھی ناممکن ہو جائے گا کیونکہ پھر محمد صلعم کے بجائے حضرت مسیح آخر ہو جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے فانی اٰخر الانبیاء وان مسجدی اٰخر المساجد مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ والمدینہ جیسے آپکی مسجد کے بعد لکھوکھا مسجد کا بنجانا آخر المساجد کے خلاف نہیں ایسی ہی شریعت محمدیہ کے ماتحت نبی کا آنا خلاف نہیں۔

حدیث نمبر ۶۵ میں لکھا ہے کہ لا نبی بعدی ولا امتہ بعدی امۃ اور یہ ہی مطلب نمبر ۶۶ و نمبر ۶۷ و نمبر ۶۸ کا بھی ہے اس کا جواب اوپر گذر چکا اور۔

حدیث نمبر ۶۹ کا یہ مطلب ہے کہ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جسکو میں اپنی زندگی میں پالوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد ہوگا۔

جواب :- بیشک ہمارا بھی یہ ہی ایمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت رسول ہوتا تو تب آپ اس کے نبی نہ ہوتے اب چونکہ کوئی صاحب شریعت نبی نہیں اس لئے تاقیامت پیدا ہونے والوں کے رسول حضور ہی ہوئے

حدیث نمبر ۱۲۸ و ۱۲۹ و نمبر ۱۳۰ کا بھی یہ ہی مطلب ہے اور حدیث نمبر ۲ تا ۱۳ تیسری قسم کی احادیث میں درج کر چکے ہیں نمبر ۱۳۴ کا بھی یہ ہی مطلب ہے جو ۱۳۲ کا ہے

گیارھویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۲۰۹ میں لکھا ہے کہ میں ایک ہزار انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں یا کچھ زیادہ۔

جواب :- مولانا آپ فرمائیے ایک لاکھ پچیس ہزار یا پانچسو آپ کے حساب سے نبی ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا پانچسو کے آپ ختم کرنے والے نہیں۔

حدیث نمبر ۳۲ و نمبر ۴۴ میں لکھا ہے کہ خاتم الانبیار اور اللہ کا بندہ ہوں ۔
حدیث نمبر ۴۵ میں فرمایا کہ ہم ستر امتیں پوری کریں گے اور ہم سب سے آخری ہیں
جواب ۔ اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ ضروری نہیں کہ جسقدر انبیار آئیں
انکی امت بھی ضرور ہو جسطرح بنی تو آئے سوا لاکھ اور امتیں کل ستر ہیں معلوم
ہوا کہ صرف ستر ایسے انبیار گذرے جنکی امتیں ہوئیں اسی طرح محمد صلعم کے بعد جو
نبی ہوں گے وہ امت اپنی نہیں بنا سکتے امت محمد صلعم کی ہی رہینگی بلکہ قرآن کی
رو سے محمد صلعم خود امتی ہیں چنانچہ فرمایا عن ملۃ ابراھیم حنیفا
کہ امت ابراہیم پر ہوں ۔

بارہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۳۳ میں لکھا ہے کہ رسالت اور نبوۃ منقطع ہو چکی پس میرے بعد کوئی
رسول اور نبی نہیں اور نمبر ۱۳۴ میں اسقدر زیادہ عبارت ہے کہ مبشرات باقی
ہیں سوال کیا کہ مبشرات کیا چیز ہیں حضور نے فرمایا مسلمانوں کے خواب جو کہ
نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے ۔
جواب اوّل ۔ دوسری حدیث نمبر ۲ نے تشریح کر دی کہ اب شریعت
والی نبوت تو منقطع ہو چکی مگر مبشرات والی باقی ہے ۔
دوسرا جواب ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کو ایک سچا خواب آیا
وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ۔ قال الرؤیا الحسنۃ من الرجال الصالح
جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری پارہ ۲۸ کتاب تعبیر الرؤیا
شروع بخاری میں لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی ابتدا خوابوں سے
ہوئی تھی تو معلوم ہوا کہ خواب بھی نبا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اگر وحی الہام
تک وہ سلسلہ ترقی کر جائے تو پھر نبوت تک پہنچ سکتا ہے اور یہ سلسلہ وحی الہام
کا جاری ہے جسکو ہم آگے بیان کریں گے ۔
تیسرا جواب ۔ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت خلا الرسول لا
نبی الحدیث من الرسالۃ والنبوۃ میں الف لام جنسی نہیں بلکہ عہدی

یعنی تشریعی نبوت بند ہوگئی چنانچہ پہلے ائمہ کرام نے اس حدیث کے یہی معنی کئے ہیں ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا فلا شرع یکون ناسخا الشریعۃ صلعم و لا یزید لی شرع۔ حکما اخر وھذا معنی قولہ صلعم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام

فتوحات مکیہ مصنفہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی جلد ۲ باب ۷۳ شرح و جلد ۱ مصری صفحہ ۵۶۹ و جلد ۲ باب ۷۳ سوال نمبر ۱۰ و سوال نمبر ۸۸ و سوال نمبر ۸۲ صفحہ ۵۵ و صفحہ ۵۲ و فصوص الحکم فص حکمۃ قدریہ فی کلمۃ عزیزۃ و الانسان کامل والانسان کامل مصنفہ عارف ربانی حضرت عبد الکریم جیلانی باب ۳۶ و باب ۶۳ و موضوعات کبیر صفحہ ۵۸ و ۵۹ و مجمع البحار صفحہ ۸۵۔

و تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مقامات مظہری صفحہ ۸۸ وغیرہ۔

تیرہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۹ و نمبر ۱۰ کا مضمون یہ ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے

جواب اوّل۔ اس جگہ یہ معنی ہیں کہ اگر میرے بعد فوراً کوئی نبی ہوتا عمر ہوتے۔

دوسرا جواب۔ یہ ہے کہ اگر میں اس زمانہ میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے اور یہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی ثابت ہیں چنانچہ دیکھو دیلمی و تاریخ الخلفا عن ابی بکر احمد حاکم طبرانی۔ عن عصمۃ بن مالک

فرمایا لو لم ابعث لبعثت یا عمر مرقاۃ

شرح مشکوۃ زیر حدیث ھذا۔ بعد بمعنی بغیر عربی زبان میں عام ہے مثلاً قرآن شریف کی سورۃ فاطر میں آیا ہے وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ اسی طرح سورۃ آل عمران رکوع ۱۰ میں ومن ذا الذی ینصرکم من بعدہ

تیسرا جواب - یہاں شرعی نبی مراد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی شرعی نبی ہوتا تو عمر ہوتے کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر کا من کل الوجوہ افضل ہونے کے حضرت عمر سے حضرت ابوبکر کا نام نہ لینا ظاہر کرتا ہے وجہ یہ تھی کہ حضرت کی طبیعت امکان شریعت کی طرف زیادہ موزوں تھی چنانچہ قریباً بیس احکام شریعت کے حضرت عمر کے کہنے کے مطابق نازل ہوئے دیکھو تاریخ الخلفاء و پردہ اذاں -

بارش کی مثال

آج کس قدر نہریں کنوئیں دریا نل واٹر پمپ انجن ندی نالے جھیل تالاب موجود ہیں مگر کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ اب بارش کی ضرورت نہیں باوجود اس قدر سامان موجود ہونے کے انسان بارش کا محتاج ہے اسی طرح اس قدر کتب اور مولوی ہونے کے انسان آسمانی بارش یعنی نبی بنا وحی الہام کا محتاج ہے چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی مثال بارش سے دیتے ہیں -

حدثنا محمد بن العلاء قال ثنا حماد بن اسامہ عن برید بن عبد اللہ عن ابن بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی صلعم قال مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدیٰ والعلم کمثل الغیث الکثیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے زوردار بارش کے مانند ہے کہ جو زمین پر برسا تو جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اس پانی کو لوگ خود پیتے ہیں اور جانوروں کو پلاتے ہیں اور زراعت کو اس سے سیراب کرتے ہیں اور کچھ بارش چٹیل میدان میں ہوتی ہے وہ پانی کو نہیں روکتی نہ سبزہ اگاتی ہے (دیکھو ہندی مترجم بخاری پارہ اول صفحہ نمبر ۵) اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی ایسے چٹیل میدان نہ خود نبی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں نہ دوسروں کو اور جس طرح بارش کی ضرورت ہمیشہ جاری رہتی ہے اسی طرح انبیاء کی -

چودہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۳ - اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ خلافت تیس برس تک رہیگی

اور پھر ملک و سلطنت ہو جائے گی حدیث نمبر ۸۷ و ۸۸ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو نبوت اور رحمت بناکر شروع کیا اور پھر خلافت اور رحمت ہونے والی ہے پھر ملک عضوض ہونیوالی ہے پھر تکبر اور جبر اور امت میں فساد ہونے والا ہے۔

جواب۔ یہ تو پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی ہر مسلمان کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے نبوت کی بندش ظاہر ہو سکے۔

پندرہویں احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۵۴ - کا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس لئے آپ خاتم النبین ہیں اور حدیث ۱۱۹ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت آدم کے دونوں شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

جواب - نمبر ۵۴ نے تو مسئلہ ختم نبوت کی بیخ و بنیاد ہی اکھیڑ کر رکھدی کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس لئے آپ خاتم النبین ہیں خاتم کے متعلق تمام دنیا کی لغات بھی یہ ہی کہتی ہیں کہ خاتم مہر کو کہتے ہیں چلو چھٹی ہوئی۔ میں اپنے مولا کے قربان جاؤں فاضل دیوبندی کو بار بار اقبال ڈگری دلوا رہا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ناظرین ذرا غور فرماویں۔

کہا علی نے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس لئے آپ خاتم النبین ہیں جس لفظ پر جھگڑا ہے وہ لفظ خاتم ہے اور اس حدیث میں دو جگہ لفظ خاتم موجود ہے جو پہلے خاتم کے معنی ہیں وہی دوسرے خاتم کے معنی ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر خاتم کے معنی بند کرنے کے ہیں تو دونوں جگہ اس کے معنی بند کرنا کیوں نہیں کرتے کس قدر صریح لفظ ہے مگر آہ نہیں دیکھتے سہ

وہ تمام نگاہوں کو نظر آئے تو کیا آئے
آنکھوں میں بصر دل میں بصیرت ہے مگر شاذ

ہر اک کرم خاص کے قابل نہیں ہوتا
ایسا بھی نصیب ایسی بھی قسمت ہے مُذشاذ

جواب دوم - اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ جس طرح بعض آدمی کی چھ انگلی ہوتی ہیں اور اس کا نام چھنگا رکھ دیا جاتا ہے یا بعض آدمی کا کان چھید دیا جاتا ہے اور اس کا نام چھیدا رکھا جاتا ہے اور جس کے کان میں بند اٹال دیا جاتا ہے اس کو بندا اور مندا کہکر پکارتے ہیں اور بعض کی ناک چھید دی جاتی ہے اور اس کا نام نتھو خاں یا نتھا سنگھ رکھدیا جاتا ہے اسی طرح دونوں شانوں کے درمیان مہر ہونے کی وجہ سے حضور کا نام مہر الانبیا رکھدیا گیا اور یہ ہی حضرت علی کے قول سے ثابت ہے رمضانی شبراتی عیدا - بقراعیدا - بدھوا - منگلا - بستیا عام طور پر ہندوستان میں نام رکھے جاتے ہیں اسی طرح عرب میں ایران انگلینڈ - غرضیکہ تمام ممالک میں دستور ہے تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین نام دیا گیا۔

سولھویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۹ اپنے مضمون کی ایک ہی ہے جو خدا جانے یہ کالا کافر دیوبندی کہاں سے ڈھونڈ کر لایا ہے جو قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے اس کا مضمون یہ ہے حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن کے سوا کوئی وحی نہیں (معتصر من مشکل الاثار صفحہ ۲۵۲)

جواب ۱ - اے بدبخت انسان جس طرح ابوجہل ابولہب نمرود فرعون اور ابلیس کو انبیا کی مخالفت نے اندھا کر دیا تھا اسی طرح تو بھی جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں اندھا ہو گیا ہے۔ بنی اسرائیل کی تو عورتوں کو بھی وحی ہو اور اس خیر الامم میں کسی مرد کو بھی نہ ہو دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے واوحینا الی ام موسیٰ (سورۃ قصص) اسی طرح حضرت مریم کو وحی ہوئی جو انہوں کو بھی دی ہوئی - واذ اوحیت الی الحواریین بلکہ انسان تو الگ سے حقیر مکھی کو بھی وحی ہوتی ہے پھر احادیث میں صاف آیا ہے کہ جب مسیح ابن مریم دوبارہ آئیں گے تو انپر وحی ہوگی

پس معلوم ہوا کہ وحی ہر شخص پر ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ منہ در منہ کسی سے بات نہیں کرتا بلکہ ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب۔ یعنی کسی بشر کے واسطے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوائے اس کے کہ وحی یعنی اشارہ کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجت البالغہ میں نہایت واضح طور پر روشنی ڈالی ہے۔ اور کتاب منصب امامت میں مولوی محمد اسمعیل شہید نے اور حضرت مسیح موعود کے سخت سے بڑے دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں براہین احمدیہ پر ریویو کرتے وقت یہ ریویو علیحدہ بھی چھپا ہے وہاں اس پر بحث دیکھ لو۔

سترہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۲ کی احادیث کا یہ مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کوئی کتاب نہیں تا قیامت

جواب۔ مولانا ہمارا ابھی یہی ایمان ہے مگر غنیمت ہے کہ آپ نے حیض و نفاس کی احادیث اس جگہ نقل کر کے نمبر بڑھانے کی کوشش نہیں کی

اٹھارہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۹۰ و نمبر ۱۹۱ و نمبر ۱۹۲ کا یہ مطلب ہے کہ جو اللہ کے حاکم کی اہانت کریگا اللہ اس کو ذلیل کرے گا جو اس کی عزت کرے گا اللہ اس کی عزت کرے گا۔

جواب ۔ ہمارا ابھی یہی ایمان ہے مگر غنیمت ہے کہ آپ نے حیض و نفاس کی احادیث اس جگہ نقل کر کے نمبر بڑھانے کی کوشش نہیں کی

انیسویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ ان تمام احادیث کا یہ مطلب یہ ہے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کا آخری حصہ دجال کا مقابلہ کرے گا
اور نمبر ۲۷ کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا بہترین حصہ
سب سے پہلا اور سب سے آخری حصہ ہے کیونکہ پہلے طبقہ میں اللہ کا رسول ہے اور
آخری طبقہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور اس کے درمیان میں ٹیڑھے
راستہ والے ہیں نہ تم میں وہ ہیں اور نہ تم ان میں سے ہو۔

جواب — اوّل یہ معلوم کرو کہ دجال کیا چیز ہے جو کچھ تم نے سمجھا ہے وہی ہے یا
اور کچھ۔ لغت عرب اور دجال تاج العروس میں لکھا ہے دجال لفظ دجالت سے
نکلا ہے جس کے معنی ایک بڑے گروہ کے ہیں جو تجارت کے مال لئے پھرتا ہوگا۔
(دیکھو تمام دنیا میں امریکہ جرمنی انگلینڈ فرانس اٹلی وغیرہ والے مال لئے پھرتے
ہیں) منتہی الارب۔ صحاح۔ جوہری۔ صراح۔ قاموس نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اسی طرح
عمدۃ القاری جلد اوّل صفحہ ۸۶ ہم نے بھی یہی معنی لکھے ہیں کہ دجال فعال کے وزن پر
ہے اور لفظ دجل سے نکلا ہے جس کے معنی جھوٹ اور فریب اور حق کو جھوٹ کے ساتھ
ملانے کے ہیں نیز لکھا ہے کہ ابو العباس کہتا ہے کہ اس واسطے دجال نام رکھا گیا ہے کہ
وہ زمین پر سفر کرے گا اور زیادہ زمین کو قطع کرے گا اور ابن درید کہتا ہے کہ اس واسطے
دجال نام رکھا ہے کہ وہ بڑی جماعت سے زمین اسی طرح ڈھانپ دے گا جس طرح دریا
دجلہ اپنے پانی سے زمین کو ڈھانپ دیتا ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ
۸۷ ۔ ثعلب نے کہا کہ دجال کے معنی ملمع کرنیوالے کے ہیں اور اس وقت دجل بولا جاتا ہے
جب سونے پر ملمع کیا جاتا ہے اور ابن درید کہتا ہے کہ ہر ایک چیز جس کو میں نے ڈھانپ
دیا اس کو میں نے دجل سے کیا اور چونکہ دجال ایک کثیر جماعت کے ساتھ زمین کو ڈھانپ
دے گا اس واسطے اس کو دجال کہا گیا دیکھو زرقانی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ شرح مواہب اور
تفسیر لوامع التنزیل جلد ۳ صفحہ ۳۶۲ میں لکھا ہے وجہ تسمیہ دجال چونکہ وہ ملعون زمین
پر پھرے گا اس واسطے دجال نام رکھا اور وہ ملعون نہایت ہی جھوٹا ہے اس واسطے
نام دجال ہے اور چونکہ وہ ملعون تمام اطراف زمین کو اپنے قدموں سے طے کرے
گا۔ اور چونکہ اس ملعون کے لشکر رفیق بہت بڑے ہوں گے۔ اور چونکہ وہ زمین
کو ناپاک کرے گا اس کے تابعدار خلقت چارپائے اور مویشی کثیر ہوں گے جہاں جائے
گا ان کے پاخانہ سے بھر دے گا اور چونکہ ملمع سازی اور فریب کاری بہت کرے گا اور

چونکہ وہ دنیا میں پھرے گا سونے چاندی کے خزانے دکھلاتا پھرے گا اور چونکہ وہ ملعون اپنے جادو کے کمال سے اپنے ساتھ پانی دودھ ست ہما... کے چشمہ لئے پھرے گا چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے معنی نہیں بتلائے اس سے ہم نے فاضل دیوبندی کی کتاب ختم نبوت حصہ اول صفحہ ۲۵ سے ایک حدیث لکھی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ شعر عرب کا دیوان ہے جس میں لغات اور مشکلات کے فیصلے ہوتے ہیں تو جب کوئی لفظ قرآن کا ہم پر مخفی ہوجاتا ہے تو ہم اس دیوان کی طرف رجوع کرتے ہیں" پس اس قول کے مطابق ہم نے لفظ دجال کے معنی کلام عرب سے نقل کر دئے ہیں اسی طرح ہم نے دیگر مقامات میں کلام عرب سے تحقیق کیا ہے جب اس قدر معلوم ہو گیا تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ۔

دجال کون ہے

سو پہلی نشانی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی دس آیتیں اول اور دس آخر کی پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا یہ احادیث ہم نویں قسم کی احادیث کا جواب دیتے وقت آخر میں لکھ چکے ہیں جب سورۃ کہف کی دس آیتیں اول کی پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے اول دس آیات میں پادریوں کا ذکر ہے اور آخر دس آیات میں فلاسفروں اور مادہ پرست حکما کا۔

سورۃ کہف کی دس آیات پڑھ کر دیکھو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں ایک ایسی قوم کا ذکر ہے جو خدا کا بیٹا ماننے والی قوم ہوگی اور اس کی پہچان یہ بتائی کہ ان کے کام بڑے حیرت انگیز ہوں گے اور زمین کی ہر چیز سے فائدہ اٹھاتے ہوں گے اور ان کو خوبصورت کرکے دکھلاتے ہوں گے اور آخری دس آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوم اپنی عقل اور نیچر کو اپنا ہادی سمجھتی ہوگی اور اپنی صناعی سے کہتا ہوگا کہ کوئی خدا نہیں اور ان کا کل دارومدار تحقیقات پر ہے جس سے یہ خود ہی گمراہ ہوتے ہیں اور جو ان کے شاگرد ہوتے ہیں وہ بھی نیچری بن جاتے ہیں ان آیات کے متعلق محمد صلعم فرماتے ہیں کہ تم ان آیات کو پڑھ لیا کرو جب ان بیس آیات کو انسان پڑھے گا اور تدبر کرے گا تو فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا اسی واسطے محمد صلعم کو جوامع الکلم کا خطاب

ہے کہ آپ نہایت جامع کلام کر گئے ہیں تقوی اور تدبر کرنے والا ضرور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جس کا مقصد ہی مخالفت اور تعصب ہے وہ کیا فائدہ اٹھائیگا

ان چودھویں صدی کے مولویوں نے اور کچھ فہم فیج الاعوج والوں نے اپنی کج فہمی سے لوگوں کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ وہ ایک واحد شخص ہے جس کا نام دجال ہے سو یہ ہم اوّل لغات سے ثابت کر چکے کہ دجال واحد شخص نہیں مگر تاہم ان علماء سوء پر اتمام حجت کے واسطے حضور صلعم کے کلام سے بھی دکھلا دیتے ہیں یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون الناس جلود الضان من اللین السنتهم احلٰی من العسل وقلوبهم قلوب الذئاب الخ

یعنی نسائی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آخری زمانہ میں دجال نکلیگا وہ جماعت ہوگی جس کے لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملائیں گے اور لوگوں کو دین کے بارہ میں بکریوں کی کھال میں دکھلائی دینگے یعنی بظاہر مسکین اور غریب طبع ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیئے کے سے ہوں گے اللہ تعالٰی کہیگا کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا میری ذات پر جرأت کرتے ہیں مجھے انپر اس قدر غصہ ہے کہ میں قسم کھالوں گا کہ انہیں میں سے ایک فتنہ برپا کروں گا جس سے ان کے دانائے دانا بھی حیران رہ جائیں گے

دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ - چنانچہ اس سے ثابت ہو گیا کہ اہل یورپ اس کے پورے پورے مصداق ہیں اور ان کی طاقت ایسی زبردست ہے کہ کوئی دوسری طاقت دنیا کی ان سے مقابلہ نہیں کر سکتی مگر اللہ تعالٰی کا وعدہ ہے کہ انہی میں سے فتنہ پیدا کر دے گا یعنی آپس میں ہی لڑ مریں گے -

ناظرین یہ مضمون بڑا وسیع ہے اس لئے میں چند قرائین اہل بصیرت کے واسطے اس جگہ نقل کر کے اس وسیع بحث کو ختم کرتا ہوں ورنہ یہ مضمون بڑی وسعت چاہتا ہے جو لوگ اس مضمون کو مفصل دیکھنا چاہیں وہ ہماری کتاب محقق منگوا کر پڑھیں اور اخبار الحلول انڈیا کے خریدار ہو جائیں اس میں اس مضمون کو مفصل شائع کرنے کا ارادہ ہے انشاءاللہ عنقریب -

ابن المنادی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے خطبہ پڑھا اور پھر تین دفعہ کہا کہ اے لوگو پیشتر اس کے کہ میں تم سے رخصت ہو جاؤں مجھ سے کچھ پوچھ لو

اسپر صعصعہ بن سوحان عبدی کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے امیر المومنین دجال کب نکلے گا تو حضرت علی نے فرمایا صعصعہ ٹھہر اللہ تیرے مقام کو جانتا اور تیرے کلام کو سنتا ہے اور معلوم رہے کہ مسئول عنہ سائل سے اس بارہ میں زیادہ نہیں جانتا لیکن دجال کے بارہ میں کہ وہ کب ظاہر ہوگا کچھ علامتیں اور نشان اور اسباب ہیں بعض بعض کو ظاہر کردیں گے اور ایک ہی مدت میں یکے بعد دیگرے واقع ہوں گے پھر اگر تم چاہو تو میں اس کی علامت تم کو بتادوں گا اس نے کہا ہاں امیر المومنین میں اسی باب میں تو دریافت کرتا ہوں حضرت علی نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو اکٹھا کرو اور جو کچھ میں کہوں سنو یاد رکھو سو واضح ہو کہ دجال اس وقت نکلے گا جب دیکھو کہ لوگوں نے نمازوں کو ترک کردیا اور امانتوں کو ضائع کردیا اور اللہ کے حکم میں ضعف آگیا ہو اور ظلم فخر سے کیا جاتا ہو اور امیر لوگ فاسق فاجر ہوں اور وزیر خائن پیشہ ہوں اراکین ظالم ہوں اور قاری فاسق ہوں اور ظلم وتعدی بر ملا ہو اور زنا کھلا ہوتا ہو سود کا عام رواج ہو اور قطع رحمی بہت ہو اور گانیوالی بلائی جائیں شراب دن دہاڑے پی جاتی ہو اور پیمان توڑے جاتے ہوں اور قسمیں ضایع کی جاتی ہوں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہوں مسجدیں سجائی جاتی ہوں اور لمبے چوڑے ممبر کھڑے کئے جاتے ہوں اور قرآن کریم آراستہ کئے جاتے ہوں اور رشوت لی جاتی ہو کمینے اور کم عقل عامل بنائے جاتے ہوں اور خون کرنا ہلکی بات سمجھی جاتی ہو اور دین کو دنیا سے بیچتے ہوں اور دنیا کی حرص میں آکر عورت اپنے خاوند کی تجارت میں شریک ہوتی ہو اور عورتیں ممبر پر کھڑی ہوکر لیکچر دیتی ہوں اور مرد عورتوں کی شکل اختیار کرتے ہوں اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہوں اور سلام صرف جان پہچان پر ہوتا ہو اور گواہ بغیر طلب گواہی دیں اور بغیر طلب لوگ قسمیں کھائیں اور انسان ایسی شکل بنائے کہ بظاہر بکری جیسا نرم ہو لیکن باطن میں بھیڑیا جیسا دل ہو ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے اور ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں اور ان کی خفیہ باتیں مردار سے زیادہ بودار ہوں گی اور دین کے سوا اور باتوں میں زیادہ سوچ بچار ہوتی ہو اور نیک باتیں بری اور بری نیک سمجھی جاتی ہوں اس وقت خرابی ہے جس سے بچنا ضروری ہے اس وقت اچھا مکان عبادان ہوگا جس میں رہنے والا مجاہد

فی سبیل اللہ کے برابر ہوگا اور وہ پہلا مقام ہے جہاں عیسیٰ پر ایمان لائے تھے
لوگوں پر زمانہ ضرور ایسا آئے گا ہر ایک کہے گا کہ کاش میں عبادان کے مکان کی اینٹوں
کے ذرات ہوتا پھر ابن المنادی اٹھا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین دجال کون
ہے انہوں نے جواب دیا کہ صافی بن صائد جو شخص اس کی تائید کرے گا وہ شقی
ہے اور جو اس کی تکذیب کرے گا وہ سعید ہے خبردار دجال کھانا کھائیگا اور
شراب پئے گا اور بازاروں میں چلا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے
اور دجال کا طول ۷۰ گز ہے جو اول اول تھا اس کے نیچے سفید گدھا ہوگا اس کے
دونوں کانوں کے درمیان تیس ۳۰ گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کے ہر قدم اول سے دوسرے
قدم تک ایک رات دن کے سفر کے برابر ہوگا (اس جگہ ظاہر ہے کیونکہ جب اس کا
طول ۷۰ گز ہے تو قدم اتنا لمبا کیسے ہو سکتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دجال
انگریز ہیں اور گدھا ان کا ریل ہے جو سفید رنگ اور ریلوے اور تار دونوں کان
ہیں اور ان کے درمیان تیس گز کا فاصلہ ہے اور قدم سے مراد ٹھہرنیکی جگہ اسٹیشن
ہے جسکی تشریح حدیث میں موجود ہے کہ) زمین اس کے ذریعہ باسانی طے ہو سکے گی
بادل اس کے دائیں طرف بہ جایا کرے گا اور سورج کو اس کے غروب کے مقام سے
پیچھے چھوڑ جایا کرے گا سمندر میں ٹخنوں تک غوطہ زن ہوگا (مراد اسٹیمر)
اس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا (دیکھو کس قدر ظاہر نشانی ہے اسٹیمر اور ریل
میں دھوئیں کا پہاڑ ہوتا ہے یا نہیں اس قدر بین بات پر اگر ایمان نہ لاوے
انسان تو کیا خود خدا سمجھانے آئے گا ہر ایک نبی دوسرے نبی کی خبر دیتا آیا اور صرف
استعارہ ہونیکی وجہ سے لوگوں نے اس کو نہ مانا مثلاً محمد صلعم کے متعلق توریت
انجیل میں احمدؐ نام تھا مگر ماں باپ نے محمدؐ نام رکھا معنوں پر غور نہ کیا اس سے دھوکا
ٹھوکر کھائی) اس کے پیچھے سبز پہاڑ ہوگا (جنگل سبزہ زار مراد ہے) وہ آواز نکالے
گا جو زمین کے دونوں کناروں تک کے لوگ سنیں گے (اسکی سیٹی کی آواز دور
تک جاتی ہے اس کا ٹائم ٹیبل دنیا کے کنارے کے لوگ دیکھتے ہیں امریکہ والوں
کی ریل کے وقت ہندوستان والوں کو معلوم ہوتے ہیں اور وائرلیس ٹیلیگرافی
کی آواز دنیا کے کنارے تک جاتی ہے دہلی کی نمائش میں جو جارج پنجم نے
تقریر کی وہ امریکہ کے لاکھوں کے مجمع نے سنی تھی) یاد رکھو دجال بہت سے

گروہ ہیں (امریکن جرمنی فرانسیسی بلجیم اطلیین وغیرہ وغیرہ) اس کے تابع ہیں یہودی اور ولدالزنا ہوں گے دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷ -

ناظرین غور کرو کہ اس میں سے کونسی بات ہے جو پوری نہیں ہوگئی۔

دجال کس سمت سے نکلیگا

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دجال مشرق سے نکلیگا دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۵ - دوسری حدیث میں دجال کسی مغربی جزیرہ میں بند ہے ان دونوں کو ملاکر ہم اس مقام پہنچ گئے ہیں کہ دجال لندن کے جزیرہ میں بند تھا اور نکلا وہ جاکر مشرق سے یعنی عروج اس قوم نے مشرق میں پایا اور جو کچھ زور اس قوم کا مشرق میں ہے کہ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں -

دجال کا حلیہ

احمدؒ بن حنبل نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ محمد صلعم نے فرمایا کہ دجال ہاتھی کی طرح مضبوط سفید رنگ اونٹ کی طرح ثابت قدمی سے چلنے والا اور اس کی ایک آنکھ ستارہ کی طرح چمکنے والی ہوگی (یہ تمام حلیہ ریل کا ہے) صحیح بخاری اور صحیح مسلم نے حضرت انس سے روایت کی ہے دجال بڑا جھوٹ بولنے والا ہے تم خبردار ہو کہ وہ کانا ہے تمہارا رب کانا نہیں اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے مشکوۃ صفحہ ۳۸۷ نیز مشکوۃ کی دوسری حدیث میں جو اسی صفحہ پر ہے لکھا ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگا۔

ناظرین جنت عربی میں باغ کو کہتے ہیں بس آپ دیکھئے کہ انگریزوں کا مکان دکان کچہری سبمیں درخت لگے ہوئے ہیں اور دوزخ آتشیں انجن ہے)

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ پر اس قدر زیادہ ہے اس ک ف ر کو ہر مومن پڑھ لیگا اب ناظرین غور کریں کہ وہ کونسی ایسی زبان ہے جسکو ہر شخص پڑھ سکے۔ تو ظاہر ہے ایسی کوئی زبان نہیں ضرور یہ بھی استعارہ ہے اور وہ اس قدر صاف ہے کہ اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو سمجھ میں آجائے ک ف ر سے بنتا ہے کفر یعنی سرپوش یا ڈھکنا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر انگریز کی ٹوپی پر گوٹ یعنی کفر ہوتا ہے جسکو ہر پڑھا بے پڑھا بھی دیکھتے ہی پڑھ لیتا ہے -

ابن صیاد یا جس کا دوسرا نام صافی بن صاعد ثقفی ہے۔ نہ تو وہ کانا تھا نہ اس کے ماتھے
پر ک ف ر لکھا ہوا تھا نہ اس کے ساتھ جنت دوزخ تھی مگر حضرت علی بھی اسی کو دجال
فرما رہے ہیں اور دوسری حدیث احمدؒ بن حنبل اور حافظ ضیاء الدین قدسی نے
حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت رسول اللہ سے اجازت چاہی کہ ابن
صیاد کو قتل کرنے کی مجھے اجازت دیجئے اور قسم کھائی حضرت عمرؓ نے کہ یہ ہی وہ دجال ہے
حالانکہ وہ مسلمان ہو گیا اور مکہ مدینہ میں رہا اور وہیں فوت ہوا مسلمانوں نے اس
کے جنازہ کی نماز پڑھی پس دوستو جب صحابہ ابن صیاد کو دجال سمجھ کر قسم کھا کر
یقین دلائیں تو تم ایسے بے حس ہو کہ دجال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی یقین نہ کرو؟
جس میں تمام باتیں اور علامتیں موجود ہیں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ دجال کے
ہمراہ پانی ہوگا دیکھو مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳ چنانچہ نہریں اور نل اور واٹر پمپ اور دجال
کی ایجاد ہیں اور یہ جس جگہ بھیجا وہاں اس نے یہ چیزیں پہنچا دیں اور کنز العمال جلد ۷
صفحہ ۱۹۵ میں اس قدر زیادہ ہے کہ اس کے ساتھ آگ کی نہر بھی ہوگی چنانچہ تمام کارخانوں
میں آگ کی نہریں چلتی ہیں ہندوستان میں ٹاٹا ایرن ورکس موجود ہے جس میں گارڈر بنتے ہیں
اور انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ فرانس میں لوہے کے بڑے بڑے کارخانہ ہیں جن میں لوہا پانی
کی طرح میلوں میں بہتا ہے پھر حدیث کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ میں اس قدر ہے کہ زمین
نہریں اور پھل مسخر کر دے گا اور غلہ دے گا چنانچہ تمام دنیا میں ریل اور جہاز کے ذریعہ
پھل اور غلہ تقسیم کرتا ہے اسی صفحہ پر ایک حدیث ہے جس میں اس قدر زیادہ ہے کہ
اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی اور وہ مدینہ اور مکہ کے سوا ہر جگہ داخل
ہوگا چنانچہ اس وقت تک مکہ اور مدینہ کے سوا ہر جگہ اس کا دخل موجود ہے۔ حجج الکرامہ
صفحہ ۴۰۴ میں اس قدر زیادہ ہے کہ دجال کے ساتھ طعام اور شراب اور گوشت ہوگا
چنانچہ تمام ہندوستان میں اور تمام دنیا میں جس قدر تین پاؤ وزن کی بوتل ہے یہ
تمام شراب کی بوتلیں ہیں جو خالی ہوئی ہیں اور کروڑوں روپیہ ماہوار کی آتی ہیں گوشت
کے مذبح ہوتے ہیں جو کھا کر اور پکا کر دنیا بھر میں سپلائی کرتا ہے

دجال کے گدھے کا حلیہ

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰ میں لکھا ہے کہ اس کا
ایک گدھا ہوگا جس کے دو کانوں کے درمیان
چالیس باع کا عرض ہوگا ہر گھاٹ کو ہر ہفتہ میں

طے کرے گا اور اس کے ساتھ دو پہاڑ ہوں گے ایک میں درخت اور پھل ہوں گے اور پانی ہوگا دوسرے میں دھواں اور آگ ہوگی مقدمہ تفسیر نہایت البرہان صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ یہی ہذا خر دجال ریل کا حال ہے اسی طرح تفسیر لاذکیہانی احوال الانبیاء مطبوعہ ۱۸۸۶ء مطبوعہ نولکشور صفحہ ۷۰۱ میں لکھا ہے کہ روایات احادیث سے ثابت معلوم ہوتا ہے کہ دجال معہ خادم وحشم وساز وسامان پیدا کرے گا تو ضرور ہوا کہ تمام لشکر کو ایسی سواری بادرفتار کار ہوگی کہ اس شیطانی دوڑے برابر پہنچ سکے پھر ایسا مرکب دنیا میں نظر نہیں آتا کہ اس سامان فرعونی اور لشکر شیطانی کو ہمرکاب پہنچا دے بجز ریلوے کے اور اسی کو ابر بادسے مشابہت صوری بدرجہ اولیٰ ہے کہ پچاس ساٹھ گاڑی کلاں ایک جان ہوکر مانند بادل کے دوڑتی پھرے اور دجال اس گاڑی کی حسب ارشاد رسول مقبول ہوا کی مجال ہے کس واسطے کہ ہندوستان میں گاڑی تیس میل سے زیادہ نہیں چلائی جاتی مگر ولایت میں ساٹھ میل کی رفتار سے چلتی ہے (اب ہندوستان میں بھی ساٹھ میل کی رفتار کے انجن موجود ہیں اور ولایت میں ۱۲۰ میل کے مولف) اور صاحب کواکب دریہ لکھتے ہیں کہ دجال کے ساتھ خر احمر یعنی ریل سفید ہوگی جس میں جنت یعنی آرام وراحت درجہ اول کی گاڑی اور آگ پانی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

احمد بن حنبل اور ابو یعلی اور بغوی اور باوردی اور ابن قانع اور ابن حبان طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے راضع بن بشر اسلمی سے روایت کی ہے کہ قریب ہے کہ بازو کو بند کرنے سے ایک قسم کی آگ نکلیگی جو اونٹ کی رفتار کرے گی اور دن کو چلے گی رات کو قیام کرے گی صبح کو بھی چلے گی اور شام کو بھی چلے گی اور پکار کرے گی کہ اے لوگو وہ دن کو چلنے لگی تم بھی تیار ہو جاؤ دوپہر کو ٹھیریگی شام کو چلیگی اور جس کو گھیرے گی لیجا جائیگی اس حدیث نے تو نہایت ہی واضح کر دیا کہ وہ ریل ہے اسی طرح پیسہ اخبار نے ۱۱ جون ۱۹۱۲ء کو ایک خبر اس سرخی کے ساتھ شایع کی مشہد کا خزانہ دجال لے گیا بیت المال میں کروڑوں روپیہ نقد لاکھوں بیش قیمت جواہر سونے کی اینٹیں تھیں روسیوں کے ہاتھ چڑھیں دیکھو پیسہ اخبار ۱۱ جون ۱۹۱۲ء غرضیکہ یہ نہایت مختصر ہم نے لکھا ہے جس کے خواجہ حضرت اویس قرنی کے سے کان ہوں اور جسکی حضرت ابو بکر صدیق جیسی آنکھیں ہوں وہ سنے اور دیکھے اور اس پر غور کرے اور جس کے ابو جہل اور ابو لہب جیسے کان آنکھ ہوں اس کو کون سنا اور

دکھا سکتا ہے سے

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بو العجبیست

اہل بصیرت کے واسطے اس قدر کافی سے زیادہ ہے کہ یہ اقوام یورپ ہی دجال ہیں اور ان کا مقابلہ جیسا کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں دنیا میں کروڑوں مسلمان آباد ہیں جن میں بادشاہ نواب رئیس کروڑ پتی لکھ پتی عالم فاضل حافظ قاری سب ہی قسم کے لوگ موجود ہیں مگر کسنے عیسائیوں کی تردید میں لاکھوں کی تعداد میں کتابیں لکھی اور ہزاروں مناظرہ کئے اور لاکھوں مناظرین پیدا کر دئے کون لنڈن پہنچا کس نے وہاں باقاعدہ مشنری مقرر کئے کس نے امریکہ جرمنی فرانس اٹلی افریقہ میں مساجد مدرسے بنائے اور لاکھوں کو مسلمان کیا اور برابر پوری طاقت سے کام جاری ہے آخر دنیا میں پچاس کروڑ مسلمان موجود ہیں ان میں سے ایک کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ ان کاموں کو کرتا یہ کیا بات ہے؟

جسطرح حضرت عمر کو فرمایا کہ تم اس کو قتل نہیں کر سکتے اسی طرح اللہ کوئی اس کام کو نہیں کر سکتا یہ کام حضرت مسیح موعود کے واسطے مخصوص تھا پھر حدیث میں کنز العمال جلد ۷ میں صفحہ ۲۱۲ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ روح اللہ تم میں تشریف لائے گا یا جب اس کو دیکھو پہچان لینا اس کے بال لٹکے ہوئے اس کا رنگ گندمی ہوگا اس کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوئے ہوں گے اگرچہ ان کی نمی نہ ہو بچی ہو صلیب کو پاش پاش کرے گا خنزیر کو قتل کرے گا ہلاک کرے گا ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ نصاریٰ کو ہلاک کرے گا (یہ گویا تفسیر ہے اس پہلی حدیث کی) اور معراج کی حدیث میں حضرت عیسیٰ کو جو محمد صلعم نے دیکھا ہے ان کے بال گھونگروالے بتلائے ہیں رنگ سرخ بتایا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں مسیح الگ الگ ہیں پہلا مسیح فوت ہو گیا تفصیل کے واسطے دیکھو ہماری کتاب تحقیق جس میں قرآن و حدیث سے نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور تمام اختلافی مسائل کا اس میں مکمل ذکر ہے یعنی صداقت احمدیت بہر اس میں الم ۱۳ دلائل درج ہیں آپ ضرور منگوائیے اس کے متعلق ہمارا وعدہ ہے کہ آپ مکمل مطالعہ کے بعد کتاب واپس کر کے اپنی قیمت عہ واپس منگوالیں اس کتاب میں تمام اختلافی مسائل پر مفصل بحث موجود ہے نیز آخری احادیث جو فاضل دیوبندی نے پیش کی ہیں کہ وہ

مسیح دجال کو قتل کرے گا یہ ہم نے نہایت واضح طور پر بتا دیا کہ حضرت مسیح موعود نے اس کام کو باحسن وجوہ سرانجام دیا اور ان کے سوا کوئی شخص اس تیرہ سو سال میں نہیں پیدا ہوا جس نے یہ کام کئے ہیں نہ انگریزوں سے بڑھکر کوئی قوم ہوئی جو دجال ہو سکے اور نہ حضرت مسیح موعود سے بڑھکر کوئی شخص پیدا ہوا جس نے دجال کو قتل کیا ہو پس جس کے کان ہوں وہ سن لے اور جسکی آنکھیں ہوں وہ دیکھ لے کہ جو آنے والا تھا وہ آگیا اب اس کے سوا کوئی نہیں۔ جسکو اپنے ایمان کی فکر ہے وہ اس کو مان لے اور جسکے آنکھ کان ودل پر کفر کی مہر لگی ہوئی ہے اور یہ صداقت کے نظر آنے کے واسطے پردہ پڑا ہے وہ خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو بصیرت بخشے آمین

خلاصہ مطلب

ناظرین آپ نے فاضل دیوبندی کی دو سو دس احادیث اور ایک سو آیت ملاحظہ فرمالیں کہ ان میں سے ایک آیت اور ایک حدیث بھی ایسی موجود نہیں جس سے اشارۃً یا کنایۃً یہ ثابت ہوتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے فیض کو بند کرنے اور روکنے والے ہیں تمام آیات اور احادیث میں صرف ایک لفظ خاتم ہی جسکے معنی فاضل دیوبندی نے روکنے اور بند کرنے کے کئے ہیں اور فاضل دیوبندیکو اس بات کا اعتراف ہے کہ خاتم النبیین مقام مدح میں آیا ہے اور یہ محمد صلعم کے واسطے عزت کا خطاب ہے اور ہم نے کتاب میں یہ ثابت کردیا کہ لفظ خاتم لغات عرب میں محاورات عرب میں نظم عرب میں نثر عرب میں بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا سب سے بڑھکر یہ کہ لفظ قرآن شریف میں آٹھ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا اسیطرح محمد صلعم نے اپنی مسجد کو خاتم المساجد اپنے چچا کو خاتم المہاجرین اپنے بھائی (علی) کو خاتم الاولیا فرمایا مگر ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا چند احادیث اسجگہ بخاری پارہ چوبیس کتاب اللباس میں سے پیش کرتے ہیں کہ وہی لفظ خاتم ہے مگر ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔

عن سبع نہانا عن خاتم الذھب او قال حلقتہ الذھب کہ محمد صلعم نے سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے (۵) انہ نہی عن خاتم الذھب وقال عمر الخ کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی کا پہننا منع فرمایا اور عمرو نے کہا (۶) اتخذ خاتما من ذھب

وجعل فضة تمایلی کفہ کہ محمد صلعم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کیطرف کر لیا (۷) واتخذ خاتما من ورق او فضة کہ سونے کی انگوٹھی حضور نے پھینکدی اور چاندی کی پہنی (۸) اتخذ خاتما من ذهب وجعل فضة تمایلی باطن کفه کہ محمد صلعم نے ایک سونے کی انگوٹھی پہنی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کیطرف پھیر لیا (۹) ثم اتخذ خاتما من فضة کہ حضور نے پھر ایک چاندی کی انگوٹھی پہنی (۱۰) فاتخذ الناس خواتیم الفضة کہ اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھی پہنی (۱۱) قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر الخ کہ ابن عمر نے کہا کہ بعد نبی صلعم کے وہ انگوٹھی ابوبکر نے اون کے بعد عمر نے پہنی (۱۲) یلبس خاتم من ذهب (۱۳) فنبذه فقال لا البسه ابدا فنبذ الناس خواتیمهم کہ محمد صلعم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی پھینکدی اور کبھی نہ پہنی اور دوسرے آدمیوں نے بھی (۱۴) خاتما من ورق یوما واحد (۱۵) ثم ان الناس اصطنعوا الخواتم من ورق کہ حضور کے ہاتھ میں ایک روز چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر آدمیوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنالیں (۱۶) خاتما اخر لیلة صلوة العشاء (۱۷) الی شطر اللیل ثم اقبل علینا بوجهه فکانی انظر الی وبیض خاتمه کہ حضرت نے انگوٹھی پہنی ہی یا نہیں اگرچہ آپنے عشا کی نماز میں تاخیر کردی کہ قریب آدہی رات ہوگئی تو میں نے آپ کے انگوٹھی کی چمک دیکھی (۱۸) کان خاتمه من فضة وکان فضه (۱۹) ولو خاتما من حدید (۲۰) فذهب ثم رجع فقال لا والله ولا خاتم من حدید - کہ آپ نے فرمایا کہ جا لوہے کی انگوٹھی لے آوے پھر گیا اور آیا کہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں (۲۱) ان النبی الله اراد ان یکتب الی اهط او اناس من الاعاجم فقیل له انهم لا یقبلون کتابا الا علیه خاتم (۲۲) فاتخذ النبی خاتما من فضة نقشه محمد رسول الله۔ (۲۳) فکانی بو بیص او بیصص الخاتم الخ (۲۴) رسول الله خاتما من ورق کہ رسول کریم نے عجم کے لوگوں کیطرف خط بھیجنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ جب تک بھیجنے والے کے خط پر مہر نہو وہ اوس خط کو نہیں لیتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اوسمیں محمد رسول اللہ کھدوا یا میں اسکی چمک ہتیلی میں دیکھتا تھا

صرف دو در بعض حوالو نپر اکتفا کرتا ہوں اول قرآن سے دکھا دیا کہ کلام الٰہی میں لفظ خاتم بند کرنے ورد وکنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا تو وہ کلام الٰہی جو پیغمبر نازل ہوا اونکے کلام میں دکھا دیا کہ وہ خود بھی لفظ خاتم کو بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں کرتے اب اسکے بعد حضور کی صحبت میں رہنے والے صحابہ اور ازواج مطہرات بھی اس لفظ کو بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں فرماتے مثلاً حضرت عائشہ فرماتی ہیں قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا

نبی بعدی - کہ تم محمد صلعم کو خاتم النبین تو کہو مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں اسیطرح در منثور میں امام جلال الدین سیوطی نے مغیرہ ابن شعبہ کا قول موجود ہی خاتم الانبیاء لانبی بعدہ فقال المغیرہ ابن شعبہ حسبك اذا قلت خاتم الانبیاء کہ تمہارے لئے خاتم الانبیاء کہدینا کافی ہی لانبی بعدی کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ آپ کے بعد آنیوالے ہیں - اسکے بعد عرب شاعروں کے اقوال دیکھئے ؎ فجع القریض بخاتم الشعراء الخ جو ہم ابتدا کتاب میں نقل کر چکے ہیں اسیطرح علماء کرام نے خاتم المفسرین خاتم المحدثین خاتم الاولیا وغیرہ استعمال کیا ہی غرضیکہ ہمارا یہ دعویٰ کہ لفظ خاتم جبکہ مدح کے مقام پر استعمال کیا جائے تو بند اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ افضل اور اعلیٰ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہی اگر ہمارے مخالفین کے نزدیک ہماری تحقیقات غلط ہی تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا بعد کے کسی عرب کا مقولہ یا شعر پیش کریں ورنہ انکا دعویٰ جھوٹا ہی جس سے ثابت ہوا کہ ان کے باطل عقیدے کی تقویت کے واسطے نہ کوئی حدیث ہی نہ آیت ہی بلکہ صرف ایک لفظ ہی کہ جسکے معنی وہ خواہ مخواہ بند کرنے اور روکنے کے کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ؎

کیونکر کروگے رد جو محقق ہی ایک بات - کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں
کب تک رہوگے ضد و تعصب میں ڈوبتے - آخر قدم بصدق اوٹھاؤ گے یا نہیں

مندرجہ بالا انگریزی کتاب جو قرآن و حدیث کی تعلیم و ہدایات کا مجموعہ ہے۔ دنیا کی ہر قوم کے جملہ افراد کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ پانچویں بار چھپا کر شایع کیا ہے اور جس میں نہایت ضروری مسائل قرآن و حدیث کے درج کئے ہیں۔ تمام مذاہب مثلاً ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ احباب کی مسلمہ کتب سے اسلامی اصول کے ساتھ مقابلہ دکھایا ہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ضرورت کو ثابت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کو پیش کیا ہے کہ کس محبت و اخلاص سے ہر شخص کی خیر خواہی میں یہ جماعت لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہر انگریزی دان جنٹلمین خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی یا غیر مسلم ہو اس کتاب کے مطالعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیگا اور اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرے گا چونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک احمدیہ جماعت کو ہی مخلوق کی ہدایت کی خدمت سپرد کی ہے اس لئے ہمارے تمام دوستوں کو لازم ہے کہ اس فرض کو ادا کرتے ہوئے توجہ فرماویں اور چونکہ اس کتاب کے ذریعہ جملہ اقوام کے انگریزی تعلیم یافتہ گروہ کو آسانی کے ساتھ تبلیغ ہو سکتی ہے تو اس کی اشاعت میں کوشش کریں اور ہر احمدی ارادہ کرے کہ ضرور ہر مہینہ ایک شخص کو یہ کتاب فروخت کر دے گا چنانچہ اس طرح ہم ہزارہا روحیں سعادت حاصل کر سکتی ہیں یا کم از کم ان پر اتمام حجت ہو گی اس تحفہ کی قیمت صرف عہ ر۔ مگر جو دوست فروخت یا تبلیغ کی غرض سے منگالیں ان کو اس سے بھی ارزاں دیجائیگی۔ منگوانے کا پتہ۔

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد دکن

اخبار الفضل یہ اخبار ہفتہ میں دو بار قادیان ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان۔ افریقہ۔ مصر۔ مارشیس سیلون بخارا۔ روس۔ غرضیکہ دنیا بھر میں احمدیہ جماعت کی طرف سے جو تبلیغ اسلام ہو رہی ہے ان کے حالات شایع کرنے کے علاوہ اپنی جماعت کے مفصل حالات شایع کرتا ہے اور مخالفین سلسلہ کے جوابات بھی عمدگی سے دیتا ہے قیمت سالانہ آٹھ روپیہ۔

ریویو آف ریلیجنز یہ رسالہ ماہوار قادیان سے نکلتا ہے بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے اعتراضات کے جوابات نہایت گہری عالمانہ طرز سے دیتا ہے سالانہ چندہ تین روپیہ غیر احمدی کثرت سے خریدتے ہیں۔

ریویو آف ریلیجز انگریزی لندن سے نکلتا ہے خاص عیسائیت کے دارالسلطنت یعنی لندن کی سب سے پہلی مسجد میں اس کا دفتر ہے جو انگریزی جاننے والے اصحاب ہیں اس کو ضرور خریدیں اور جو انگریزی پڑھے ہوئے نہیں وہ اس کا چندہ دے کر اپنی طرف سے کسی انگریز کے نام جاری کرادیں اس کا سالانہ چندہ چھ روپیہ ہے منگوانے کا پتہ یہ ہے میرزا بشیر احمد ایم اے قادیان۔

مسلم سن رائزر یہ بھی انگریزی کا اخبار ہے اور پندرہ روز کے بعد قادیان سے نکلتا ہے جو یورپ کی دہریت سے متواثر ہو کر عیسائیت کے رنگ میں انگریزی پڑھ کر رنگین ہو رہے ہیں ان کی اصلاح کر کے اسلام کا منور چہرہ پیش کرتا ہے اسی لئے طلباء سے اس کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔

مصباح ۔ یہ بھی قادیان سے ہفتہ وار نکلتا ہے مگر صرف عورتوں کی اصلاح کی غرض سے جاری ہے سالانہ چندہ معلوم نہیں دفتر مصباح قادیان سے ایک پرچہ بطور نمونہ منگوا کر دیکھئے۔

احمدیہ گزٹ ۔ یہ بھی قادیان سے نکلتا ہے اور پندرہ روزہ پرچہ ہے احمدیت کی سیکرٹریٹ کے اعلانات اس میں شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔

فاروق ۔ یہ ہفتہ وار اخبار ہے اور قادیان سے نکلتا ہے مشیر اسلام میر قاسم علی اس کے ایڈیٹر ہیں ۔ جنہوں نے انیسویں صدی کا بہشتی تصنیف فرما کر نہ مٹنے والی نیکی حاصل کی ہے آریوں کی تردید میں اس شخص سے بہتر آج تک کسی نے نہیں لکھا ویسا ہی ان کا اخبار بھی ہے سالانہ چندہ تین روپیہ ہے اس وقت جبکہ آریہ تمام ہندوؤں کو اپنے ساتھ ملا کر متحدہ طاقت سے اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس اخبار کا خریدار بنے۔

اخبار نور ۔ سکھ جیسی جنگجو اور اڑیل قوم میں تبلیغ اسلام کرتا ہے پندرہ روزہ اخبار ہے اس کا ایڈیٹر ایک فاضل نو مسلم سکھ ہے جس نے روز روشن کی طرح یہ ثابت کر دیا کہ سکھ قوم کے بانی گو ایک ہندو کے ہاں پیدا ہوئے مگر وہ مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے حج بیت اللہ کیا اور حضرت بابا فرید کے مرید تھے قیمت سالانہ دو روپیہ ۔ فقط ۔ والصلوٰة والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و خلفائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین دعائے مغفرت کا طالب شیخ احمد